یہ

کیوں

ہوا ؟

خدا

کیا

کر رہا ہے؟

یہ

کیوں

ہوا ؟

خدا

کیا

کر رہا ہے؟

مصنف : ڈیان ایم کینیڈی (Diane M. Kannady)

Why Did This Happen?? What Is God Doing

Copyright © 2015 by Diane Kannady

Cover design by Gino Morrow

All scripture quotations, unless otherwise indicated, are taken from the King James Version of the Holy Bible.

Scripture quotations marked (NASB) are taken from the New American Standard Bible ®, Copyright © 1960, 1962, 1963, 1968, 1971, 1972, 1973, 1975, 1977, 1995 by The Lockman Foundation. Used by permission. www HYPERLINK "http://www.lockman.org/". HYPERLINK "http://www.lockman.org/" HYPERLINK "http://www.lockman.org/" HYPERLINK "http://www.lockman.org/"Lockman. HYPERLINK "http://www.lockman.org/" HYPERLINK "http://www.lockman.org/"HYPERLINK "http://www.lockman.org/" HYPERLINK "http://www.lockman.org/"org

Scripture quotations marked (NCV) are taken from the Holy Bible, New Century Version, Copyright © 1987, 1988, 1991 by Word Publishing, Dallas, Texas 75039. Used by permission.

Scripture quotations marked (NLT) are taken from the Holy Bible, New Living Translation, Copyright © 1996, 2004, 2007 by Tyndale House Foundation. Used by permission of Tyndale House Publishers, Inc., Carol Stream, Illinois 60188. All rights reserved.

Scripture quotations marked (TLB) are taken from The Living Bible, Copyright © 1971. Used by permission of Tyndale House Publishers, Inc., Carol Stream, Illinois

60188. All rights reserved.

Scripture quotations marked (NIV) are taken from the Holy Bible, New International Version ®, NIV ®. Copyright © 1973, 1978, 1984, 2011 by Biblica, Inc.™ Used by permission of Zondervan. All rights reserved worldwide.

www. HYPERLINK "http://www.zondervan.com/" HYPERLINK "http://www.zondervan.com/" HYPERLINK "http://www.zondervan.com/"zondervan. HYPERLINK "http://www.zondervan.com/" HYPERLINK "http://www.zondervan.com/"HYPERLINK "http://www.zondervan.com/" HYPERLINK ."http://www.zondervan.com/"com

Scripture quotations marked (AMP) are taken from the Amplified Bible, Copyright © 1954, 1958, 1962, 1964, 1965, 1987 by The Lockman Foundation. Used by permission.

Scripture quotations marked (J.B. Phillips) are reprinted with the permission of Scribner, a Division of Simon & Schuster, Inc., from THE NEW TESTAMENT IN MODERN ENGLISH—REVISED EDITION by J. B. Phillips. Copyright © 1958, 1960, 1972 by J. B. Phillips. All rights reserved.

Published by TruConnections Press

ISBN 13: 978-0-9846967-2-7

وقفيت

یہ کتاب" ریچیز ان کرایسٹ" کے خاندان کو وقف کی جاتی ہے۔ آپ کی محبت ، دوستی ، دعا اور تعاون کے بغیر یہ کتاب ممکن ہی نہ تھی۔

ہماری دعا ہے کہ خُدا کو مزید مکمل طور پر جاننے اور اُس کی نمائندگی کرنے کی ہماری بھوک زیادہ درست طریقے سے ہمیشہ بڑھتی رہے ۔

فہرست

تعارف

پہلا حصہ: کیوں اور کیا کا جواب دینا

باب 1 "کیا "کا سوال 1..

باب 2 مصائب اور بڑی تصویر 13...

باب 3 خدا کی محبت اور ہمارے حالات 23..

باب 4 خدا اپنے بیٹے اور بیٹیوں سے محبت کرتا ہے 33...................................

باب 5 "کیا کا سوال 41 .... " باب 6
"کیا "کے سوال کا درست جواب 49..

با ب 7 یوسف کی کہانی55 ....

باب 8 موسیٰ اور اسرائیل کی کہانی 63...

دوسرا حصہ : ہمیں کیا کرنا چاہے اور کیوں ؟

باب 9 مناسب جواب 75..

باب 10 مصائب کے بارے میں درست نقطہ نظر 85 ....

باب 11 رد عمل کی بجائے جواب دیں 95...

نتیجہ ....

103

تعارف

جب پریشانیاں ہماری زندگی میں آتی ہیں، تو دو سوالات خود بخود پیدا ہوتے ہیں:

یہ کیوں ہوا؟ خدا کیا کر رہا ہے ؟ اگر ہم ان سوالات کا درست جواب نہ دے سکیں تو ہمارا مشکل وقت مزید مشکل ہو جاتا ہے.

غلط جوابات الجھن اور مصیبتوں کے علاوہ دوسرے جذباتی درد کو بھی پیدا کرتے ہیں.

- لوگ خدا سے ناراض ہوتے ہیں کہ خدا نے ان کے ساتھ ہونے والی مصیبتوں کو کیوں اجازت دی؟ اور یہ سوال کرتے ہیں کہ محبت کرنے والا خدا کیسے کسی مصیبت کو اجازت دے سکتا ہے.

- افراد پریشان ہوتے ہیں کہ خدا انہیں آزما رہا ہے یا سکھا رہا ہے اور وہ تیزی سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مصیبت کے ذریعے خداوند نے کون سا پیغام بھیجا رہا ہے.

- دوسرے لوگ سوچتے ہیں کہ ان کی صورتحال خدا کا عذاب ہے اور وہ اپنے ذلت کے بارے میں تکلیف میں مبتلا ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا ہو گا کہ وہ ایسی مصیبت کے مستحق ہیں.

البتہ بائبل کے مطابق، مصیبت خدا سے نہیں آتی. بلکے اب یہ گناہ آلودہ دنیا میں زندگی کا حصہ ہے. خدا امتحانوں کو نہیں شروع کرتا، لیکن انہیں اچھے کے لئے استعمال کرتا ہے اور انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتا ہے.

اس کتاب میں، ہم دیکھیں گے کہ بائبل کیا کہتی ہے کہ برے واقعات کیوں ہوتے ہیں اور مشکل وقتوں میں خدا کیا کرتا ہے تاکہ ہم ان اہم سوالات کا درست جواب دے سکیں.

- درست جوابات ہمیں زندگی کے مشکلات کا سامنا کرنے میں مدد کریں گے اور ہمیں خدا کے عزت و نجات کے ساتھ منظوری بخشیں

حصہ اول:

کیوں اور کیا کے سوالات کا جواب دینا

کیوں کا سوال

یہ کیوں ہوا؟ شاید یہ پہلا سوال ہو جس کا جواب لوگ ناگہانی مصیبت کے سامنے پوچھتے ہیں. اگر چہ یہ کیوں ایک قدرتی ردِ عمل ہے، لیکن یہ بہترین سوال پوچھنے کے لئے نہیں ہے کیونکہ یہ ہمارے خدا پر اعتماد کو کمزور کرے گا. چاہے ہم یہ سمجھیں یا نہیں، جب ہم کیوں پوچھتے ہیں، تو ہم اس کا مطلب ہوتا ہے کہ خدا نے ہماری مشکل کو بے انصافی سے قبول کیا ہے.

ہمیں اس خیال کو منسوخ کرنا سیکھنا چاہیے.

اس طرح کی سوچ ہمارے اعتماد کو مضبوط کرنے میں کمی کرتی ہے، اور یہی وقت ہوتا ہے جب ہمیں مدد کیلئے خدا کی طرف موڑنے کی ضرورت ہوتی ہے. اگر ہم یقین کریں کہ خدا ہماری مصیبت کا کچھ نہ کچھ حصہ ہے، تو کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ ہم اس صورتحال کا سامنا کرتے ہوئے اس کی مدد حاصل کریں گے؟

اعتماد کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے. یہی وہ کچھ تھا جو آدم و حوا کے ساتھ کیا. اس نے خدا کے خلاف الزام لگایا تا کہ انہیں خدا کی حکمت عملی سے منحرف کرنے کے لئے بھٹکا سکے. ابلیس نے حوا کو بتایا کہ خدا نے ان کو آگے بڑھنے سے منع کیا ہے چونکہ وہ کچھ ان سے محروم کر رہا ہے.

ایسا کیوں ہوا؟ خدا کیا کر رہا ہے؟ کیوں کا سوال

تب سانپ نے عَورت سے کہا کہ تُم ہرگز نہ مرو گے۔

"بلکہ خُدا جانتا ہے کہ جس دِن تم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائینگی اور تُم خُدا کے مانِند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔

(پیدائش 3 باب 4 سے 5 آیت، NLT).

شیطان آج کے دور میں بھی لوگوں پر ایک ہی تکنیک کا استعمال کرتا ہے۔ وہ خدا کی نیکیوں کو ختم کر کے دعویٰ کرتا ہے کہ خدا زندگی کی مصیبتوں اور تکلیفوں کے پیچھے ہے۔ لیکن خدا کبھی تمہاری مصیبتوں کا سبب نہیں ہوتا ہے.

مصیبت کے سامنے، یہ غلط نہیں ہوتا کہ پوچھیں: یہ کیوں ہوا؟ تاہم، آپ کو انجیل مقدس کے مطابق صحیح جواب دینا آنا چاہئے۔ اس کے عکس میں، آپ شیطان کی حرکتوں کے سامری بن سکتے ہیں.

برے واقعات کیوں ہوتے ہیں؟ تکلیف دہ، تنگ کنندہ، تباہ کن، مشکل حالات زندگی کا حصہ ہیں جو گناہ کی

وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہی کیوں کا درست جواب ہے۔

زمین پر لعنت

بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت اور فساد پہلے انسان کے گناہ کے ذریعے تشکیل پذیر ہوا۔ خدا نے آدم کو نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا اور آدم نے اس حکم کی خلاف ورزی کی. آدم کا فیصلہ بشریت اور زمین کے لئے اہم نتائج رکھتا ہے.

پَس جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پَھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔

(رومیوں: 5 باب 12 آیت،)

اور آدمؔ سے اُس نے کہا چُونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جِسکی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا اِسلئے زمین تیرے

سب سے لعنتی ہُوئی۔ مشقّت کے ساتھ تُو اپنی عُمر بھر اُسکی پیداوار کھائیگا

پیدایش 3 باب 17 آیت)

اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اُونٹکٹارے اُگائیگی اور تُو کھیت کی سبزی کھائیگا۔۔

تُو اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں تُو پھر لوٹ نہ جائے اِسلئے کہ تُو اُس سے نِکالا گیا ہے کیونکہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائیگا

۔اور آدمؔ نے اپنی بیوی کا نام حوّاؔ رکھا اِسلئے کہ وہ سب زِندوں کی ماں ہے۔

پیدایش 3 باب 18 سے 19 آیت)

آدم کے گناہ نے زمین میں موت کی لعنت کو داخل کیا اور مادی دنیا تباہی کے قابل ہو گئی۔ یعنی اگر آپ ایک آڑو کو رکھ کر کچن کے کاؤنٹر پر چھوڑ دیں تو یہ آخر کار سڑ جائے گا۔ یہ خدا نے آڑو کو سڑنے کے لئے نہیں بنایا، بلکہ وہ پہلے گناہ کے اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آدم اور حوا کے گناہ نے خدا کی طرف سے ابتداء میں مقرر کردہ قدرتی قوانین اور عملیات کو بگاڑ دیا۔ یہ تبدیلی سراسر دنیا میں بیماری، خشکسالی، قحطی، تباہ کن طوفانوں اور زلزلوں کا سبب بنی۔

آدم کی نافرمانی کے اثرات نے انسانی نسل کو بھی متاثر کیا اور انسانوں میں گناہی فطرت پیدا کی (رومیوں 5 باب 19 آیت)۔ نتائج تیزی سے ظاہر ہو گئے۔ آدم اور حوا کے پہلے بیٹے قاین، نے ان کے دوسرے بیٹے، ہابل کو قتل کیا اور پھر خدا کے سامنے جھوٹ بولا۔ یہ بدی کی جانب رجوع کا رغبت ان کے بعدی نسلوں میں بھی جاری رہا۔

علاوہ ازیں، جب آدم امتحان سے گزرا، تو اس نے زمین پر خدا کی دی گئی اختیارات کو شیطان کو سپرد کر دیا اور زمین کی قوتیں تبدیل کر دیں۔ اب شیطان اس دنیا کا خدا بن گیا (پیدایش 1 باب 26 سے 28 آیت) لوقا 4 باب 6 آیت) 2 کرنتھیوں 4:4)۔ اس کے بعد سے وہ دنیا میں گردش کرتا رہا ہے اور لوگوں کو خدا کی نافرمانی میں اس کی تابعداری کرنے پر ماؤوقف کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے (1 پطرس 5 باب 8 آیت؛ افسیوں 6 باب 11 سے 12 آیت

آدم کے گناہ کی بنا پر، تمام انسانی مخلوقات ایک متشدد دنیا میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ مطلب ہے کہ ہم سب کو روزمرہ کی سنگینیوں کا سامنا کرنا ہو گا

آدم کے گناہ کی وجہ سے تخلیق میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے بعد زمین پر جھاڑیاں، زوال، طبعی آفات اور موت کا حصہ بن چکے ہیں۔ ہمارے جسم مرنے والے اور بیماری، بڑھتی عمر اور موت کے قابل ہیں۔ ہم ایسے لوگوں سے تعامل کرتے ہیں جو نادان اور گناہکارانہ فیصلے کرتے ہیں جو ہمارے

زندگیوں پر منفی طور پر اثرانداز ہو سکتے ہیں۔ یہ ہر ایک عامل زندگی کو اس سیارے پر محنت بھری بناتے ہیں۔

ایسا کیوں ہوا؟ خدا کیا کر رہا ہے؟

کیا یہ خدا ہے یا شیطان؟

کئی لوگوں کے خیال میں ہر واقعہ کی ایک مستقیم اور فوری وجہ ہوتی ہے۔ یا تو یہ خدا نے کیا ہے یا شیطان نے۔ تاہم، مشکل حالات خدا ہی کا کام نہیں ہیں اور نہ ہی، ضروری طور پر، شیطان کا کام ہے۔ یہ صرف ایک گناہ کے بنا پیدا زمین کی زندگی کا حصہ ہیں۔

خدا زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں کی منصوبہ بندی نہیں کرتا۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ کچھ یسوع ہمیں خدا کے بارے میں دکھاتا ہے۔ ہم جب یسوع کے زمین پر رہنے کے وقت کے نئے زبور کے حسابات کو پڑھتے ہیں (انجیل) تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو امتحان کے لئے صورتحال تیار نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے تعلیم یا مضبوطی کے لئے پرکھاوٹیں اور طوفانات بھیجے۔ انہوں نے کسی کو بیمار نہیں کیا اور نہ ہی کسی کی علاج کرنے سے انکار کیا جس نے ان سے مدد کے لئے آیا۔ اگر یسوع مشکلات کا باعث نہیں بناتے، تو ہم جانتے ہیں کہ خدا باپ نہیں بناتے کیونکہ یسوع صرف وہی کرتا ہے جو اپنے باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔

"پس یِسُوع نے اُن سے کہا میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بَیٹا آپ سے کُچھ نہیں کر سکتا سِوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیُونکہ جِن کاموں کو وہ کرتا

اِس لئے کہ باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے اور جِتنے کام خُود کرتا ہے اُسے دِکھاتا ہے بلکہ اِن سے بھی بڑے کام اُسے ہے اُنہیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے۔ دِکھائے گا تاکہ تُم تعجّب کرو

یوحنا 5 باب 19 سے 20 آیت

4

کیوں کا سوال

یوحنا 9 باب) "جب یسوع کے شاگردوں نے اس سے کہا کہ وہ انہیں باپ کو دکھائیں، انہوں نے جواب دیا: "جو کوئی مجھے دیکھتا ہے وہی باپ کو دیکھتا ہے ۔یسوع نے انہیں باپ کو دکھایا ہے اپنے باپ کے طور پر بات کر کے اور اپنے باپ کی قوت کے ذریعے جو اس میں موجود ہوتی ہے، (14NIV آیت، اپنے کردار اور کاموں کے ذریعے۔(ان بیانات کی آرا سے متعلق مکمل گفتگو کے لئے، میری کتاب "خدا اچھا ہے اور اچھا اچھا کا مطلب ہوتا ہے" پڑھیں۔)

شیطان بھی ہر تباہی کے مستقیم ذمہ دار نہیں ہے۔ یقیناً، یسوع کے وسیلے پر آدم اور حوا کو گناہ میں پھنسانے والے کائنات کے پہلے بغاوتی کے طور پر، شیطان آخر کار اس دنیا میں دوزخ اور رنج و غم کے پیچھے ہے۔ لیکن وہ ہماری زندگیوں میں ہر بر عکس واقعہ کی تشدد نہیں کرتا ہے۔ بائبل میں کہیں بھی نہیں کہا گیا ہے کہ مسیحیوں کو شیطان کی طاقت سے ہوشیار رہنے کی خبر دی جائے۔ بلکہ یہ ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ ہم شیطان کی ذہنی مکاریوں سے پاک رہیں جبکہ وہ انسانی رویوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان اس لئے کام کرتا ہے کہ غلط عقیدت کے ساتھ متعلقہ افراد کے دلوں میں کام کرتا ہے۔

جِن میں تُم پیشتر دُنیا کی رِوش پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری کے حاکم یعنی اُس رُوح کی پیَروی کرتے تھے جو اَب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔

(NLT افسیوں 2 باب 2 آیت،)۔

لیکن میں ڈرتا ہُوں۔ کہیں اَیسا نہ ہو کہ جِس طرح سانپ نے اپنی مکاری سے حوّا کو بہکایا اُسی طرح تُمہارے خیالات بھی اُس خُلوص اور پاکدامنی سے " "ہٹ جائیں جو مسیح کے ساتھ ہونی چاہئے۔

-(2NCV کرنتھیوں 11 باب 3

-(NASB افسیوں 6 باب 11 آیت،) "خُدا کے سب ہتھیار باندھ لو تاکہ تُم اِبلیس کے منصُوبوں کے مُقابلہ میں قائم رہ سکو۔ "

کچھ چیزیں بس ایسے ہی ہوتی ہیں

ہمیں سمجھنا چاہیے کہ بہت سی چیزیں بس ایسے ہی ہوتی ہیں۔ ہم نے پہلے بھی بتایا تھا کہ آدم کی نافرمانی نے خدا کی تعینات اور عمل کاریوں کو متاثر کیا ہے جو خدا نے آفت میں بنایا تھا۔ اگرچہ یہ قوانین گناہ کے لعنت میں تبدیل ہو چکے ہیں، لیکن وہ جاری رہتے ہیں اور کبھی کبھار تباہی اور تباہی کا سبب بنتے ہیں۔

مثلا:

- خدانے کشش ثقل کے اصول کو انسانیت کے لیے نعمت بنایا۔ لیکن کشش ثقل کا قانون عموماً زخمی یا موت کی طرف لے جاتا ہے جب فانی لوگ بے علمی یا لاپرواہی کی وجہ سے اس قانون کو نظرانداز کرتے ہیں۔ خدانے یہ نہیں کیا۔ شیطان نے یہ نہیں کیا۔ یہ اس لئے ہوا کہ یہ گناہ پذیر زندگی ہے۔
- خدانے درختوں کو انسانیت کے لیے نعمت بنایا۔ لیکن بڑے درخت بعض اوقات زبردست طوفانوں کے دوران جھک جاتے ہیں اور گاڑیوں اور گھروں کو دبا دیتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ تباہ کن طوفان (بگڑی ہوئی طبیعی عمل کاری کے نتائج) بیماری اور عمر کی کمزوری کی وجہ سے کمزور ہو جانے والے درختوں کو گرا دیتے ہیں (یہ بھی لعنت میں موت کے نتائج ہیں)۔ خدانے یہ نہیں کیا۔ شیطان نے یہ نہیں کیا۔ یہ صرف ایک گناہ گرفتہ دنیا میں زندگی ہے۔

آپ لوگوں کو کہتے ہوئے سنا ہوگا: "زندگی میں کچھ بھی اتفاق نہیں ہوتا۔ ہر چیز کی کچھ وجہ ہوتا ہوتی ہے۔" یہ بیانات عام ہوسکتی ہیں لیکن یہ سچ نہیں ہیں۔ یسوع کے مطابق، کچھ چیزیں حادثاتی ہوتی ہیں۔ وہ ایسا واضح کرتے ہیں جب وہ ایک شخص کی بات کرتے ہیں جسے لوگ راستہ پر چلتے ہوئے رہ گئے ہو

یسوع مسیح نے ایک مثال دیتے ہوئے واضح کیا وہ ایک شخص کی بات کرتے ہوئے بیان کرتے تھے جو خطرناک راستے پر سفر کرتے ہوئے لٹھا مارے گیا۔ دو سردار قاہین مذہبی رہنماوں نے زخمی شخص کو گزرتے ہوئے چھوڑ دیا، لیکن ایک نیک سامری رک کر مدد کرنے آیا۔ اسے تبصرہ کرتے ہوئے نوٹ کریں کہ یسوع مسیح نے کیا کہا تھا جب انہوں نے واقعہ کی تفصیل بیان کی

یِسُوع نے جواب میں کہا کہ ایک آدمی یروشلیم سے یریحُو کی طرف جارہاتھا کہ ڈاکوؤں میں گھِر گیا۔اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار لئےاور مار ابھی اور "
ادھمؤا چھوڑ کر چلے گئے۔
اِتّفاقاً ایک کاہِن اُس راہ سے جارہاتھااور اُسے دیکھ کر کترا کر چلا گیا۔

(لوقا10 باب30 سے 31آیت).

توجہ دیں، یسوع نے کہا کہ اس دن وہاں پر قاہین کی موجودگی کو اتفاق سے ہوا۔ نیاعہد نامہ اصلی طور پر یونانی زبان میں تحریر کیا گیا تھا۔ ترجمہ ہونے والے ۔ویبسٹرز ڈکشنری کے مطابق،اتفاق(AMP) "لفظ کا مطلب "حادثہ "یا"اصداف "ہوتاہے۔"اب اتفاق سے ایک قاہین اس راستے پر نیچے جارہاتھا وہ چیز ہوتاہے جو دو چیزیں ایک ساتھ حادثہ کے طور پر، بے خودانہ یا غیر متوقع طور پر ہوتی ہیں۔اتفاق کا تعلق چیزوں کے طرزِ عمل سے ہوتاہے۔ یہ امکان کو ظاہر کرتاہے۔

اگر آپ سکے کو ہوامیں پھینکیں تو یہ اتفاق ہو سکتاہے کہ وہ سکہ سر یا روسیدھا گرے گا۔ کیاوجوہات کی وجہ سے دو مختلف نتائج ممکن ہیں؟ کئی عوامل تبدیل ہو سکتے ہیں اور اختتامی نتیجے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، جیسے کہ سکے کو کتنا زور سے پھینکا گیا ہو، سکے کی رفتار جب وہ اوپر اور نیچے ہوتاہے،اور سکے پھینکنے کے وقت ہوا کی رفتار۔ اگر ان عناصر میں سے کوئی بھی چیز چھوٹی سی تبدیلی کرتی ہو تو وہ اختتامی نتیجے پر اثر انداز کرے گی۔

یسوع کی بیان کی کہانی میں کئی عوامل تھیں جن کی بنا پر واقعہ کا تشریف لاتا۔ اگر میں شامل ہونے والے لوگ کسی دوسرے دن یا راستے پر سفر کرتے، تو نتیجہ مختلف ہوتا۔ اگر چوروں نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کوئی دوسری سڑک منتخب کی ہوتی تو اس دن وہاں کوئی جرم نہ ہوتا۔ اگر زخمی شخص نے سڑک سے دیکھنے میں نہ آنے والی کھائی میں گراہوتا، تو نیک سامری متاثرہ کو نہیں دیکھتا۔ اگر قاہین یا سامری کے پاس انسانوں کی مدد کرنے کے بارے میں کوئی دوسری رائے ہوتی، تو یہ کہانی مختلف طریقے سے ختم ہوتی۔ یہی ہے اتفاق

کسی دیئے گئے لمحے میں واقعات پر بہت سارے متغیر عوامل اثر انداز ہوتے ہیں- انتخابات، وقت بندی، رویے اور ماحولیاتی حالات، کچھ نام لیتے ہوئے۔ اس لئے، بہت سی چیزیں اس زندگی میں اتفاق سے ہوتی ہیں۔ بہت سارے واقعات اتفاقی ہوتے ہیں۔ اتفاقی کا مطلب ہوتاہے "بے اصول "یا"تدبیر یا منصوبے کے بجائے حادثے کی بنا پر تعینات ہونے والا۔" اگر میں ایک کیل پر چلتے وقت اس پر چل بیٹھوں اور میرا پہیہ خراب ہو جائے تو وہ ایک حادثہ یا اتفاقی واقعہ ہوتاہے۔ میں نے اس پیچھے کا منصوبہ نہیں بنایا یا امید کی تھی کہ پہیہ نقصان پہنچائے گا۔ یہ اتفاق اس لئے ہوا کیونکہ کچھ عوامل اتفاق سے اکٹھے ہو گئے -میرا انتخاب اس سڑک پر گاڑی چلانے کا، سڑک میں کیل کی موجودگی اور اس کیل کے پاس پہیے کا حالت جب میں کیل کے قریب پہنچا۔

اس زندگی میں بہت سی چیزیں بس ہی اتفاقی طور پر ہوتی ہیں-اتفاقی طور پر، حادثاتی طور پر یا اتفاق کے باعث- کیونکہ یہی طریقہ زندگی ہے ایک گناہ سے بگڑ جانے والی دنیا میں۔

آگے بڑھنے سے پہلے، ہمیں اب تک پیش انے والے کچھ مسائل کو بیان کرنا ضروری ہے۔ آپ شاید سوال کریں کہ اتفاقی واقعات کیسے واقع ہو سکتے ہیں جبکہ ایک قدر مطلق خدااس عالم پر حکومت کرتا ہے۔ اتفاقی واقعات کی موجودگی خدا کی حکومت کو کم نہیں کرتی۔ خدا کی حکومت کا مطلب ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر اہمیت رکھتا ہے اور اس کی بلند ترین اختیار ہے۔ خدا کی حکومتی حیثیت کے بنا پر وہ اتفاقی زندگی کے واقعات کو استعمال کر سکتا ہے جو گناہ کی وجہ سے نقصان پہنچائی گئی دنیا میں رونما ہوتے ہیں اور انہیں اپنی مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ ہم اس بارے میں مزید تفصیل سے بات کریں گے۔

آپ اس بات پر بھی غور کر سکتے ہیں کہ میں نے اب تک کیا کہا ہے کہ زندگی کے اتفاقی واقعات پر کوئی حفاظت نہیں ہے۔ میں کتاب میں اس مسئلے پر بعد بعد میں بات کروں گی جو اس مسئلے میں روشنی ڈالیں گی۔ اس لمحہ کے لئے، ان خیالات کو سوچیں:

- اس دنیا کی موجودہ حالت میں کوئی بھی مصیبتوں سے آزاد زندگی نہیں ہے۔ ہم سب مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں۔ لیکن خدا کی ہدایت، فراہمی اور حفاظت ہمارے لئے دستیاب ہیں جب ہم زندگی کے مشکلات سے گزرتے ہیں

یسوع نے خود کہا-

میں نے تُم سے یہ باتیں اِس لئے کہیں کہ تُم مُجھ میں اِطمینان پاؤ۔ دُنیا میں مُصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطِر جمع رکھو میں دُنیا پر غالِب آیا ھوں۔

یوحنا16 باب 33آیت

8

جی ہاں، لیکن خدا نے اسے اجازت دی ہے

تقاضہ "خدا نے اجازت دی" کے بدلے میں استعمال کرنا ہماری عالمیت کو مزید پیچیدہ کرتا ہے۔ ہمیں اس جملے کو اپنی زبان سے نکال دینا چاہیے کیونکہ اس کے ساتھ منسلک غلط تشریعات ہوتی ہیں۔ جب کچھ برا واقع ہوتا ہے تو لوگ اکثر کہتے ہیں کہ خدا ہو سکتا ہے کہ وہ واقعہ کو کیا نہیں ہونے دیا لیکن اجازت دی ہے۔ اس بیان میں ضمنی طور پر یہ تصور پایا جاتا ہے کہ خدا برا واقعہ کے پیچھے ہے یا اسے منظور کر رہا ہے کیونکہ اس نے اس کو روکنے سے انکار کر دیا۔ لیکن

واقع یہ ہے کہ خدا بہت سی چیزوں کو روکتا نہیں، نہ کہ یہ کہ وہ ان کا حمایت کرتا ہوں بلکہ اس کے باعث دنیا کے طریقے کی بنا پر ہوتا ہے۔

جب خدا نے انسان کو پیدا کیا تو انسانوں کو آزادی کا حق دیا گیا جس نے خدا کی خلاف ورزی کی ممکنیت کھول دی۔ اس دنیا میں، لوگ باقاعدگی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں اور بدکاری اور تشدد کے وحشیانہ کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ خدا کسی بھی طرح سے اس نافرمانی کے ساتھ نہیں ہے، لیکن وہ مداخلت نہیں کرتا کیونکہ انسانوں کو اختیار کا حق ہے۔

ابتدائی اختیارات کے علاوہ، آزاد ارادہ ان اختیارات کے نتائج بھی لاتا ہے۔ بہت سی چیزوں کا واقع ہونا انسانوں کے گناہگارانہ کاموں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ واقعات جو خدا کو ناراض کرتے ہیں اور اس کی مرضی کے خلاف ہوتے ہیں۔ لیکن اگر خدا انسانوں کے ارادی اعمال کے نتائج کو ختم یا کم کر دیتا تو انسانوں کو حقیقی طور پر آزادی نہیں ملتی۔

آدم، پہلا انسان جس نے آزاد ارادہ حاصل کیا، نے گناہ کا انتخاب کیا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ہی اس موزو میں بات چیت کی تھی، اس کی نافرمانی نے زمین میں تباہی کا اثر پیدا کیا ہے -اثر جو آج بھی ہم آج کے دنوں میں سامنا کرتے ہیں۔ جب کوئی تباہ کن طوفان کسی شہر کو برباد کرتا ہے، تو یہ خدا کی اجازت کی بنا پر نہیں ہوتا۔ ایسی تباہی آدم کے آزاد ارادہ کے انتخاب کا نتیجہ ہے۔

جبکہ خدا براہ راست دنیا کا سب سے بڑا قوت ہونے کے باوجود، تمام گناہ اور گناہ کے اثرات کو، ایک ایک کر کے، روک سکتا ہے۔ البتہ، اس نے اپنے آپ کو انسانی اختیار اور اس کے نتائج کے حد میں محدود کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں ایک مستقبل کے باب میں بات کروں گی کہ خداوند اختیار اور نتائج، جو اس کی مرضی کے خلاف ہوں، کو کیسے استعمال کرتا ہے۔

9

خدا کا مقصد ہوتا ہے

خدا کا مقصد کہاں ہے "ایک اور غلط فہم ہے جو لوگوں کے منہ سے نکلتا ہے جب آفت ان کی راہ میں آتی ہے۔ یہ الفاظ ایسا مشورہ دیتے ہیں کہ ان کی مشکل کسی طرح خدا کی ارادت ہے۔ یہ خیال غلط ہے کیونکہ یہ یسوع نے جو کچھ ہمیں خدا کے بارے میں بتایا ہے، اس کے مطابق بالکل الٹ ہے۔ یسوعؑ صرف اس چیز کو کرتا تھا جو اپنے باپ کو کرتے دیکھا گیا اور اس نے واضح طور پر اپنے کاموں کو نقل کرتے ہوئے متلون، نقصان دہ واقعات کے ساتھ مقابلہ کیا: چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اِس لئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں، لیکن میں (یسوعؑ) زندگی دینے آیا۔ "
یہ بیانیہ واضح کرتا ہے کہ اگر کوئی کسی کو مارتا ہے، لوٹتا ہے یا تباہ کرتا ہے تو یہ یسوعؑ یا اس کے باپ کی طرف سے نہیں ہے۔ یوحنا 10 باب 10 آیت

کیونکہ مصیبت خدا سے نہیں آتی، اس لئے اس کا خدا کا کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ خدا کی مصائب میں کوئی مقصد نہیں ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کا کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔ ویبسٹر کی ڈکشنری کے مطابق، مقصد کچھ "ایک اختتام کے طور پر تشکیل شدہ چیز" ہوتا ہے۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا کا ایک منصوبہ اور مقصد ہمیشہ سے ہیں، پہلے یہیں سے کہ اس نے زمین بنانے سے پہلے سے

۔اس پاس کا آگے جاتے (NIV) "رومیوں 8 باب 28 آیت میں وہ لوگوں کی بات کرتا ہے "جنہیں اس کے (خدا کے) مقصد کے مطابق بلا گیا ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبّت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئے جو ہوئے اس مقصد کا ذکر کیا گیا ہے:" خُدا کے اِرادہ کے موافِق بُلائے گئے۔

کیُونکہ جِن کو اُس نے پہلے سے جانا اُن کو پہلے سے مقرّر بھی کِیا کہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔

رومیوں 8 باب 28 سے 29 آیت

جب یسوع مسیح مقدسہ مریم سے پیدا ہوا، تو وہ مکمل طور پر انسان تھا ایک مکمل خدا اور انسان۔ زمین پر اپنے سالوں میں، یسوع نے خدا کے حقوق اور امتیازات کو دست بردار کیا اور ایک انسان کی حیثیت میں خدا کی تابعداری کی۔ اس کے ذریعے، اس نے ہمیں دکھایا کہ خدا کی بیٹوں کیسے نظر آتے ہیں اور وہ کیسے عمل کرتے ہیں۔

یسوع نے پھر صلیب پر اپنی جان قربان کر کے ہمارے گناہوں کے لئے موت کو قبول کیا۔ اس کی موت اور بعثت نے ممکن بنایا کہ جب ہم اس پر اور اس کی قربانی پر ایمان لائیں تو ہم خدا کے بچے بن سکتے ہیں۔ رومیوں 8 باب 30 آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا اپنے منصوبے کو پورا کرنے کے لئے اس عمل کا استعمال کرتا ہے کہ جسے پہلے سے ہی تشریح کر دیا گیا ہے اور جِن کو اُس نے پہلے سے مقرّر کِیا اُن کو بُلایا بھی اور جِن کو بُلایا اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جِن کو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا۔

۔(AMP رومیوں 8 باب 30 آیت،)

ہم اس کتاب کے مختصر تفصیلات کے ساتھ میں خدا کا کیسے یسوع کی مانند طرح بناتا ہے، جب کہ اسے تصدیق اور تعظیم کر کے، اس کی صورت میں تبدیل

کرتا ہے، کی تفصیل نہیں دے سکتے ہیں۔بس یہ کہنا کافی ہے کہ خدا کا منصوبہ صلیب کے ذریعے کو پورا کرنے سے ہوتا ہے، جو انسانی گناہ کا فدیا ادا کرتا ہے اور خدا کے روح کو لوگوں میں کام کرنے کی راہ تیار کرتا ہے۔

11

خدا کا کوئی پوشیدہ مقصد نہیں ہوتا کہ کسی گاڑی کے حادثے یا بیماری کے پیچھے ہے۔اس کے علاوہ، خدا کا مقصد، ہمیشہ سے پہلے سے ہی وقت کے بغیر گنہگاروں کو یسوع کی طرح بیٹوں بنانا ہے جس کے ذریعے نجات کی عمل کو مکمل کیا جاتا ہے۔ہم اصولی طور پر ایک خاص صورت میں خدا کے مقصد کو تلاش کرتے ہیں تا کہ ہم انہیں سمجھ سکیں اور ان کو معنوں میں رکھ سکیں۔لیکن خدا کا مقصد ایک واحد واقعے سے بہت بڑا ہے۔اس کا ابدی منصوبہ یہ ہے کہ اس کے پاس ایک خاندان ہو جو بیٹے اور بیٹیوں کی طرح یسوع میں خوبصورتی، طاقت، قدسیت اور محبت والے ہوں۔خدا چاہتا ہے کہ یہ خاندان صلیب کے وسیلہ سے حاصل کیا جائے۔

<u>اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبّت رکھنے والوں کے لئِے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئِے جو خُدا کے اِرادہ کے موافِق بُلائے گئے</u>

ہم نے پہلے ہی رومیوں 8 باب 28 آیت کا حصہ نقل کیا۔کامل آیت کہتی ہے: "اور ہم جانتے ہیں کہ خدا سب کچھ اچھے کے لئے کام کرواتا ہے، وہی جو خدا کو پیار کرتے ہیں اور اس کے منصوبے کے مطابق بلائے گئے ہیں" (NASB)۔ یہ پاس کے بیان سے ہمیں یقین دلاتا ہے کہ خدا کو ہر واقعہ کو، جن کا اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا، اپنے خاندان کو جمع کرنے کے منصوبے کی خدمت میں لانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔کیونکہ وہ حاکم ہے، خدا اتفاقی واقعات اور گناہگارانہ انتخابات کو لے کر انہیں اپنے خاندان کے منصوبے کو آگے بڑھانے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔اور جب وہ یہ کرتا ہے، تو بدی سے عظیم نیکی کو پیدا کرتا ہے۔آنے والے بابوں میں اس تصور کو مزید تفصیل سے بیان کریں گے۔

شاید آپ سوچ رہے ہوں: "حتیٰ اگر خدا ہماری مصیبتوں کا سبب نہیں ہے تو پھر وہ زندگی کی آفتوں میں زیادہ داخل کیوں نہیں ہوتا؟ کیونکہ وہ نہ صرف طاقتور ہے بلکہ محبت اور ہمدردی کرنے والا بھی ہے۔" آئندہ چند بابوں میں ہم "کیوں" کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مزید واضحیت فراہم کریں گے۔

12

عذاب اور بڑی تصویر

جب لوگ کسی بات کی وجہ پوچھتے ہیں، عموماً وہ کسی خاص صورتحال کی حوالے سے پوچھتے ہیں۔ "میرے ساتھ یہ کیوں ہوا؟" "ان کے ساتھ وہ کیوں ہوا؟" اگر آپ انسانی عذاب اور درد کو سمجھنے کی کوشش کریں اپنی خاص صورتحال یا کسی دوسرے کی حوالے سے، تو آپ خدا اور اس کے کام کرنے کے طریقے کے بارے میں غلط استدلال کر سکتے ہیں۔ آپ کو بڑی تصویر سے شروع کرنا ہوگا اور اپنے حالات کو خدا کے مجموعی منصوبے کے حساب سے سمجھنا ہو گا۔

بڑی تصویر

ہمیشہ کے لئے، خدا نے ابتداء میں ایک منصوبہ تیار کیا تھا کہ ایک خاندان ہو گا۔ اس نے زمین کو اپنے اور اپنے خاندان کے لئے گھر بنانے کے لئے بنایا تھا۔ پھر خدا نے انسانی مخلوقات کو بنایا ت ۔یہی وہ بڑی تصویر ہے۔

"چُنانچِہ اُس نے ہم کو بنایِ عالم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تا کہ ہم اُس کے نزدِیک محبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔"
اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے موافِق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرّر کیا کہ یِسُوع مسِیح کے وسِیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔

افسیوں 1 باب 4 سے 5 آیت

13

" کیونکہ خداوند جس نے آسمان پیدا کیے وہی خدا ہے۔ اسی نے زمین بنائی اور تیار کی اسی نے اسے قائم کیا اس نے اسے عبث پیدا نہیں کیا بلکہ اسکو آبادی کے لیے آراستہ کیا۔ وہ یوں فرماتا ہے کہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔" (یسعیاہ 45 باب 18 آیت، این ایل ٹی).

پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بُلند آواز سے یہ کہتا سُنا کہ دیکھ خُدا کا خَیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سُکُونت کرے گا اور وہ اُس کے "
لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خُدا ہو گا۔

."'(مکاشفہ 21 باب 3 آیت، این ایل ٹی)

.جو غالِب آئے وُہی اِن چِیزوں کا وارِث ہو گا اور میں اُس کا خُدا ہُوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ (مکاشفہ 21 باب 7 آیت: ،این ایل ٹی) "

جیسا کہ ہم پہلے ہی بحث کر چکے ہیں، دنیا اور انسانیت کو ان کی تشکیل کے بعد گناہ کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ اگرچہ، خدا کو کوئی بھی واقعہ حیران نہیں کر سکتا۔ خدا نے انسانیت کو بناتے وقت یہ جانتے ہوئے بھی بنایا تھا کہ وہ بے فروغی سے ان کے ذریعہ خود سے غیر منحوسیت کا انتخاب کریں گے۔ اپنے ابدی منصوبے کا حصہ ہونے کے طور پر، خدا نے اس مماشکیل اور ارض کے بعدی لعنت کا سامنا کرنے کے طریقہ کار کو تشکیل دیا۔ خدا نے خود جسم اختیار کیا، زمین پر آیا اور انسانوں کی گناہوں کے لئے موت قبول کی۔: مکاشفہ 13 باب 8 آیت میں یسوع کو "بنایِ عالم کے وقت سے ذِبح ہُوا برّہ

" کہا گیا ہے (ای ایم پی)

صلیب پر، یسوع نے ہمارے گناہ کو اپنے اوپر لیا تا کہ اسے دور کریں اور اس کے ذریعہ پیدا ہونے والے نقصان کو کم کریں۔ اس طرح، جو بھی لوگ اپنا سر جھکا کر خداوند یسوع مسیح کی طرف ارجوع کرتے ہیں اور اسکی کی قربانی کو قبول کرتے ہیں، وہ خدا کے اصل منصوبے میں بحال ہو جاتے ہیں۔ وہ اس کے بیٹے اور بیٹیاں بن جاتے ہیں۔

خدا کا حالیہ منصوبہ

خداؑ کا مرکزی مقصد اس وقت ہر شخص کے لئے زندگی کو آسان اور بے درد نہ بنانا ہے۔ اس کا اصل منصوبہ ہے کہ سب انسانوں کو گناہ سے نجات دلانا اور انہیں مسیح کی عقیدت کے ذریعے اپنے بچوں بنانا ہے۔ خدا انسانوں کی ابدی حالت کو بہتر بنانا چاہتا ہے.

اس دنیامیں دکھ اور ناانصافی کے باعث افراد کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس وقت مکمل اور بے درد زندگی گزارتا ہے لیکن اپنے گناہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے خدا سے علیحدہ ہو جاتا ہے، تو یہ خوبصورت زندگی بے فائدہ ہو جاتی ہے۔

ایک بات کو غور کریں جب یسوع لوگوں کو تعلیم دے رہے تھا اور کسی نے سوال کیا کہ وہ اپنے بھائی کو کہیں کہ انہوں نے ان کے باپ کی جائیداد کا تقسیم کر دیں

اور اُس نے اُن سے کہا خبردار! اپنے آپ کو ہر طرح کے لالچ سے بچائے رکھو کیُونکہ کسی کی زِندگی اُس کے مال کی کثرت پر موقُوف نہیں۔

۔(NLT لوقا 12 باب 15 آیت،)

پھر انہوں نے ایک مثال دی جس میں ایک امیر شخص کا ذکر کیا گیا جو ایک کامیاب فارم کا مالک تھا اور جس کی فصلیں اتنی پیداوار دیتی تھیں کہ اس کے اندر وارد ہوتی تھیں۔ اس شخص نے فیصلہ کیا کہ پہلے والے اندر گوداموں کو توڑ کر بڑے والے بنائیں۔

اور میں اپنے آپ سے کہوں گا کہ دوستو، تم کے پاس ایسی تمام چیزیں ہیں جو سالوں تک کافی ہوں گی۔ اب آرام سے بیٹھو! کھاؤ، پیٔو اور خوش رہو! لیکن" خدا نے انہیں کہا: 'احمق! آج رات تم مر جاؤ گے۔ پھر یہاں کون آیگا؟' ہاں، شخص کیلئے احمق پن کی بات ہے کہ وہ دنیوی دولت جمع کرے لیکن خدا سے "ایک امیر تعلق نہ رکھے

اور اُن میں اپنا سارا اَناج اور مال بھر رکھُوں گا اور اپنی جان سے کہُوں گا اَے جان! تیرے پاس بہت برسوں کے لِئے بہت سا مال جمع ہے۔ چین کر۔ کھا پی۔ خُوش رہ۔
مگر خُداوند نے اُس سے کہا اَے نادان! اِسی رات تیری جان تُجھ سے طلب کر لی جائے گی۔ پَس جو کُچھ تُو نے تیّار کِیا ہے وہ کس کا ہوگا؟
اَیسا ہی وہ شخص ہے جو اپنے لِئے خزانہ جمع کرتا ہے اور خُدا کے نزدِیک دَولتمند نہیں۔

۔(NLT لوقا 12 باب 19 سے 21 آیت،)

یسوعٔ خصوصاً حرص کی بات کر رہے تھے، لیکن ہماری تبصرے کے لئے کچھ اہم سیکھ سکتے ہیں۔ یسوعٔ کے مطابق، اگر آپ کی زندگی دنیا کی بہترین چیزوں کے ساتھ خوشگوار اور مشکلات سے پاک ہوتی ہے لیکن آپ کا مسیح کی عقیدت کے ذریعے خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تو زندگی کچھ نہیں ہوتی۔

گناہ کی لعنت کے سبب سے دنیا میں زندگی کی نسبت، افراد کو دکھ اور نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بہت سی ضروریات اور خواہشات کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔

حتیٰ کہ آپ میں کامیابی اور دنیا کے تمام بہترین چیزوں کی زندگی گزاریں، اگر آپ مسیح میں ایمان کے ذریعے خدا سے ایک امیر تعلق نہیں رکھتے تو زندگی کچھ نہیں ہوتی۔

15

افراد کو تمام خوابوں کو حاصل کرنے کے باوجود، بوڑھاپا اور موت انہیں لے جاتی ہیں۔ یہ یہ نہیں مطلب ہے کہ اس زندگی میں مدد، خوشی، روزی اور حفاظت کی کوئی تعینات نہیں ہیں۔

-

اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ دَرد۔ پہلی چِیزیں جاتی رہیں۔

مکاشفہ 21 باب 4 آیت

ایک ابدی نقطہ نظر

ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ موجودہ حالت میں زندگی یعنی گناہ کے بوجھ اور موت کے لعنت میں دبی ہوئی ہے، صرف ہمارے لئے خدا کے منصوبے کا ایک چھوٹا حصہ ہے. ہم ابدی وجود رکھنے والے ہیں. ہمارے وجود کا اصل حصہ اس زندگی کے بعد آئے گا، پہلے آسمان میں اور پھر نئی زمین پر. نئی زمین پرانی زمین کو تبدیل کر کے بنائی جائے گی، جو گناہ کے لعنت سے آزاد ہو جائے گی (یسیاہ 65 باب 17 آیت، 2 پطرس 3 باب 13 آیت

اس زندگی کی مصائب، جو آنے والے وقت کے ساتھ موازنہ نہیں کرتی۔ چھے سے دس ہزار سال کی انسانی تاریخ جو اس گناہ گار زمین پر گذری ہے، اور جو. کچھ انسانوں نے برداشت کی ہے، وہ موازنہ کرنے پر چھوٹا ہے اسکے مقابلہ میں جسکا ہمیں انتظار ہے۔ .

16

اور جتنی تکلیف خدا کے لوگوں نے برداشت کی ہے اس دنیا میں، یہ سب ابدیت کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہے جس کے ہم منتظر ہیں.

کیُونکہ میری دانِست میں اِس زمانہ کے دُکھ درد اِس لائِق نہیں کہ اُس جلال کے مُقابِل ہو سکیں جو ہم پر ظاہِر ہونے والا ہے۔

کیُونکہ مخلُوقات کمال آرزُو سے خُدا کے بیٹوں کے ظاہِر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔

" (.رومیوں8: باب18 سے19آیت،) ".

کیُونکہ مخلُوقات کمال آرزُو سے خُدا کے بیٹوں کے ظاہِر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔

اِس لِئے کہ مخلُوقات بطالت کے اِختیار میں کر دی گئی تھی۔ نہ اپنی خُوشی سے بلکہ اُس کے باعِث سے جِس نے اُس کو۔

اِس اُمید پر بطالت کے اِختیار میں کر دِیا کہ مخلُوقات بھی فنا کے قبضہ سے چھُوٹ کر خُدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخِل ہو جائے گی

" (TLB رومیوں8: باب19 سے21آیت-،) ".

میں بالکل یہ نہیں کہتی لوگوں کو زندگی میں پیدا ہونے والی تکلیف کو کم کرنا چاہیے. تاہم، بڑی تصویر پر صحیح تسلسل زندگی کی سختیوں کو ہلکا کر سکتی ہے. جب ایک بچہ اپنا پسندیدہ کھلونے کو کھو دیتا ہے، تو اسکا دل حقیقت میں توڑ جاتا ہے. لیکن بالغ بندے کی نقطہ نظر سے اور پوری زندگی کی مدت کے حساب سے، ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل واقعیت میں وہ حد نہیں رکھتے جو لمحہ میں لگتے ہیں.

میں یہ بھی نہیں کہتی کہ کسی کو محبوبہ کھو دینے کا دکھ ایک کھلونے کھو دینے کے برابر نہیں ہے یا کسی معصوم لڑکے یا لڑکی کو مستقبلی تاریخ سے ملاتے میں ناکرداری کا موازنہ نہیں ہے. میں صرف یہ دکھانا چاہتی ہوں کہ مختلف نقطہ نظر سے زندگی کے واقعات کے بوجھ کم ہو سکتے ہیں. آسمان میں کوئی بھی بیٹھ کر اپنی اس زندگی کے دوران ہونے والے واقعات پر غم نہیں کر رہا ہے یا وہ شکست دیتا ہے کہ وہ زمین پر بری صورت یا مصائب کی صورت میں تشریف لائے ہیں.

اس دنیا میں ہونے والے نقصانات وقتی ہیں جو خدا کو جانتے ہیں۔ اس دنیا کی ناانصافیوں، دل توڑنے والی واقعات اور تباہیوں کی منعکسیوں کے لئے آخری مرحلہ ہمارے لئے آنے والی زندگی میں موجود ہے۔ یہ علم ہمیں مدد کر سکتا ہے کہ ہم ان مشکلات کے سامنے جوابدیں بنا سکیں

خدا اقتدار کا مالک ہے

اگرچہ ہم زندگی کی کٹھنائیوں سے بچ نہیں سکتے، لیکن ہمیں یہ حوصلہ افزائی مل سکتی ہے کہ خدا اقتدار کا مالک ہے. کئی لوگ خدا کے اقتدار کو یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ وہ ہر واقعہ کی پیچیدگی کے پیچھے ہے، سیدھے طور پر یا غیر مستقیم طور پر. وہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا اقتدار کے باعث وہ لوگوں کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے جو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں. لیکن یہ اقتدار کی تصویر خدا کے بارے میں جوابی دیتی ہے جو یسوع ہمیں دکھاتا ہے. خدا کی اقتدار کی درست تصویر یہ

. جانتی ہے کہ وہ برتر قوت اور اختیار رکھتا ہے دنیامیں

اپنی قوت اور اختیار کی وجہ سے خدا کو یہ کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ ہر واقعہ کو اپنے پلان کے مطابق استمال کرے۔ وہ بے ترتیب اعمال کو جو اس دنیامیں گناہ کے باعث ہوتے ہیں اور جو ہماری دنیامیں اتفاق کی بناپر ہوتے ہیں -انہیں اپنے مقاصد کی خدمت کرنے کے لئے استعال کر سکتاہے۔ خدا برائی میں سے بڑی اچھای پیدا کر سکتا ہے جو وہ اپنے خاندان کے لیے کرتا ہے۔

خدااپنی فیملی حاصل کرتے ہوئے بائبل کے متن میں کہتاہے

اُسی میں ہم بھی اُس کے اِرادہ کے موافِق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرّر ہو کر میراث بنے۔

"(افسیوں 1 باب 11 آیت)

اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چِیزیں مل کر خُدا سے محبّت رکھنے والوں کے لئِے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئِے جو خُدا کے اِرادہ کے موافِق بُلائے گئے

(رومیوں 8: باب 28 آیت)

. یہ خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جو ایک لعنت کی ہوئی دنیامیں رہتے ہیں جہاں پریشانیاں اور پریکشا معمولی زندگی کا حصہ ہیں. آنے والے بابوں میں، ہم خدا کے مکمل بادشاہی اور کچھ شاندار مثالوں کو بھی مد نظر رکھیں گے. (خدا اچھاہے اور اچھا کا مطلب اچھاہی ہے میں صفحات 22-32 کو مزید تفصیل کے لئے پڑھیں۔

مصائب کا راز

انسانی دکھ و رنج کے موضوع پر کافی پر اسراری واقع ہے۔ فی الحال، کسی بھی شخص کو مکمل طور پر واضح نہیں کر سکتا کہ ہر ایک دکھ و تکلیف کی وجہ کیا ہے۔

لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمارے پاس یہ واضح علم ہے کہ خدا کی نیکی کو جس طرح یسوع میں دیکھا جا سکتا ہے، ہمیں اس پر بھرپور یقین رکھنا چاہیے۔

"غیب کا مالک تو خداوند ہمارا خدا ہی ہے پر جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ تک ہمارے اور ہماری اولاد کے لیے ہیں تا کہ ہم اِس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں

." (استثنا 29:29)

اگر ہم تورات میں اس پورے حصے کا حوالہ دیں تو ہم دیکھیں گے کہ اس کا سیاق گناہ کی بنا پر دکھ کا ہے۔ خدا نے اپنے نبی موسیٰ کے ذریعہ اسرائیل کو چیتا دیا کہ اگر وہ اسے چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کی عبادت کریں گے - جیسا کہ وہ کر چکے تھے - تو ان کے دشمنوں کے ہاتھوں بڑی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خدا نے ان سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ کیا ہو گا اور کیوں ہو گا، لیکن اس کا یقین ہے کہ جب وہ واقع ہو گا تو کچھ لوگوں کے ذہن میں سوالات پیدا ہوں گے۔ لہذا خدا نے ان سے پہلے ہی کہا تھا: اپنی صورتحال کے بارے میں جو تم نہیں سمجھتے، اس سے اس کے بارے میں جو تم جانتے ہو پر اثر انداز نہ ہونے دو۔ ہمیں بھی خدا کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیے

کیوں یا کیا؟

ایک بار جب بائبل پڑھتے ہوئے میں نوٹس کر رہی تھی، وہاں ہر واقعے کی جگہ جہاں کسی نے کیوں سوال کیا، میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کو وہ جواب نہیں ملا جو وہ چاہتے تھے کیونکہ بائبل ہمیشہ کیوں پر غور نہیں کرتی۔ بلکہ یہ ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ کیا کرنا چاہیے

کیوں ہونا ممکنہ سوال ہو سکتا ہے، لیکن یہ ہمیشہ زندگی کی مشکلات کے درمیان آپ کو جواب چاہیئے، وہ سب سے اہم سوال نہیں ہوتا ہے۔ جاننا کہ کچھ کیوں ہوا ہے، خود بخود مسئلے کا حل نہیں ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کی گاڑی کیوں نہیں چل رہی ہے، تو آپ کہیں بھی نہیں جا رہے ہیں جب تک آپ کو اس کے بارے میں کچھ کرنے کا علم نہ ہو۔ دیکھیں کہ یسوعؑ کے جواب کا طریقہ کیا تھا جب اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ ایک یہ آدمی کیوں اندھا پیدا ہوا تھا۔

پھر اُس نے جاتے وقت ایک شَخص کو دیکھا جو جنم کا اَندھا تھا۔

اور اُس کے شاگردوں نے اُس سے پُوچھا کہ اَے ربّی! کِس نے گناہ کیا تھا جو یہ اَندھا پَیدا ہُؤا۔ اِس شَخص نے یا اِس کے ماں باپ نے؟۔

یِسُوع نے جواب دِیا کہ نہ اِس نے گناہ کیا تھا نہ اِس کے ماں باپ نے بلکہ یہ اِس لِئے ہُؤا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہِر ہُوں۔

جِس نے مُجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کے کام دِن ہی دِن کو کرنا ضرُور ہے۔ وہ رات آنے والی ہے جِس میں کوئی شَخص کام نہیں کر سکتا۔

یوحنا 9 باب 1 سے 4 آیت

یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تُھوکا اور تُھوک سے مٹّی سانی اور وہ مٹّی اَندھے کی آنکھوں پر لگا کر۔

اُس سے کہا جا شیلوخ (جِس کا ترجمہ: "بھیجا ہُؤا" ہے) کے حوض میں دھو لے۔ پَس اُس نے جا کر دھویا اور بِینا ہو کر واپَس آیا۔

پَس پڑوسی اور جِن جِن لوگوں نے پہلے اُس کو بِھیک مانگتے دیکھا تھا کہنے لگے کیا یہ وہ نہیں جو بَیٹھا بِھیک مانگا کرتا تھا؟۔

یوحنا 9 باب 6 سے 8 آیت

یسوع نے اس دن اپنے شاگردوں کے سوال پر جواب نہیں دیا کہ ایسا کیوں ہے، اس کے علاوہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ کیا کرنے والا ہے - خدا کے کاموں کو اندھے آدمی کی بینائی کے ذریعے ظاہر کرنا ہے۔

جاری رکھنے سے پہلے، ہمیں اس آیت کے ایک عام تشریح پر مختصری کرنے کی ضرورت ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یسوع کا جوابی مطلب یہ ہے کہ یہ آدمی خدا کی مرضی کے مطابق اندھا پیدا ہوا تھا تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو سکے۔

وہ دعویٰ کرتے تھے کے اس شخص کا اندھاپن خدا کی طرف ہے۔ یہ تشریح درست نہیں ہے۔ کچھ نقاط پر غور کریں:

اگر اندھائی خدا کا کام تھی تو جب یسوع نے اس آدمی کو صحت یاب کیا، تو بینائی یا صحت یابی کا کام خدا کی مرضی کے خلاف تھا۔ اگر یہ آدمی کی اندھائی کسی

وقت، کسی وجہ سے خدا کی مرضی کے مطابق ہوتی تو یسوع نے اس آدمی کی صحت یابی کر کے خدا کی اُس نے اُن کے خیالوں کو جان کر اُن سے کہا جِس بادشاہی میں پھُوٹ پڑتی ہے وہ وِیران ہو جاتی ہے اور جِس شہر یا گھر میں پھُوٹ پڑے گی وہ قائِم نہ رہے گا۔

مرضی کے خلاف نہیں کرنا تھا۔

- <u>خدا انسانوں کو مصیبت دینے کے بعد انہیں آزاد کر کے اپنے آپ کے خلاف کام نہیں کرتا۔ ایک موقع پر، فریسیوں نے یسوع کو ملکوت شیطان کی طاقت سے شیاطین کو نکالنے پر الزام لگایات</u>

متی 12 باب 26 آیت

- اس اُمت میں کافی تعداد میں بیمار لوگ موجود ہیں۔ خدا کو اس بات کا موقع نہیں ہوتا کہ وہ افراد کو مصیبت دے یا انہیں مصیبت کے مابین فرصت دے تکہ وہ ان کو صحت یاب کر سکے۔

21

<u>اور اُس کے شاگردوں نے اُس سے پُوچھا کہ اَے ربّی! کِس نے گناہ کِیا تھا جو یہ اَندھا پَیدا ہُؤا۔ اِس شَخص نے یا اِس کے ماں باپ نے؟۔</u>
<u>یِسُوع نے جواب دِیا کہ نہ اِس نے گناہ کِیا تھا نہ اِس کے ماں باپ نے بلکہ یہ اِس لِئے ہُؤا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہِر ہُوں۔</u>
<u>جِس نے مُجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کے کام دِن ہی دِن کو کرنا ضرُور ہے۔ وہ رات آنے والی ہے جِس میں کوئی شَخص کام نہیں کر سکتا۔</u>

یوحنا 9 باب 2 سے 4 آیت

نوٹ کریں کہ تمام شاگردوں کے سوال اور یسوع کے جواب میں "وہ" لفظ آیا ہے۔ اصل زبان میں "وہ" کبھی کبھی مقصد (کیوں) کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی کبھی نتیجہ (کیا) کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے مطابق، "وہ" نتیجہ ظاہر کرتا ہے۔

شاگردوں نے پوچھا: کس کے گناہوں کی بنا پر اس شخص کو اندھا پن ہوا؟ عیسی نے جواب دیا: نہ گناہ کی وجہ سے یہ اندھا پن پیدا ہوا ہے، بلکہ یہ گناہ اس شخص کو صحت یابی کا نتیجہ پیدا کرے گا۔ پھر انہوں نے ان کو "ہمیں کیا کرنا چاہیے" پر توجہ دی۔ یسوع نے کہا: مجھے خدا کے کام کرنے اور اس شخص کو صحت یاب کرنے کا کام کرنا ہو گا

چاہے ہم ہمیشہ نہیں جانتے کہ مخصوص مشکلات کیوں آتی ہیں (بھلے ایک گناہ بگاڑی زمین میں زندگی کا حصہ ہے)، ہم خدا کی نیکی اور اس کے مقصد کو

جانتے ہیں۔ لہذا، ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ ہماری مشکلات سے نیکی لے کر آئے گا اور ان کو اپنی ابدی منصوبے کی خدمت کرے گا کہ ایک خاندان ہو۔ ہم یقینی رہ سکتے ہیں کہ یومیہ واقعے کے ساتھ کسی بھی نقصان کو عارضی سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ یہ واقعہ کا دل توڑنے والا دکھ اور ناانصافی ایک دن پھر مناسب کر دی جائیں گی۔ بعد میں ہم دیکھیں گے کہ خدا ایسا کیسے کرتا ہے

خدا کی محبت اور ہمارے حالات

بائبل ٹیچر کی حیثیت سے، مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں: "ہم پر یہ مشکل کیوں آئی؟" میرے جواب دینے سے پہلے، وہ کبھی کبھی اپنا جواب دیتے ہیں: "شاید خدا مجھ سے محبت نہیں کرتا." بہت سے لوگوں کو یہ تصور ہوتا ہے کہ زندگی کے اچھے اور برے واقعات خدا کی محبت کے بیان ہیں. اگر سب ٹھیک ہوتا ہے، تو وہ یقین دلاتے ہیں کہ خدا ان سے محبت کرتا ہے. اگر کچھ غلط ہوتا ہے، تو وہ یہ فرض کرتے ہیں کہ خدا ان سے کم یا بلکہ بالکل محبت نہیں کرتا. البتہ، زندگی کے اتار چڑھاو خدا کی محبت کے اشارے نہیں ہیں. اس باب میں، ہم خدا کی محبت اور ہماری مشکلات کے درمیان تعلق کا جائزہ لیں گے جبکہ ہم

. "کیوں" کے سوال کا جواب تلاش کریں گے

بلاشرط محبت

خدا کی محبت انسان کے لئے بلاشرط ہے، یعنی کہ ہمیں اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ شاید اسے سمجھنے کا بہترین طریقہ یہ ہو کہ ہم ایک خوشبودار پھول کے بارے میں سوچیں۔ یہ ہر کسی کے لئے خوشبو اور عطر پھیلاتا ہے۔ چاہے وہ اچھا ہو یا برا، پھول کے پاس جائے، دونوں افراد کو ایک جیسی خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔ پھول نہیں کر سکتا کہ اپنی خوشبو کو ایک شخص سے روکے اور دوسرے کو دے۔ کیونکہ پھول کی قسم ہی خوشبودار ہونا ہے۔ اسی طرح خدا کی محبت کے ساتھ بھی یہی حال ہے

جو محبّت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا کیُونکہ خُدا محبّت ہے۔

1 یوحنا 4 باب 8 یت

رب تعالیٰ آپ کے لئے انسان کے کسی بھی اچھے یا برے عمل کے باوجود انسان کے لئے اپنی محبت نہیں روکتا۔ وہ آپ کو آپ کی عیوب کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ میں یہ کہتے ہوئے یہ نہیں کہتا کہ ہم کچھ بھی کرتے ہیں اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہمیں پاک زندگی گزارنے کا فرمان دیا گیا ہے۔ لیکن پاک زندگی کا مقصد خدا کی محبت اور برکت کمانا نہیں ہے۔ یہ کمائی نہیں جا سکتی۔ پاک زندگی خدا کی تعظیم کرتی ہے۔ ہم خدا کے بیٹے اور بیٹیاں بنائے گئے ہیں اور ہماری مناسبت یہ ہے کہ ہم اپنی مقامیت کے ارد گرد دنیا میں خدا کی قدسیت کی درست طور پر عکاسی کر کے خدا کی تعظیم کریں۔

تا کہ ہم جو پہلے سے مسیح کی اُمید میں تھے اُس کے جلال کی ستائش کا باعث ہوں

افسیوں 1 باب 12 آیت

اور فرمانبردار فرزند ہو کر اپنی جہالت کے زمانہ پُرانی خواہِشوں کے تابع نہ بنو۔

بلکہ جِس طرح تُمہارا بُلانے والا پاک ہے اُسی طرح تُم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو۔

کیُونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اس لئے کہ میں پاک ہوں۔

1 پطرس 1 باب 14 سے 16 آیت

صلیب اور خدا کی محبت

مسیح کا صلیب پر جان دینا خدا کی بے شرط محبت کا عظیم ثبوت ہے جو انسان کے لئے ہے۔ یہ خدا کی محبت سے بھرا ہوا تھا، ہماری اچھائی یا قابلیت سے نہیں۔ صلیب کے ذریعے، خدا نے ہماری بدترین حالت میں بھی ہمارے لئے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ یسوع نے آپ کے لئے اور میرے لئے صلیب پر اپنی جان

دی جبکہ ہم گناہگار اور خدا کے دشمن تھے، پوری جہاں کے لئے اس نے اپنی جان قربان کی۔

لیکن خُدا اپنی محبّت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہِر کرتا ہے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطِر مُؤا۔

پَس جب ہم اُس کے خُون کے باعِث اَب راستباز ٹھہرے تو اُس کے وسِیلہ سے غضبِ اِلٰہی سے ضرُور ہی بچیں گے۔

کیُونکہ جب باوُجُود دُشمن ہونے کے خُدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسِیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زِندگی کے سبب سے ضرُور ہی بچیں گے"

رومیوں 5 باب 8 سے 10 آیت

جو محبّت خُدا کو ہم سے ہے وہ اِس سے ظاہِر ہُوئی کہ خُدا نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا ہے تا کہ ہم اُس کے سبب سے زِندہ رہیں۔

محبّت اِس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے محبّت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبّت کی اور ہمارے گناہوں کے کفّارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔

1 یوحنا 4 باب 9 سے 10 آیت

کیُونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی محبّت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔

یوحنا 3 باب 16 آیت

خدا کی محبت نے اسے متحرک کیا کہ آپ کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کریں-آپ کی گناہوں سے نجات۔ اگر خدا نے آپ کو آپ کے بد ترین دن میں بھی محبت کی تھی، جو آپ کے پیچھے کے کسی بھی دن تھا جب تک آپ نے یسوع مسیح کی طرف سر جھکانے کی کوشش نہیں کی تھی، تو پھر آپ خدا کی اولاد یا بیٹی ہونے کے بعد آج کم پیار کیوں کریں گے؟ پھر اب آیا آپ کے لئے خدا کی محبت شرطی کیوں ہو گئی؟ اب کیا ہو گیا ہے کہ آپ کو خدا کی محبت حاصل کرنے کے لئے اپنی کارروائیوں سے کچھ کمانے کی ضرورت ہو گئی ہے؟

یسوع مسیح کا صلیب پر جان دینا اس بات کا حقیقتی معیار ہے جس کے ذریعے ہم جانتے ہیں کہ خدا ہم سے محبت کرتا ہے۔ جب

مسیح یسوع کا صلیب ہمارے احساسوں پر فتح حاصل کرتا ہے۔ جب ہمارے ذہن میں سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ خدا ہمیں کیسے پیار کر سکتا ہے جو ہماری

طرح اکثر ناکامیوں میں مبتلا ہوتا ہے، تو صلیب ان خیالات کا جواب دیتا ہے۔ جب زندگی کی سختیوں میں ہمیں یہ لگتا ہے کہ خدا ہماری پرواہ نہیں کرتا، تو صلیب ہماری حالات پر غالب آجاتا ہے۔ صلیب ہمیں یہ دکھاتا ہے کہ خدا ہمارے لئے کتنی قدر رکھتا ہے۔ اس علم کے ساتھ، ہم خدا کی محبت کی یقینیت کے سامنے آنے والی تمام چیلنجز کو خاموش کر سکتے ہیں

قدر اور اہمیت

بہت سے لوگ خدا کی محبت پر یقین رکھنا مشکل سمجھتے ہیں کیونکہ ہم قدر اور اہمیت کو کامیابی، کارنامے اور صلاحیتوں سے جوڑتے ہیں۔ لہذا، جب ہم کامیاب نہیں ہوتے یا معیار کے مطابق نہیں رہتے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ خدا کی ہم پر محبت کم ہو گئی ہے۔

حقیقی قدر اور اہمیت تو اس چیز کی ہوتی ہیں جس کے لئے کوئی شخص کتنی قیمت دینے کو تیار ہے۔ اس مثال کو سمجھیں: ایک خاتون کے پاس ایک گیراج سیل ہوتی ہے اور اس نے ایک لیمپ بیچنے کے لئے رکھا ہوتا ہے۔ اسے وہ کبھی پسند نہیں کرتی تھی۔ یہ ایک ایسے شخص نے اسے دیا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتی۔ اس کی نظریے کے مطابق، لیمپ ایک کچھ بکواس کی چیز ہے جو وہ کچھ دیر نہ کے برابر کچھ کچھ سمیٹتے ہوئے کچرے میں پھینک دیں۔ لیکن ایک اور خاتون آتی ہے جو لیمپ کو دیکھتی ہے۔ اس کے تجربے کے مطابق، یہ روشنی کا سامان وہ ہمیشہ تک دیکھ سکے گی۔ وہ امید کرتی ہے کہ اس کے پاس اتنا پیسہ ہو کہ وہ یہ خزانہ خرید سکے۔

لیمپ کے اندر کچھ خاصیت نہیں تھی بلکہ دونوں خواتین کے دیکھنے کا انداز کچھ الگ تھا اس لیمپ کے حثیت کو۔ وہ چیز جسے ہر ایک نے اس کی قدر کی طرف دیکھا۔ اسی طرح خدا نے ہماری قیمت کو اپنے بیٹے کی موت سے محسوس کیا۔ اس نے یسوع مسیح کے خون کی قیمت ادا کرنے کی تیاری کی کیونکہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اپنے خاندان کے رکن بنانا چاہتا ہے

کیا تُم نہیں جانتے کہ تُمہارا بدَن رُوحُ القدُس کا مقدس ہے جو تُم میں بسا ہُوا ہے اور تُم کو خُدا کی طرف سے مِلا ہے ؟ اور تُم اپنے نہیں۔

کیُونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پَس اپنے بدَن سے خُدا کا جلال ظاہِر کرو۔

1 کرنتھیوں 6 باب 19 سے 20 آیت

کیُونکہ تُم جانتے ہو کہ تُمہارا نِکمّا چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اُس سے تُمہاری خلاصی فانی چِیزوں یعنی سونے چاندی کے ذرِیعہ سے نہیں ہُوئی۔

بلکہ ایک بے عَیب اور بے داغ برّے۔ یعنی مسیح کے بیش قِیمت خُون سے

1 پطرس 1 باب 18 سے 19 آیت

ہم لوگوں سے اکثر یہ سوال ہوتا ہے کہ ہمیں کیوں کچھ ہوتا ہے، اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ کچھ ہونے کی وجہ سے واقعہ کا مطلب سمجھ آئے گا اور ہمیں یقین ہو جائے گا کہ ہماری زندگی کی قدر ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کی قدر اور اہمیت خدا کی محبت سے ہوتی ہے، آپ کو خدا نے خریدا ہے اور آپ اس کے بیٹے یا بیٹی کے طور پر اس کے ابدی منصوبے کا حصہ ہیں۔

پولوس اور خدا کی محبت

اگر پریشان کن حالات اور دکھ کی صورتحال یہ ثابت کرتے ہیں کہ خدا کی ہم پر محبت کم ہو گئی ہے، تو خدا پولوس کی زندگی کے دکھوں کو برداشت نہیں کر سکتا تھا. جب ہم پولوس کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے اپنے مسیحی ہونے سے لے کر اپنی ایمان کی خاطر قربانی دینے تک کشیدگی کا سامنا کیا۔ وہ مصیبت، تشدد، بھوک، موت کے استمراری خطرے، شیطان کی اذیت اور وہمات کا سامنا کرتا رہا جو کرچیں کرنے کی نگرانی کرتا تھا۔

2 کرنتھیوں 11 باب 23 سے 29 آیت

لیکن جب ہم پولوس کی تحریر پڑھتے ہیں، تو ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے کہ: "خدا میرے ساتھ یہ کیوں کر رہا ہے؟" "میں نے کیا غلطی کی ہے؟" "خدا مجھ سے محبت نہیں کرتا." پولوس کو یہ سمجھ میں آیا تھا کہ وہ مصیبتیں جو اس نے برداشت کی تھیں، خدا کی اس کے لئے محبت کے درجہ کی پیمائش نہیں تھیں۔ اس نے جانا تھا کہ خدا اس کی پرواہ کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ مسیح کی صلیب خدا کی محبت کی اعلیٰ نمونہ تھی۔ یہ پولس کی خود کی گواہی تھی.

میں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہُؤا ہُوں اور اَب میں زِندہ نہ رہا بلکہ مسیح مُجھ میں زِندہ ہے اور میں جو اَب جِسم میں زِندگی گُذارتا ہُوں تو خُدا کے بیٹے پر اِیمان لانے سے گُذارتا ہُوں جِس نے مُجھ سے مُحبّت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لِئے موت کے حوالہ کر دِیا۔

گلتیوں 2 باب 20 آیت

کَون ہم کو مسیح کی مُحبّت سے جُدا کرے گا؟ مُصِیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟۔

چُنانچہ لکھاہے کہ ہم تیری خاطردِن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ہم ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گِنے گئے۔

مگراُن سب حالتوں میں اُس کے وسِیلہ سے جِس نے ہم سے محبّت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتاہے۔

رومیوں 8 باب 35 سے 37 آیت

اس کتاب میں اب تک بیان کئے گئے بہت سے آیات پولس کی تحریرات کے حصے سے آتے ہیں۔یہ آیات ہمیں صحیح جواب دینے کے علاوہ،پولوس کے تجربات کو سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہیں

پولوس کو یہ معلوم تھا کہ خدا کی محبت اس کے رویے کا جواب نہیں تھی۔اس نے سمجھا تھا کہ خدا اسے محبت کرتاہے، حتیٰ کہ جب وہ ایک گناہگار تھا-خدا کا دشمن،جو مسیحیوں کو ستاتے تھے۔

رومیوں 5 باب 8 سے 10 آیت

1 تیمتھُیس 1 باب 15 سے 16 آیت

پولس کو یہ معلوم تھا کہ اس کی مشکلات خدا سے نہیں آتیں۔اس نے پہچانا تھا کہ زندگی مشکل ہے کیونکہ آدم کے گناہ نے زمین کو موت کا لعنتی وارثی کردیا ہے-

رومیوں 5 باب 12 آیت،8 باب 19 سے 21 آیت

پولوس کو یہ معلوم تھا کہ انسان غلطی کے ماہیات کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور شیطان ان میں کام کرتاہے تاکہ زندگی کی بہت سے افراتفری کا سبب بنے۔

رومیوں 5 باب 19 آیت،افسیوں 2 باب 1 سے 3 آیت

پولوس کو یہ معلوم تھا کہ شیطان لوگوں کو پریشان کرتاہے اور خدا کے بارے میں جھوٹی باتیں پیش کرتاہے تاکہ ہمارے ایمان کو ضعیف کرنے کی کوشش کرے

2 کرنتھیوں 11 باب 3 آیت،12 باب 7 آیت،افسیوں 6 باب 11 سے 12 آیت

پولوس نے پہچانا تھا کہ یہ عوامل زندگی کی مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اسے بھی سمجھ میں آیا تھا کہ خدا قادر ہے کہ ان مصیبتوں کو استعمال کرتے ہوئے انہیں اپنے اچھے منصوبے کے لئے استعمال کرے، جب وہ اپنے خاندان کو جمع کرتا ہے۔ پولوس ہی وہ شخص ہے جس نے لکھا ہے

اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبّت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئے جو خُدا کے اِرادہ کے موافِق بُلائے گئے۔

کیُونکہ جِن کو اُس نے پہلے سے جانا اُن کو پہلے سے مقرّر بھی کِیا کہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تا کہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔

اور جِن کو اُس نے پہلے سے مقرّر کیا اُن کو بُلایا بھی اور جن کو بُلایا اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا

رومیوں 8 باب 28 سے 30 آیت

پولس کو یہ بھی علم تھا کہ خدا کے منصوبے کی روشنی میں جب وہ چلے گا تو خدا اس کے ساتھ ہو گا اور وہ خدا اُس کے لئے ہی تھا۔ اگر خدا اُس کے لئے تھا تو کچھ بھی اُس کے خلاف مستقل طور پر نہیں ہو سکتا تھا۔

پَس ہم اِن باتوں کی بابت کیا کہیں ؟ اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کَون ہمارا مخالِف ہے ؟۔

جِس نے اپنے بیٹے ہی کو درِیغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطِر اُسے حوالہ کر دِیا وہ اُس کے ساتھ اَور سب چِیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا ؟۔

رومیوں 8 باب 31 سے 32 آیت

پولوس نے بڑی تصویر سمجھی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے اپنی محبت میں اُس کی سب سے بڑی ضرورت پوری کی تھی۔ گناہوں سے نجات۔ اور وہ باقی سب کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے۔ یہ علم پولوس کے بہت مشکل زندگی کا بوجھ ہلکا کرتا تھا۔

29

اس نے لکھا

کیُونکہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مُصِیبت ہمارے لئے از حدّ بھاری اور ابدی جلال پَیدا کرتی جاتی ہے۔

جِس حال میں کہ ہم دیکھی ہُوئی چِیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چِیزوں پر نظر کرتے ہیں کیُونکہ دیکھی ہُوئی چِیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چِیزیں ابدی ہیں۔

2 کرنتھیوں 4 باب 17 سے 18 آیت

عظیم رسول نے سمجھا کہ خدا کا مرکزی مقصد اب مشکلاتِ زندگی کو ختم کرنا نہیں ہے بلکہ خدا کا مقصد یہ ہے کہ وہ تمام انسانوں کو ان کی گناہوں سے نجات دلوا کرانہیں اپنے بیٹے اور بیٹیاں بنادے، یقینِ مسیح کی راہ میں۔ خدا کے منصوبے کے حوالے سے جب خدا بگڑی ہوئی بشری انتخاب کو اپنے انتہائی مقصد کی خدمت میں لاتا ہے، تو پولس نے بیان کیا

واہ! خُدا کی دَولت اور حِکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے! اُس کے فَیصلے کِس قدر ادراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نِشان ہیں!

رومیوں 11 باب 33 آیت

ہم کچھ عرصے میں، جب مکمل تصویر دیکھیں گے اور تمام حقائق کے مالک ہوں گے، تو ہم بھی خدا کی حکمت اور منصوبہ سے متاثر ہوں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ وہ زندگی کی حقائق کو ایک گناہ بھری زمین میں استعمال کرتے ہوئے اپنی منصوبہ بندی کو پورا کرنے کے لئے کیسے استعمال کرتے ہیں تا کہ ایک خاندان ہو سکے۔

میں اُن میں اور تُو مُجھ میں تا کہ وہ کامِل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جِس طرح کہ تُو نے مُجھ سے محبّت رکھی۔

یوحنا 17 باب 23 آیت

30

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ خدا آپ سے محبت کرتا ہے یا نہیں؟ اپنی حالات پر نظر نہ ڈالیں۔ بلکہ مسیحی کراس پر نظر ڈالیں جہاں قادر مطلق خدا نے آپ کے لئے اپنی لازوال محبت کا اظہار کیا۔ پھر، خدا آپ کے لئے ہے یہ جانتے ہوئے، آپ گرتی دنیا کی مشکلات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ آپ یقین رکھ سکتے ہیں کہ خدا آپ کی مشکلات کو اپنے ابدی منصوبوں کی خدمت میں لائے گا اور تمام ان میں بڑی نیکی پیدا کرے گا۔

31

خدا اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے محبت کرتا ہے۔

خدا نے بے شرط محبت کا اظہار کرتے ہوئے یسوع مسیح کے صلیب کے ذریعہ آپ کے لئے واضح طور پر اظہار کیا۔ لیکن یسوع کے مصلوب ہونے سے قبل کئی چیزوں کو بھی خدا کے لئے انسانیت کی توجہ کی روشنی میں مدد ملتی ہے۔ ان کے اعمال اور باتوں سے ہمیں خدا کی محبت اور کشیدہ حالات کے درمیان تعلق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ چلیں کچھ مثالوں پر نظر ڈالتے ہیں

گُنہگاروں کے ساتھ کھانا کھانے کا وقت

جب یسوع زمین پر تھا، تو وہ عام لوگوں (یہودی ٹیکس کالکٹرز) اور گناہگاروں کے ساتھ بعام کھاتا رہا۔ اس زمانے میں ان کی ثقافت میں، کسی کے ساتھ بعام کھانا صرف کھانے کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اس کیساتھ تعلقات میں داخل ہونے کا زمرہ تھا۔ گُنہگاروں اور عام کے ساتھ بعام کھا کر مسیح یسوع نے ظاہر کیا کہ یہ لوگ یسوع اور اس کے آسمانی باپ کے لئے کتنی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس دور کے مذہبی رہنما یسوع کی رویے کو بے حد حیران کن سمجھتے تھے اور بعض اوقات گُنہگاروں کے ساتھ بعام کھانے پر اسے بھی تنقید کرتے رہتے تھے۔

اور فریسی اور فقِیہ بُڑبُڑا کر کہنے لگے یہ آدمی گُنہگاروں سے مِلتا اور اُن کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔

لوقا 15 باب 2 آیت

اِس مخصوص موقع پر، یسوع نے فریسیوں کی تنقیدوں کا جواب دیا تو وہ کئی مثالوں (لوقا 15 باب 4 سے 10 آیت) کی طرح بتائے۔ پہلی مثال میں، ایک شخص نے ایک بھیڑ کو کھو دیا اور دوسری مثال میں، ایک عورت نے ایک سکہ کھو دیا۔ ہر کہانی میں، مالکین نے محنت سے تلاش کی جب تک وہ اپنا کھویا سامان نہیں مل گیا اور پھر جب وہ اسے بازیاب کر لیا تو بہت خوش ہوئے۔ جب یسوع بات کرتا تھا، تو اس نے اپنے ساتھ کھانا کھانے والوں کو گمشدہ اشیاء سے منسوب کیا۔ انہوں نے صاف کر دیا کہ گمشدہ اشیاء - اس طرح کے لوگ جن کے ساتھ وہ کھانا کھا رہے تھے - جب انہیں گم ہو جاتی ہیں تو ان کی قدر کم نہیں ہوتی ہے۔ آپ انہیں چھوڑ کر مایوس نہیں ہوتے۔ آپ انہیں تلاش کرتے ہیں جب تک آپ انہیں نہیں پاتے۔ پھر آپ خوشی مناتے ہیں

میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِسی طرح نِنانوے راستبازوں کی نِسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گُنہگار کے باعث آسمان پر زِیادہ خُوشی ہوگی"

لوقا 15 باب 7 آیت

اس واقعے کے بعد بھی فقہی اور فریسی مسیح یسوع کو ایک بار پھر یہ تنقید کرنے لگے کہ وہ ایک محصول لینے والے کے گھر میں کھانا کھا رہا ہے۔ اس بار یسوع صاف صاف اعلان کرتا ہے کہ

کیُونکہ ابنِ آدم کھوئے ہُوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔

"(لوقا 19 باب 10 آیت)

دھیان دیں کہ فریسیوں کی تنقیدوں کے جواب میں دونوں بار میں، مسیح یسوع نے گناہگاروں کو گمشدہ قرار دیا۔ کیوں؟ کیونکہ مرد اپنی بغاوتی حالت میں خدا کی منصوبہ کے لئے گم ہو جاتے ہیں بیٹے پن اور خدا کے ساتھ تعلق۔ جب خدا نے آدم کو بنایا، تو اس نے ایک بیٹا اور اس میں ایک نسل بنائی (لوقا 3:38؛ پیدائش 1:5-2)۔ آدم نے خدا کی نافذ امر کے خلاف استقلال کا انتخاب کیا جب اس نے اس کی نافذ کی۔ ایسا کرتے ہوئے، آدم نے اپنے آپ کو اور اس سے ٹھیک رہنے والی تمام انسانی نسل کو گناہ اور موت میں لے گیا۔ خداوند اپنے خاندان کو ہار گیا۔

مسیح یسوع زمین پر آئے تھے تاکہ گمشدہ انسانیت کو تلاش کریں اور بچائیں۔ انہوں نے صلیب پر جانا تاکہ گناہ کا خرچ ادا کریں اور راستہ کھولیں

تاکہ خدا وہ کر سکے جو اس کا ہمیشہ سے ارادہ تھا- گنہگار مردوں اور عورتوں کو مقدس بیٹے اور بیٹیوں میں تبدیل کریں اور ان کے ساتھ محبت کے تعلقات میں رہیں۔ آسمان کو وہ گمشدہ گناہگار جو توبہ کرتا ہے اس پر خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ یسوع میں اپنے پیدائشی منصوبے کو بحال کیا جاتا ہے۔

جب کھویا ہوا بیٹا گھر واپس آتا ہے

جب یسوع نے گمشدہ بھیڑ اور سکہ کی کہانیوں کا حوالہ دیا، تو اُس نے ایک تیسری کہانی بھی بیان کی جو ایک گمشدہ بیٹے کے بارے میں تھی۔ پہلی اور دوسری کہانیوں میں خدا کے مبعوث کو گمشدہ مردوں کو تلاش کرنے کا زور دیا گیا۔ تیسری کہانی میں، زور تبدیل ہوا کہ کیا ہوتا ہے جب ایک گمشدہ آدمی پایا جاتا ہے۔ یہ کہانی عموماً "مسرف بیٹا کی کہانی" کے طور پر جانی جاتی ہے (لوقا 15 باب 11 سے 32 آیت)۔

یسوع کے مطابق، ایک امیر آدمی کے دو بیٹے تھے۔ جوان بیٹا نے اپنے حصے کی مانگ کی اور جب وہ اسے حاصل کر لیا، گھر سے روانہ ہو گیا۔ وہ دور کی ایک ملک میں سفر کرتا رہا جہاں اس نے اپنے حصے کا سارا مال اڑا لیا۔ اس ملک میں سخت قحط کی صورت میں اس کے پاس کھانے کو بھی کچھ نہ رہا اور وہ سوروں کا

کھانا کھانے لگا

جب وہ اپنے حواس و پھند میں آیا، تو وہ کہنے لگا، 'میرے باپ کے مزدور مجھ سے زیادہ اچھی زندگی گزارتے ہیں اور یہاں میں بھوک سے مر رہا ہوں! میں " اٹھ کھڑا ہو کر اپنے باپ کے پاس چلا جاؤں گا اور کہوں گا: اے باپ، میں نے آسمان اور تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔ میں تیرا بیٹا بننے کے لائق نہیں رہا، مجھے اپنے باپ کے مزدوروں میں سے ایک بنا دو۔ 'وہ اٹھ کھڑا ہو کر اپنے باپ کی طرف چلا گیا " (لوقا 15 باب 17 سے 20 آیت، NIV)۔

لیکن وہ دور تک نہیں تھا کہ اس کے باپ نے اسے دیکھ لیا اور اسے اس پر ترس آیا وہ بھاگ کر اُس کے سامنے آیا"

اپنے بیٹے کے پاس جا کر اس کو گلے لگا کر اُسے چومنے لگا۔ بیٹے نے اپنے باپ سے کہا، 'باپ، میں نے آسمان اور تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔ میں تیرا بیٹا بننے قابل نہیں رہا۔ 'لیکن باپ نے اپنے نوکروں سے کہا، 'جلدی سے! بہترین پوشاک لاؤ اور اسے پہناؤ۔ اس کے انگوٹھے پر ایک انگوٹھی پہناؤ اور پاؤں میں جوتے پہناؤ۔ موٹا بچھڑا لاؤ اور اُسے ذبح کرو۔ ہم ایک تہوار منائیں اور خوشی منائیں۔ کیونکہ میرا بیٹا مر گیا تھا اور پھر زندہ ہوا ہے۔ وہ گم ہو گیا تھا اور پھر ملا ہے۔ 'تو وہ خوشی منانے لگے " (لوقا: 15 باب 20 سے 24 آیت۔، NIV)۔

دیکھیں کہ باپ نے اپنے واپس آنے والے بیٹے کے ساتھ کس طرح سلوک کیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو دیکھ لیا جب وہ گھر سے کچھ فاصلے پر تھا۔ باپ نے اُس کی تلاش کی تھی اور جب وہ لڑکے کو دیکھا تو اُس کا دل رحم اور ترس سے بھر گیا۔ اس کا دل اپنے بیٹے کے لئے بہت ڈوب رہا تھا۔ امیر آدمی اُسے ملنے کے لئے دوڑتے ہوئے اسکی طرف بڑھا۔ پھر اُس نے اُسے چوما۔ اصل زبان میں یہ تصور ہوتا ہے کہ باپ نے اپنے بیٹے کو بار بار چومتے ہوئے عظیم نرمی اور محبت کا اظہار کیا۔ بیٹے کی مذمت کے باوجود، باپ کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔

یاد رکھیں کہ یہ گندا، بدبودار بیٹا ہے - پھاڑی سے واپس آیا - جو اپنے باپ کے پیسے اپنی عیاشیوں میں ضائع کرتا ہے۔ وہ ایسا قسم کا شخص تھا جس کی وجہ سے فریسیوں نے یسوع کی تنقید کی تھی۔

بداخلاق بیٹا اپنے گناہوں کی بات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن باپ نے اُس کے بہت سے خلاف ورزیوں کا حوالہ نہیں دیا۔ آدمی کو معلوم ہوا کہ اس کا بیٹا اپنے کئے ہے عمال کی وجہ سے نہایت شرمندہ تھا۔ یہ وہ فریسیوں کو واضح کرتا تھا جو یسوع کی یہ کہانی سن رہے تھے۔ ان کو صاحب انتقام اور معادلت تک بخشنے کی ضرورت ہوتی تھی۔

پھر باپ نے نوکروں کو حکم دیا کہ اُس کے بیٹے کو ایک اعلی پوشاک، ایک انگوٹھی اور جوتے دیں۔ جو لوگ یسوع کی یہ کہانی سن رہے تھے

36

ان کے پاس آے سینکڑوں سال پہلے زکریا نامی نبی کی تحریروں کا آگاہ ہونا لازم ہوتا تھا۔انہوں نے خدا کی طرف سے ایک خواب دیکھا تھا جس میں کپڑے کا تبدیل ہونا گناہوں کے ہٹانے کی نشانی تھی (زکریا 3 باب 4 آیت)۔یسوع کے سامعین کو یہ معلوم تھا کہ انگوٹھی عزت واعزاز کا نشان ہوتے تھے۔ان کے سامعین کو یہ بھی علم تھا کہ جوتے آزادی کا رمز ہوتے تھے۔جب قیدیوں کو جنگی اسیری میں رہتے وقت ان کے جوتے اُتارے جاتے تھے،اور انکی آزادی کے وقت اُنہیں واپس کر دیئے جاتے تھے۔یسوع کی باتوں سے،وہ بیان کر رہا تھا کہ ایک گنہگار بیٹا اپنے باپ کی محبت کی بنا پر پوری طرح بحال ہوتا ہے اور وہ اپنی بیٹے کی حیثیت میں واپس لوٹتا ہے۔

یاد رکھیں کہ یسوع نے یہ کہانی سنانے کا منظر فریسیوں کو جو اسے گناہگاروں کے ساتھ تعلق رکھنے پر ملامت کرتے تھے کے جواب میں سنائی تھی۔عیسی کا پیغام واضح تھا۔ہر جماعتی اور ہر گنہگار جس کے یسوع کی زمین پر موجودیت کے دوران رابطہ کیا،خداوند کے لئے قیمت رکھتا ہے۔خدا کے بننے والے اور خدا کے پیارے بننے والے ہونے کا پتہ ہمیں یسوع کی باتوں کے ذریعے ملتا ہے۔وہ خدا ہیں اور وہ ہمیں خدا کا نمونہ دیتے ہیں،انہوں نے ہمیں تلاش کرنے اور ہر ایک کو بچانے کے لئے آئے تھے۔اگرچہ وہ گندے کپڑے کے میل میں گم ہو گئے تھے،لیکن یہ افراد خدا کی تخلیق ہیں اور خدا کی محبت سے محبت کرتے ہیں۔وہ صلیب کی قوت کے ذریعے بے گناہ بیٹے اور بیٹیوں میں تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ سب لوگ بھروسے یا عقائد کے بنا پر خدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔تمام خدا کی تخلیق ہیں جو خدا کے بیٹے بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں،لیکن وہ سب گنہگار ہیں۔اپنی صلاحیت کو پہچاننے کے لئے،آدمیوں کو باپ کے گھر لوٹنا ہو گا-گناہ سے توبہ کر کے اور مسیح کی خدشہ اور اُس کی قربانی پر ایمان لانے کے ذریعے۔ورنہ وہ اپنے موجودہ مقصد سے ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جائیں گے اور خدا سے ہمیشہ کے لئے الگ ہو جائیں گے۔

ہمارا گناہوں اور سرکشی کی جانب کا سفر ہمیں خدا کی محبت سے محروم نہیں کیا ہے۔یسوع کی باتیں اور اُن کے زمینی وزیر اعظمی اور صلیب کے کاموں سے واضح ہوتا ہے چاہے تم میلے میں ہوں یا گناہ میں،میں تم سے محبت کرتا ہوں۔اگر تم باپ کے گھر واپس آؤ گے اور مجھ پر ایمان لاؤ گے،میں تمہیں صاف کر دوں گا۔میں تمہیں کپڑے پہنا دوں گا۔

37

میں عدالت کے دن تمہیں ان سوچوں پر بحال کروں گا

بیٹے بننے کی مقام،عزت اور باعزت جس کے لئے میں نے تمہیں پیدا کیا تھا۔

میں گھر واپس آ گیا ہوں. پھر بھی مجھے مسائل کیوں ہیں؟

شاید آپ سوچ رہے ہیں: "میں نے گندگی سے نکل کر گھر واپس آ گیا ہوں۔ میں نے مسیح میں ایمان لا کر باپ کے گھر واپس آ گیا ہوں۔ پھر میرے پاس اتنے سارے مسائل کیوں ہیں؟" یہ اس لئے کہ یہی زندگی ہے ایک گناہوں سے متاثرہ دنیا میں۔ اگرچہ ہمارے دلوں نے گندگی سے راستہ منتخب کیا ہے، لیکن ہم ابھی بھی ایک گناہوں سے گہری ہوئی دنیا میں رہتے ہیں اور ایسے ماحول کی بنا پر سب مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خدا نے یسوع کے واپسی تک ہر اثرِ گناہ اور اس کے باعث پیدا ہونے والی فساد کو صاف کرنے کا انعام دیا ہے۔ لیکن یہ ابھی اس کی عمدہ توجہ نہیں ہے۔ خدا کی اصل توجہ اس دور میں مردوں اور عورتوں کے دلوں کو اپنے حکم پر لانے اور اس پر بھروسہ کرنے کی طرف موجود ہے، بلکہ گندگی کی گھوٹالے میں زندگی کو بہتر بنانا نہیں ہے۔

یاد رہے کے بری اولاد سے باپ کبھی بھی خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ چاہتا کے اسکا بیٹا برے کاموں سے باز آے. یہ- نہیں مطلب تھا کہ وہ اپنے بیٹے سے محبت نہیں کرتا تھا۔ لیکن باپ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ بیوقوفانہ اور بے فکر زندگی کو اس کے بغیر زندگی کو تجربہ کرنے کیلئے بر آمد کرے۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ اس کا بیٹا گھر واپس آئے۔

خدا اس وقت دنیا کی گندگی اور کیچڑ کو صاف کر کے بہتر نہیں بنا رہا ہے، یہ جزوی طور پر، چنانچہ مان سکتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ بشریت گناہ کے تباہ کن نتائج کو دیکھے۔ عبادت گاہ کے لوگوں نے میسر ہونے والی اس کے خاموشی پر خوفزدہ ہوتے۔ وہ لمحہ نہیں چاہتے تھے جب توبہ کرنے والے بیٹے کو پرانے حالت سے نکالا گیا تو وہ خوبصورت، پر سکون زندگی کا تجربہ کرے۔

حقیقت میں، خدا فعلی دور میں مکانات کو صاف کرنے اور بہتر بنانے کی خاطر مد نظر نہیں رکھ رہا ہے، کیونکہ اس کی بنیادی توجہ یہ ہے کہ انسان کے دلوں کو اپنے حکم پر لانے اور اس پر بھروسہ کرنے کی طرف لے آئے، نہ کہ گندے میں زندگی کو بہتر بنانے کی طرف۔

خدا کو لوگوں کے دکھ میں خوشی نہیں ہوتی، بلکہ اس کی امید یہ ہے کہ انسان جاگ جائیں اور اس سے پہلے وہ اس سے مد مقابل ہونے والے ابدی علیحدگی یعنی جہنم میں خدا سے علیحدہ ہونے کا تجربہ کریں

اس وقت، آپ پوچھ سکتے ہیں: "مجھے سمجھ آتا ہے کہ خدا اس زندگی میں افسوسناک حالات کے پیچھے نہیں ہے اور یہ کہ وہ اس کا خاتمہ صرف اس وقت

"کریں گے جب مسیح یسوع دوبارہ آئیں گے. لیکن کیا یہ یعنی ہے کہ اس کے پاس میری حالیہ مدد کے لئے کچھ بھی نہیں ہے ؟

بالکل نہیں. حالانکہ اس افسوسناک دنیامیں باپ کے گھر کی طاقت اور فراہمی تک رسائی حاصل کرنے کے لئے، آپ کو سمجھنا ہوگا کہ خدامیں کیاکام کرتا ہے جبکہ گھٹنے کے ساتھ حالات پیدا ہوتے ہیں. پھر جب وہ کام کرتا ہے تو آپ کو اس کے ساتھ کام کرنے کا ممکن بنانا ہوگا. ہم اگلے چند بابوں میں کہ کام کرتا ہے جبکہ سوال کا جواب دیتے ہیں

وہ کیا سوال

افراد نہ صرف "یہ کیوں ہوا؟" سوال کے ساتھ جوابوں کی مشکل کا سامنا کرتے ہیں بلکہ "خدا کیا کر رہا ہے ؟" سوال پر بھی دوڑتے ہیں۔افسوس کے ساتھ، خدا کے کام کے بارے میں بہت سی غلط معلومات ہیں جو زندگی کی مشکلات میں سے گزرتی ہیں۔اس حصے میں، ہم یہ کوشش کریں گے کہ یہ کیا سوال کے غلط جوابات کی شناخت کریں اور پھر بائبل کی روشنی میں صحیح جوابات فراہم کریں۔

غلط جواب: خدا موقعات کے ذریعے بات کرتا ہے۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ہمیں ہماری جسمانی حالتوں کے ذریعے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔اس لئے وہ اپنی پریشانی کو دیکھ کر نتیجے نکالتے کے سوالات کا جواب نہیں دے سکتے۔ کیوں یا کیا ہیں۔لیکن آپ اپنی صورتحال کو دیکھ کر کوئی بھی نتیجہ نہیں نکل سکتے.

- کیونکہ مشکل صورتحال خدا کی منظم کردار نہیں ہوتی ہیں، ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں ان کے ذریعے کوئی پیغام نہیں بھیج رہا ہے۔

"کیُونکہ ہم اِیمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔

2 کرنتھیوں 5 باب 7 آیت

اگر خدا ہمیں ہماری صورتحال کے ذریعے میں دکھاوا کرتے ہوئے معلومات اور راہنمائی ظاہر کرنا چاہتا، تو وہ ہمیں ہدایت کے خلاف ہوگا۔

- خدا ہمارے پاس اپنے لکھے گئے کلام کے ذریعے بات کرتا ہے۔ اس کلام کو ہمارے قدموں کی چراغ اور ہماری راہ کی روشنی کہا گیا ہے (زبور 119 اسکی 105 آیت)۔ "میرے بیٹے، اپنے باپ [خدا کے دیے ہوئے] حکمت کو مانتے رہو اور [خدا کی طرف سے] تیری والدین کی [تعلیم] قانون کو نہ چھوڑو۔.. جب تو جائے تو [تیرے والدین کے خدا کا کلام] تجھے لے چلے گا؛ جب تو سوئے تو یہ تجھے حفاظت کرے گا اور جب تو بیدار ہو تو یہ تجھ سے بات کرے گا۔ کیونکہ حکم ایک چراغ ہے، اور قانون کی پوری تعلیم روشنی ہے" (امثال 6 باب 20 سے 23 آیت)

سوال کا جواب دینے کی کوشش کی۔ ہر مرتبہ، وہ غلط نتائج کیا کتاب مقدس میں کچھ واقعات کی بات کی گئی ہیں جہاں لوگوں نے اپنی صورتحال کو دیکھ کر نکالتے رہے ہیں۔ ایک ایسی واقعت روایت ہوئی جب رسول پولس کو کشتی وہ اوران کے ساتھیوں نے سلامتی سے قریبی جزیرے تک تیراکی کی۔

"جب ہم پہنچ گئے تو جانا کہ اِس ٹاپُو کا نام مِلتے ہے۔

اور اُن اجنبِیوں نے ہم پر خاص مہربانی کی کیُونکہ مینہ کی جھڑی اور جاڑے کے سبب سے اُنہوں نے آگ جلا کر ہم سب کی خاطر کی۔

جب پولُس نے لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے آگ میں ڈالا تو ایک سانپ گرمی پا کر نِکلا اور اُس کے ہاتھ پر لپٹ گیا۔

جِس وقت اُن اجنبِیوں نے وہ سانپ اس کے ہاتھ سے لٹکا ہُوا دیکھا تو ایک دُوسرے سے کہنے لگے کہ بیشک یہ آدمی خُونی ہے۔ اگرچہ سُمندر سے بچ گیا تو بھی عدل اُسے جِینے نہیں دیتا۔

پَس اُس نے سانپ کو آگ میں جھٹک دِیا اور اُسے کچھ ضرر نہ پہنچا۔

مگر وہ مُنتظِر تھے کہ اِس کا بدَن سُوج جائے گا یا یہ مر کر یکایک گر پڑیگا لیکن جب دیر تک اِنتظار کیِا اور دیکھا کہ اُس کو کچھ ضرر نہ پہنچا تو اَور خیال کر کے کہ یہ تو کوئی دیوتا ہے۔"

اعمال 28 باب 1 سے 6 آیت

یہ جزیرے کے لوگ پولس کو بحر میں ڈوبنے سے بچتے ہوئے دیکھے، لیکن پھر دیکھا کہ ایک زہریلے سانپ نے اسے کاٹا ہے۔ انہوں نے تجزیہ کیا کہ وہ قتل عام کرنے والا ہے جو کشتی کے ہدف سے بچ گیا ہے، لیکن سانپ کاٹنے سے انصاف اب اس کے پیچھے آ گیا ہے۔ لیکن جب پولس کو ناک چھونے والی زہر کا کوئی اثر نہیں ہوا، تو جزیرے کے لوگ تسلی کرتے ہیں کہ شاید وہ خدا ہے۔ چند منٹوں میں، ان لوگوں نے پولس اور اس کے ساتھ ہونے والے واقعہ کے بارے میں مختلف نتائج نکالیں جو وہ دیکھ رہے تھے - اور دونوں نتائج غلط تھے۔

یہی طریقہ کچھ لوگ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ یقین کرتے ہیں کہ ان کی مشکل کی ہر تبدیلی خدا کا ان کے ساتھ بات چیت کرنے کا طریقہ ہے۔ ایک مثال پر غور کریں کسی کا عزیز ہسپتال کے بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ اس کا بلڈ پریشر زیادہ ہو جاتا ہے اور خاندان پوچھتا ہے: "خدا کیا کہہ رہا ہے؟" "خدا کیا کر رہا ہے؟" پھر اس شخص کا بلڈ پریشر بہت کم ہو جاتا ہے اور اس کے خاندان کا یہ رد عمل آتا ہے: "اب خدا ہمیں کیا دکھانا چاہ رہا ہے؟" خدا اس ہسپتال کے منظر کے ذریعہ کچھ بھی ظاہر نہیں کر رہا ہے۔ ان کی عزیز کے غیر مستحکم بلڈ پریشر خدا کا کوئی پیغام نہیں ہے۔ یہ بری حالت کی زندگی کے نتیجے ہیں جو ایک گناہ کے زیرِ زبر زمین میں ہوتی ہے۔

دوسرے معاملہ پر غور کریں۔ جب یشوع عبرانی لوگوں کو کنعان میں لے گئے، خدا نے انہیں حکم دیا کہ وہ ریاستوں کے ساتھ معاہدے نہ کریں۔ جب اسرائیل نے زمین فتح کرنا شروع کیا، ایک خاص گروہ، گبیونائٹس، نے اپنی نجات کے لئے دغابازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ قریب رہتے تھے، لیکن انہوں نے یشوع کو ایک سفیر بھیجا جو بہت دور سفر کرتا ہوا دکھائی دیتا تھا

تو انہوں بھی حِیلہ بازی کی اور جا کر سفیروں کا بھیس اپنایا اور پرانے بورے اور پرانے پھٹے ہوئے اور مرمّت کئے ہوئے شراب کے مشکیزے اپنے گدھوں پر لادے۔

<u>اور پاوں میں پُرانے پیوند لگے ہوئے جوتے اور تن پر پرانے کپڑے ڈالے اور ان کے سفر کا توشہ سوکھی پھپھوندی لگی ہوئی روٹیاں تھیں۔</u>

<u>اور وہ جلجال میں خیمہ گاہ کو یشوع کے پاس جا کر اس سے اور اسرائیلی مردوں سے کہنے لگے ہم ایک دُور ملک سے آئے ہیں سو اب تم ہم سے عہد باندھو</u>

یشوع 9 باب 4 سے 6 آیت

اسرائیل کے رہنماوں نے انہیں پیش کی گئی مادی ثبوت پر جائزہ لیا، مردوں کی کہانی کو قبول کیا اور گبیونائٹس کے ساتھ ایک بندش پر داخل ہو گئے - بالکل وہی چیز جو خدا نے ان سے کہی تھی کہ نہ کریں۔ دیکھیں کہ رہنماوں نے خدا کی بجائے اپنی صورتحال کا جائزہ لیا ہے: "اسی لئے اسرائیل کے رہنماوں نے ان سے روٹی دیکھی لیکن خدا کا رازمند ار نہیں کیا" (یشوع 9 باب 14 آیت، این ایل ٹی)۔ اس واقعہ میں ہم دوبارہ دیکھتے ہیں کہ جسمانی معلومات غلط معلومات دے سکتی ہیں اور خدا کے خود کے لوگوں کو گمراہ کر سکتی ہیں۔

آپ اپنی صورتحال کو اس کی روشنی میں نہیں دیکھ سکتے جو آپ دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں۔ کتاب مقدس ہی خدا اور اس کے کام کے بارے میں

ہماری واحد پوری طرح قابل اعتماد معلومات کی ماخذ ہے۔ آپ کو اپنے حالات کو خدا کے لکھے ہوئے کلام میں کہاں کے مطابق جانچنا ہو گا۔ ہم بعد کے ابواب میں کچھ مثالیں دیکھیں گے جو ظلماتی زندگی میں خدا کیسے کام کرتا ہے۔ یہ ہمیں ہماری خود کی صورتحال کا صحیح اندازہ لگانے میں مدد کریں گے

غلط جواب: حالات ہمیں خدا کی مرضی بتاتے ہیں

دوسروں کو یقین ہوتا ہے کہ خدا حقیقت میں حالات کے ذریعے اپنی مرضی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر کوئی واقعہ واقع ہوتا ہے، تو یہ خدا کی مرضی ہونی چاہئے۔ لیکن اس زندگی میں بہت سی چیزیں واقع ہوتی ہیں جو خدا کی مرضی نہیں ہوتیں۔ کچھ واقعات شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو لوٹیں، قتل کریں اور تباہ کریں۔ کچھ واقعات اس لئے پیش آتے ہیں کہ لوگ خدا سے بغاوت کرتے ہیں اور ناپسندیدہ کام کرتے ہیں۔

اور کچھ تکالیف اس گناہوں سے بھری دنیا میں ہوتی ہیں جبکہ یہ کام کابل مذمّت ہیں۔ (ضرورت کی صورت میں باب 1 کا جائزہ کریں)

کچھ سال پہلے، میں نے ایک گھریلو بائبل اسٹڈی میں حصہ لیا تھا۔ دو نوجوان لڑکیاں ایک شام شریک ہونے کا فیصلہ کرتیں ہیں، لیکن وہ کبھی نہیں پہنچتیں۔ بعد میں انہوں نے کہا کہ وہ گھر نہیں تلاش کر سکے تھے، جو ان کی نظر میں یعنی کہ یہ خدا کی مرضی نہیں تھی کہ وہ اس اسٹڈی میں حصہ لیں۔ تاہم، ان کی غیر موجودگی گھر تلاش کرنے کی خدا کی مرضی کا اظہار نہیں تھی۔ یا تو یہ عورتیں ہدایات کو ماننے میں ماہر نہ تھیں یا وہ گھر پہنچتے وقت غلط راستہ لے گئیں۔

نے اپنی حالات کو خدا کی مرضی تعین کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا۔ اگر ایسا کرتے، تو یہ انہیں اس بات کا خوش قسمتی ہے کہ ایک شخص نامی اُنیسِفرُس ممتاز برکتیں پولس کو جب وہ روم میں قید تھے، سے دور رکھتا۔

خُداوند اُنیسِفرُس کے گھرانے پر رحم کرے کیُونکہ اُس نے بہت دفعہ مجھے تازہ دم کیا اور میری قَید سے شرمندہ نہ ہُوا۔

بلکہ جب وہ روما میں آیا تو کوشش سے تلاش کر کے مُجھ سے مِلا

2 تیمتھیس 1 باب 16 سے 17 آیت

دھیان دیں کہ اُنیسِفرُس کو پولوس کو تلاش کرنے کے لئے شہر میں ڈھونڈنا پڑا۔ اگر وہ جوان خواتین کی طرح اپنے حالات کا تشریعاتی اندازہ لگاتے، تو

پولوس کو نہیں تلاش کر پاتے۔ اُنیسِفرُس کو یقین ہو جاتا کہ جب وہ پہلی جگہ جہاں اس نے تلاش کی تک نہیں پولوس کو دیکھا تھا، میں پولوس نہیں ہونے کا یقین کرتے، تو وہ چھوڑ دیتا۔

خدا ہمیں اپنی روح کے ذریعے اپنے لکھے ہوئے کلام کے مطابق رہنمائی کرتا ہے۔ لیکن یہ ایک اور دن کا سبق ہے۔ موجودہ نکتہ یہ ہے: آپ نہیں دیکھ سکتے کہ آپ کے حالات سے واقع ہونے والے سوال کا جواب دیں۔

آپ کو بائبل میں دی گئی معلومات کو دیکھنا ہو گا تاکہ آپ جان سکیں کہ خدا کیا کرتا ہے اور وہ کس طرح زندگی کے واقعات میں کام کرتا ہے۔

غلط جواب: خدا حالات کے ذریعے ہم پر کام کرتا ہے۔

کچھ لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا حقائقی حالات کے ذریعے ہمیں معلومات مہیا کرتا ہے۔ لہذا وہ اپنے مشکلات کا جواب اپنی صورتحال کے مطابق دیتے ہیں۔ تاہم آپ حقیقت میں نہیں ہو سکتے کہ کچھ وجوہات خدا کی مرضی ہوں۔

- کیونکہ دشوار حالات خدا کی تدبیر نہیں ہوتیں، ہم یقینی رکھ سکتے ہیں کہ وہ ہمیں ان کے ذریعے کوئی پیغام نہیں بھیج رہا ہے۔

اور مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ جِس نے تُم میں نیک کام شُرُوع کِیا ہے وہ اُسے یِسُوع مسِیح کے دِن تک پُورا کر دے گا۔

فلپیوں 1 باب 6 آیت

پَس اَے میرے عزِیزو! جِس طرح تُم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اُسی طرح اَب بھی نہ صِرف میری حاضری میں بلکہ اِس سے بہت زِیادہ میری غَیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہُوئے اپنی نجات کا کام کِئے جاؤ۔

کیُونکہ جو تُم میں نِیّت اور عمل دونوں کو اپنے نیک اِرادہ کو انجام دینے کے لِئے پَیدا کرتا ہے وہ خُدا ہے۔

فلپیوں 2 باب 12 سے 13 آیت

اب خُدا اِطمینان کا چشمہ جو بھیڑوں کے بڑے چرواہے یعنی ہمارے خُداوند یِسُوع کو ابدی عہد کے خُون کے باعث مُردوں میں سے زِندہ کر کے اُٹھا لایا۔

تُم کو ہر نیک بات میں کامل کرے تاکہ تُم اُس کی مرضی پُوری کرو اور جو کچھ اُس کے نزدِیک پسندِیدہ ہے یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے ہم میں پَیدا کرے جِس کی تمجِید ابدُالآباد ہوتی رہے۔ آمین

عبرانیوں 13 باب 20 سے 21 آیت

مگر جب ہم سب کے بے نِقاب چہروں سے خُداوند کا جلال اِس طرح مُنعکِس ہوتا ہے جِس طرح آئینہ میں تو اُس خُداوند کے وسِیلہ سے جو رُوح ہے ہم اُسی جلالی صُورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔

2 کرنتھیوں 3 باب 18 آیت

اِس واسطے ہم بھی بِلا ناغہ خُدا کا شُکر کرتے ہیں کہ جب خُدا کا پَیغام ہماری معرفت تُمہارے پاس پہنچا تو تُم نے اُسے آدمیوں کا کلام سَمَجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خُدا کا کلام جان کر قبُول کیا اور وہ تُم میں جو اِیمان لائے ہو تاثِیر بھی کر رہا ہے۔

1 تھِسلُنیکیوں 2 باب 13 آیت

اگر آپ یہ سمجھیں کہ خدا حالات کے ذریعے آپ پر کام کرتا ہے، تو آپ مستقل طور پر اپنے ماحول کو دیکھتے رہیں گے تاکہ خدا کی کارروائی کا پتہ چلائیں اور آپ غلط نتائج نکالیں گے، جیسا کہ پچھلے حصے میں ذکر کیا گیا۔

آپ ممکن ہے سوچیں: "کیا خدا امتحان کے طور پر مشکل حالات کو ہم پر نظم کرتا ہے، ہمیں سکھاتا ہے، پاک کرتا ہے اور ہمیں بہتر بناتا ہے؟" بلاشک خدا ہم پر امتحان لیتا ہے، ہمیں سکھاتا ہے، پاک کرتا ہے اور ہمیں بہتر بناتا ہے، لیکن وہ ایسا اپنے کلام اور اپنے روح کی مدد سے کرتا ہے، نا کہ مشکل حالات کے ذریعے۔ (ہر ایک اسباب کا مکمل جائزہ لینے کے لئے، "خدا اچھا ہے اور اچھا کا مطلب اچھا ہے" کے مطالعے کریں)

اب جب ہم نے چند غلط جوابات پر غور کیا ہے جو "کیا" سوال کے سوال کا ہیں، ہم بائبل کے مطابق اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔

کیا"سوال کا صحیح جواب درج ذیل ہے۔"

صرف اس بات کی وجہ سے کہ حالات ہمیں بتانے والے کہ خدا کیا کر رہا ہے، یہ یقین کرنا ممکن نہیں ہے۔ بائبل ہمیں بتاتا ہے۔ یہ شاید کسی خاص صورتحال کے بارے میں مخصوص تفصیلات نہیں دیتا، لیکن جب ہم خدا کی کلام پڑھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کس طرح ہر صورتحال میں کام کرتا ہے۔

بائبل بھری پڑی ہوئی ہے خدا کی عمل کے حوالے سے۔ جب مشکل وقتوں میں خدا بہت بڑے نتائج حاصل کرنے کے لئے کام کرتا ہے -اپنی جلال کو بڑھانے والا، بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا اور حقیقی برائی کے واقعات سے واقعی اچھائی کو۔ان کہانیوں میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خدا درج ذیل اصولوں کے مطابق کام کرتا ہے:

- خدا کا کام بہت سے امور غیر مرئی ہوتا ہے جب تک آپ حقیقی نتائج دیکھنے تک نہیں پہنچ جاتے۔ یہ کہ آپ کچھ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے کہ کچھ ہو رہا ہے۔
- خدا سب کچھ مناسب وقت پر کرتا ہے۔
- وہ عموماً کچھ مدت کے لئے برکت مؤخر کرتا ہے (مشکل کو فوراً ختم کرنے کی بجائے) جس سے لمبے عرصے میں، ہمیشہ کے لئے، دائمی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

49

- وہ انسانی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اپنے منازل کی خدمت کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔
- خدا حقیقی برائی سے حقیقی اچھائی پیدا کرتا ہے۔
- وہ آپ کو اس وقت تک گزارے گا جب تک آپ کو بچانے کا امکان نہیں ہوتا ہے۔ خدا آپ کو بہت مشکل حالات کے درمیان بھی کامیاب بنا سکتا ہے۔

یسوع ہمیں دکھاتے ہیں کہ خدا کیسے کام کرتا ہے۔

یسوع کا ردِ عمل کچھ صورتحال میں ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کیسے کام کرتا ہے۔ جب ہم یسوع (بشریت میں خدا) کے کیے گئے کاموں کو دیکھتے ہیں، ہم ان اصولوں کو عمل میں دیکھتے ہیں۔ ایک اچھی مثال اس بات کی تصدیق کرتی ہے جب یسوع نے روٹیاں اور مچھلیوں کو برکت دی۔ تورات کے مطابق ایک بہت بڑی تعداد میں عورتیں اور بچے، پانچ ہزار مرد پیچھے خداوند یسوع کے پیچھے دن بھر چلے آئے تھے۔

اور جب شام ہُوئی تو شاگرد اُس کے پاس آکر کہنے لگے کہ جگہ وِیران ہے اور وقت گُزر گیا ہے۔ لوگوں کو رُخصت کر دے تاکہ گاؤں میں جا کر اپنے لئے کھانا مول لیں۔

یِسُوع نے اُن سے کہا اِن کا جانا ضرُور نہیں۔ تُم ہی اِن کو کھانے کو دو۔

متی 14 باب 15 سے 16 آیت

شاگردوں کے پاس اتنی بڑی تعداد کے لئے کوئی رزق نہیں تھا۔ اس کے نتیجے میں، انہیں قلت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ وجہ ہے کہ سوال پیدا ہوتا ہے "دنیا میں کمی کیوں ہوتی ہے؟" غذا کی کمی آدم کی گناہ کے باعث زمین پر لگے لعنت کا حصہ ہے۔ "اُس خاص دن کیوں کمی ہوئی؟" کیونکہ کسی نے سامان کے کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنے ساتھ کھانے کی چیزیں نہیں لائی تھیں۔

پَس جب یِسُوع نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر دیکھا کہ میرے پاس بڑی بِھیڑ آرہی ہے تو فِلِپُّس سے کہا کہ ہم اِن کے کھانے کے لئے کہاں سے روٹیاں مول لیں؟۔

مگر اُس نے اُسے آزمانے کے لئے یہ کہا کیُونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ میں کیا کرُوں گا۔

یوحنا 6 باب 5 سے 6 آیت

مگر یسوع کا کوئی تعلق اس کمی سے نہیں تھا، لیکن اس نے اس کمی کو اپنے بارے میں اچھے کاموں کے لئے استعمال کرنے کا ایک راستہ دیکھا تھا۔ یسوع نے پہلے بھی انہیں سکھایا تھا کہ وہ جب اسے تلاش کرتے ہیں تو ان کے لئے آسمانی باپ ہے جو اپنے بچوں کو فراہمیاں دیتا ہے۔ ان کی سوال نے فلپس اور دیگر شاگردوں کو موقع دیا کہ وہ خدا اور اس کی وعدے میں اپنا ایمان ثابت کریں اور مضبوط کریں۔ وہ جواب دے سکتے تھے: "ہمیں نہیں پتہ کہ ہم کھانا کہاں سے لائیں گے، لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہماری مدد کرے گا۔"

بہت سے لوگ غلطی سے خیال کرتے ہیں کہ خدا زندگی کی مشکلات کو ہم پر آزمائش کے لئے قائم کرتا ہے۔ لیکن خدا کی آزمائش کبھی واقعہ خود نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی آزمائش حالت کے درمیان اس کی بات ہوتی ہے۔ یسوع نے اپنے الفاظ کے ذریعہ اپنے شاگردوں کی آزمائش کی ہے: کیا تم میرے بتائے گئے بارے میں اپنے باپ کے بارے میں یقین رکھو گے اس بڑی کمی کے سامنے؟

شاگردوں نے جو غلطی کی وہ بہت سے لوگ کرتے ہیں جب مشکلات کا سامنا کرتے ہیں - وہ یسوع کی گزشتہ ہدایات یاد نہیں رکھتے۔ انہوں نے اپنے مشکلات کے حل کو سمجھنے کی کوشش کی اپنے دیکھے جانے والے اشیاء پر نظر ڈال کر اور پھر استنباط کھینچتے ہوئے۔

فِلِپُّس نے اُسے جواب دِیا کہ دو سَو دِینار کی روٹیاں اِن کے لِئے کافی نہ ہوں گی کہ ہر ایک کو تھوڑی سی مل جائے۔

اُس کے شاگردوں میں سے ایک نے یعنی شمعُون پطرس کے بھائی اِندریاس نے اُس سے کہا۔

یوحنا 6 باب 7 سے 8 آیت

51

فلپس نے شروع کیا سوچنا کہ وہ اگر ان کے پاس کافی پیسے ہوتے تو ان کی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔ اندریاس نے وہی استدلال کیا جو واقعی مسئلے کا حل بن جاتا ہے - ایک چھوٹے بچے کے دوپہر کا کھانا۔ دونوں نے اپنے باپ کی وعدے کے بارے میں سوچا نہیں جو ان کی مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہے

خدا جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

یسوع پہلے ہی جانتے تھے کہ انہوں نے بھیڑ کے لئے روٹی کیسے فراہم کرنی ہے جب انہوں نے فلپس سے پوچھا تھا۔ تاہم، وہ اپنے شاگردوں کو نہیں بتایا کہ انہوں نے کیا سوچا ہے۔ اگرچہ شاگردوں کو خدا کی مخصوص اقدامات کا علم نہیں تھا، لیکن وہ یقین کر سکتے تھے کہ خدا ہمیشہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والا ہے، حتیٰ کہ وہ ہمیں بالکل تفصیلات نہیں بتاتا۔

یہ بھی نوٹ کریں کہ چاہتے ہوئے بھی یسوع نے فوراً کھانا فراہم نہیں کیا۔ کیونکہ خدا ٹھیک وقت پر کام کرتا ہے، ضروری نہیں کہ فوراً کرے۔ یسوع نے شاگردوں کو ہدایت دی کہ وہ سب کو گھاس پر بٹھائیں۔ بے شک، دس ہزار لوگوں کو بٹھانے میں کچھ وقت لگا ہوگا۔ جب سب بیٹھ گئے تو یسوع نے بچے کے روٹی اور مچھلی لی اور باپ کا شکر کیا۔ پھر انہوں نے بچے کے دوپہر کا کھانا اپنے شاگردوں کو دیا جو ہم پہاڑوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو تقسیم کرتے رہے

یِسُوع نے کہا کہ لوگوں کو بِٹھاؤ اور اُس جگہ بہت گھاس تھی۔ پَس وہ مرد جو تخمِیناً پانچ ہزار تھے بَیٹھ گئے۔

یِسُوع نے وہ روٹِیاں لِیں اور شُکر کر کے اُنہیں جو بَیٹھے تھے بانٹ دِیں اور اسی طرح مچھلِیوں میں سے جِس قدر چاہتے تھے بانٹ دِیا

یوحنا 6 باب 10 سے 11 آیت

52

جب وہ سیر ہو چُکے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہُوئے ٹکڑوں کو جمع کرو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو۔

چُنانچہ اُنہوں نے جمع کِیا اور جَو کی پانچ روٹِیوں کے ٹکڑوں سے جو کھانے والوں سے بچ رہے تھے بارہ ٹوکرِیاں بھرِیں۔

یوحنا 6 باب 12 سے 13 آیت

یہاں جو کچھ ہوا اور یہ حساب ہمیں دکھاتا ہے کہ خدا کس طرح کام کرتا ہے، اسے غور سے کریں۔ یسوع نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں۔ واضح طور پر یہ کھانے کو کافی نہیں تھا کہ لگ بھگ دس ہزار لوگوں کو کھلانے کے لئے۔ لیکن یسوع نے اپنے باپ کا شکر کیا۔ خدا سے کمی نہیں آتی، لیکن یسوع نے اسکا شکر کیوں کیا؟ کیونکہ اس نے جانا تھا کہ آسمانی باپ کے ہاتھوں کمی سے زیادہ کچھ ہو جائے گا۔ اسے علم تھا کہ خدا برکت سے حل نکالیں گے۔

یسوع نے کیوں وقت دیا کہ سب لوگ بیٹھ جائیں؟ وہ اس لئے نہیں کہ صرف خوراک کے دعا کریں اور تقسیم کریں۔ یسوع چاہتے تھے کہ سب بیٹھے رہیں

تاکہ سب دیکھ سکیں کہ بہت کم کھانا موجود ہے اور سب اسے اپنے آسمانی باپ سے برکت چاہتے ہوے دیکھیں کچھ ترتیب کے ساتھ سب نے دیکھا کہ کیا ہوا۔ جو کھانا جلدی ختم ہو جانا چاہئے تھا، وہ نہیں ختم ہوا۔ سب لوگوں کو معلوم تھا کہ خدا نے عجیب و غریب کام کیا تھا۔

اس بات کا مطلب نہیں ہے کہ شاگردوں نے جب اپنی مشکل کے ساتھ یسوع کے پاس آئے تو فوری نتائج نہیں دیکھے۔ یہ نہیں مطلب ہے کہ کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ یسوع کے پاس ایک منصوبہ تھا اور چیزیں منظم طریقے سے تشکیل میں آرہی تھیں۔ جب نتائج آخر کار ظاہر ہوئے، خدا کو سب سے زیادہ جلال ملا اور جتنے زیادہ لوگوں کو مدد ملی اور برکت پہنچی۔

خدا کی روزی اور نجات ہمیشہ تو فوری نہیں ہوتی، نہ کہ خدا چاہتا ہو کہ لوگوں کو مصیبت میں ڈالے بلکہ اس لئے کہ وہ دیکھتا ہے کہ وقت کے گزرنے سے صورتحال بہتر ہو گی۔ یہ اس کو زیادہ جلال دینے اور زیادہ لوگوں کو زیادہ اچھا کرنے کا وسیع ترین موقع ہو گا

۔ یاد رکھیں کہ اگرچہ یہ لوگ کھانے کے لئے انتظار کرنا پڑا، کسی کو بھوکا نہیں رہا، سب نے کافی کھایا اور کچھ لوگوں کے لئے رکھنے کے لئے کافی مقدار موجود تھا۔

خدا کام کرتے ہوئے

یسوع خدا ہیں اور ہمیں خدا کو دکھاتے ہیں، لہذا جب ہم اس صورتحال کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح سے سباد شاہت کرتے ہیں، تو ہمیں خدا کی کام کرنے کی خصوصیات پر نظر آتی ہے اور ہمیں سمجھ میں آتا ہے کہ وہ زندگی کے مشکلات کے درمیان کیا کرتے ہیں۔ یہ معلومات ہمیں مدد کر سکتی ہیں جب ہم زندگی کی پریشانیوں کا سامنا کرتے ہیں۔

صرف اس لئے کہ آپ اپنی مشکلات کا حل تلاش نہیں کر سکتے، یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔اور صرف اس لئے کہ آپ اپنی صورتحال میں کچھ ہونے کو نہیں دیکھ رہے، یہ مطلب نہیں ہے کہ کچھ نہیں ہو رہا ہے۔خدا نے پہلے ہی جب آپ کوششیں کرنے کے لئے دنیا بنائی تھیں تو ان چیلنجوں کے بارے میں جانتا تھا اور انہیں اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرنے کا ایک منصوبہ رکھا ہوتا ہے۔وہ پشتہ بستہ کام کر رہے ہیں یہی ہو رہا ہے۔یہ وہ جواب ہے جو کچھ سوال کے لئے ہو رہا ہے۔

اگلے دو باب ہمیں وہیں سوالوں کے درست جواب کو مزید سمجھنے میں مدد کریں گے۔ہم اصل زندہ لوگوں کی تجربات پر نظر ڈالیں گے جو اصل مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔جب ہم ان کی کہانیاں مطالعہ کریں گے، تو ہم دیکھیں گے کہ خدا نے ان کی زندگیوں میں کس طرح کام کیا ہے جیسے یسوع نے اپنے شاگردوں کی مدد کی جب ان کو ضرورت کے وقت میں مدد کی ضرورت پڑی تھی۔

یوسف کی کہانی

یوسف کی کہانی ایک مثال ہے کہ خدا زندگی کی چیلنجز کے ساتھ کیسے کام کرتا ہے۔خدا نے یوسف کی صورتحال میں اصولوں کے مطابق کام کرتے ہوئے خود کو زیادہ جلال دیا اور بہت سے لوگوں کو زیادہ اچھا کر دیا۔آئیں دیکھیں کہ خدا نے کیا کیا ہے۔

یوسف کے ساتھ کیا ہوا؟

ابراہیم کے بیٹے یعقوب کو خدا نے بارہ بیٹوں کا باپ بنایا۔یوسف، گیارہویں بیٹا، یعقوب کا پسندیدہ بیٹا تھا۔جب یوسف نوجوان تھا، خدا نے اسے عظمت کا

وعدہ کیا۔ یہ وعدہ اوراس کے والد کی ترجیح کی وجہ سے اس کے بھائیوں کو نفرت ہو گئی۔

جب یوسف سترہ سال کا تھا،اس کے بھائیوں نے اس کا قتل کرنے کی سازش بنائی لیکن بعد میں اپنے فیصلے بدل کر اس کو غلامی میں بیچ دیا۔ غلاموں کے تاجروں نے یوسف کو مصر لے گئے۔ فرعون، مصر کے بادشاہ، نے یوسف کو خریدااوراسے اپنے گھر کا حکم دیا۔ وہاں پوتیفر، فرعون کا افسر، نے یوسف کو خریدااوراسے اپنے گھر کی حکومت دی۔ اس دوران، پوتیفر کی بیوی نے جعلی طور پر یوسف کو زور زبردستی کے تہمت لگائی اور یوسف کو جیل بھیجا گیا۔

جیل میں یوسف نے دو دیگر قیدیوں سے ملنے کا موقع پایا،ایک بادشاہ کا کھانا بنانے والا اور دوسرا مے پیش کرنے والا،

جو فرعون کے لئے کام کرتے تھے۔ وہ اپنے بادشاہ کو ناراض کرنے کی وجہ سے قید میں تھے۔ وقت کے ساتھ، دونوں مردوں کو ان کی بحالی کے بارے میں خواب آئے لیکن یوسف نے ان کے خوابوں کی تعبیر کر دی۔ یوسف کے تشریحات کے مطابق، کھانا بنانے والے کو پھانسی دی جائے گی اور مے پیش کرنے والے کو اپنی بھرتی میں بحال کیا جائے گا۔ یوسف کی پیشگوئیوں کی تعمیل ہو گئی۔ کھانا بنانے والا مر گیا اور مے پیش کرنے والے کو اپنی نوکری میں بحال کیا گیا۔

مے پیش کرنے والا یوسف کو دو سال تک بھول گیا، جب تک فرعون کو ایسے خواب نہیں آئے جن کی تعبیر کو کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا۔ مے پیش کرنے والے کے کہنے پر، فرعون نے یوسف کو دارالحکومت بلایا، جہاں یوسف نے خوابوں کی صحیح تعبیر کی طور پر بھوک کے ایک آنے والی قحط کی پیش گوئی کی۔ خوابوں نے بیس سال کی بہترین نمائش کی پیشگوئی کی ہے اور پھر بیس سال کی بڑی قحط کی۔ یوسف کی تعبیروں کے جواب میں، فرعون نے انہیں بھوک کے شروع ہونے سے پہلے کھانے کی حفاظت میں رکھنے اور بعد میں معیشتی اشیاء کی تقسیم کرنے کا ذمہ دار بنایا۔ یوسف اس وقت تین دہائی سال کے تھے۔

یوسف نے کامیابی سے اجتماعی اور تقسیمی پروگراموں کو ڈیزائن اور لاگو کیا۔ جب مصر اور اطرافی ممالک قحط کا سامنا کر رہے تھے، وہاں متاثرہ لوگوں کو کھانا کھانے کے لئے کافی مقدار میں کھانا ملتا تھا۔ یوسف کے بھائی بھی ان میں شامل تھے جو اس کی مدد کے لئے اس کے پاس آئے تھے۔ آخر کار اس کے والد، بھائی اور ان کی بیویاں اور بچے مصر میں رہنے کیلئے وہاں پہنچ گئے۔ یوسف کی مکمل کہانی تورات کی پیدائش 37-50 میں درج ہے

یہ کیوں ہوا؟

یوسف کے مصائب نے کچھ لوگوں میں "کیوں" کے سوال کو پیدا کیا ہے۔ یوسف کے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ ہم جانتے ہیں کہ یہ مصیبتیں خدا کی جانب سے نہیں آئیں۔ پہلے بات یہ ہے کہ یسوع - جو خدا ہیں اور ہمیں خدا کو دکھاتے ہیں - کسی کو بھی یوسف کے بھائیوں کی طرح نہیں سلوک کرتے تھے۔ لہذا، یوسف کے مصائب خدا کا کام نہیں ہو سکتے تھے۔ دوسری بات، خدا نے آخر کار اسے اس کے مصائب سے نجات دلوائی (اعمال 7 باب 9 سے 10 آیت

خدا لوگوں کو، سیدھے یا بالواسطہ، مصیبتوں میں مبتلا نہیں کرتا

56

صرف اس کے بعد یہ لوگوں کو بچانے کے لئے مدوزبہ کرتا ہے۔ یہ خود میں تقسیم شدہ گھر ہوتا ہے۔

یوسف کے تجربات میں شیطان کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ بائبل کہتی ہے کہ شیطان قاتل اور جھوٹا ہے جو لوگوں کو چھیننے اور نگلنے کی کوشش کرتا ہے (یوحنا 8:44؛ یوحنا 10:10؛ 1 پطرس 5:8)۔ یہی وہ چیز تھی جو یوسف کے بھائیوں نے اس کے ساتھ کیا۔ انہوں نے اس کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، پھر اسے غلامی میں بیچ دیا اور اپنے باپ کو بتایا کہ کچھ ایسا ہوا ہے جو حقیقت نہیں تھی۔ پوتیفر کی بیوی نے بھی یوسف کے بارے میں جھوٹ بولا اور نتیجتاً اس نے اس کی زندگی کے کئی سال چھین لیے۔

کیا شیطان نے براہ راست یوسف کی پریشانیوں کو ترتیب دی؟ بائبل اس کا کہنے والا نہیں ہے اور یہ واقعی اہم نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے فصل 1 میں ذکر کیا، شیطان لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان کو یوسف کے بھائیوں اور راستے میں گزرنے والے تمام لوگوں تک رسائی تھی جن کی فتح کی فطرتی خصوصیات اور نا اعادتی ذہنیں تھیں۔

ایک سلسلہ وار آزاد اعمال جن کو شیطان کا اثر تھا نے یوسف کی بد قسمتیوں کو پیدا کیا۔ یہ تکالیف اس پر بوجھ آئے کیونکہ یہی زندگی گناہوں سے لبریز زمین میں ہوتی ہے

خدا کیا کر رہا تھا؟

ہم یوسف کی کہانی سے دیکھ سکتے ہیں کہ خدا نے انسانی اختیارات کے نتائج کو اپنی جلال اور بہتری کے لئے زیادہ سے زیادہ بڑھایا، حتیٰ کہ وہ اختیارات تھے جن کو خدا نے منظور نہیں کیا یا ترتیب نہیں دیا تھا۔ لیکن وقت کا تعلق تھا۔ خدا نے عجلت کر کے کچھ عمرانی برکت (یعنی یوسف کی مشکلات کو اس کے شروع ہونے کے دن ختم کرنا) کو طویل مدتی دائمی نتائج کے لئے ملتوی کیا۔ درج ذیل مثالوں کو غور سے دیکھیں:

- خدا نے یوسف کو واضح طور پر یہ بتا سکتا تھا کہ اس کے بھائیوں کا کیا ارادہ تھا لیکن، جہاں تک ہم جانتے ہیں، اس نے ایسا نہیں کیا۔ یہ معلومات یوسف کی مشکلات کو حل نہیں کرتی تھیں

مسئلے پیدا کرنے کی وجہ سے خدا نے یوسف کو خوبصورتی کے ساتھ بچھایا۔ ان بھائیوں کے دلوں میں نفرت اور قتل کی خواہش باقی رہتی تھی، جو مستقبل کے لئے پیچیدہ مسائل کی بنیاد بناتی تھی۔

- اگر خدا اس وقت تدخل کرتا تو یوسف مصر نہیں آتا اور غذا تقسیم کرنے والے پروگرام کے ذمہ دار نہ بنتا، اور وہ اور اس کا خاندان قحط کے وقت بھوک میں تباہ ہو سکتے تھے۔ اگر وہ تباہ ہو جاتے تو خدا کے عزیز اور بندوں کے لئے ارادہ نافذ نہ ہو پاتا، کیونکہ یسوع مسیح کی خاندان اسی خاندان کے ذریعے دنیا میں آئے تھے (ابراہیم کے نسلوں کے ذریعے)۔

- خدا نے یوسف کے بارے میں پوتیفر کی بیوی کی جھوٹے الزامات پر تدخل نہیں کیا کیونکہ وہ دیکھ سکتا تھا کہ اس کے اختیارات کہاں لے جائیں گی۔ یوسف کی روزگاری بیوی کی جھوٹ کی وجہ سے قید ہو گئی۔ لیکن یہیں پر وہ ان بندوں سے ملے جنہوں نے پھر اسکی رہائی کے لئے کام کیا تھا۔

- بعد میں مے پیش کرنے والے کو قید سے رہا کیا گیا۔ لیکن دو سال گزر گئے جب تک اسے یاد نہ آیا کہ اس نے فرعون کے سامنے یوسف کے بارے میں بات کرنی ہے اگر درست وقت پہ آتی تو یوسف کو قید سے رہا کیا جا سکتا تھا، لیکن اس کو ترقی کا کوئی سبب نہیں ہوتا۔ وہ مصر میں بھٹک گیا یا غائب ہو گیا ہو سکتا تھا اور شاید قحط کی وجہ سے مر جائے گا۔ دونوں صورتوں میں وہ غذا کے پروگرام کے ذمہ دار نہ بنتا۔

خدا نے یوسف کے ساتھ کی گئی بدی سے بہت بڑی خوبی کی بنیاد رکھی۔ اس نے اپنے خاندان کو خوراک فراہم کرنے کی صلاحیت حاصل کی اور اس کے نتیجے

میں یسوع مسیح آنے کا راستہ بنا۔ یوسف کے منصوبے نے دوسروں کو قحط کی وجہ سے بچایا

بھوک اور بہت سے لوگوں نے سنا کہ ایک سچے خدا کے بارے میں جب کہ وہ اپنی تکلیفوں کے دوران خدا کو تسلیم کرتا تھا۔ مثلاً:

- جب یوسف نے پوتیفر کے گھر میں نوکری کی، پوتیفر، مصر کے معبودوں کے پرستار، سمجھ گیا کہ قادر مطلق خدا یوسف کے ساتھ ہیں (پیدایش 39 باب 3 آیت)۔
- یوسف جب قید خانے میں تھا تو اس نے خدا کو تسلیم کیا جو اس کو کھانے والے اور مے پینے والے کے خوابوں کی درست تعبیریں دیتا تھا۔ اسی وجہ سے بہت سے مصری معبودوں کے لوگوں نے صرف ایک طاقتور خدا کے بارے میں سنا (پیدایش 40 باب 8 آیت)۔
- جب یوسف نے فرعون کے پریشان کن خوابوں کی تشریح کرنے کی صلاحیت دیکھی، تو وہ خدا کو شکریہ ادا کرتا رہا۔ بادشاہ نے سمجھا کہ خدا کام کر رہا ہے: ""یہ (یوسف) ایک انسان ہے جسے خدا کا روح آباد کر رہا ہے (پیدایش 41 باب 38 سے 39 آیت، NLT)۔
- قحط کے سالوں میں بہت سے ممالک خوراک کے لئے مصر آئے۔ شاید بہت سے لوگ انہیں بتایا گیا کہ مصر کے پاس کچھ خوراک کیسے تھی جبکہ دوسرے کسی کے پاس نہ تھی (پیدایش 41 باب 57 آیت)۔

خدا نے یوسف کو اپنے مصیبت کے دوران کبھی بھی چھوڑا نہیں۔ بلکہ اس نے یوسف کی حفاظت کی اور اسے بہت مشکل حالات کے درمیان ترقی دی۔ یہ مثالیں دیکھیں:

یوسف نے پوتیفر کے گھر پہنچتے ہی جب وہ نوکر تھے تو تیزی سے ترقی کی۔ پوتیفر نے یوسف کو گھرانے کی پوری ذمہ داری دے دی۔ "لیکن خدا یوسف کے ساتھ تھا اور وہ [نوکر ہونے کے باوجود] کامیاب اور کامیاب شخص تھا۔۔۔ (وہ) اپنی (پوتیفر کی) نظر میں پسندیدہ ہو گیا۔۔۔

پیدایش 39 باب 2 سے 4 آیت،) "اور (اس کے مالک نے) اسے اپنے گھر کا نگران بنا دیا اور اس نے اپنی تمام چیزوں کو یوسف کی ذمہ داری میں دیا

AMP)۔

بلا تفریق بلکہ بالعموم قانونی روایت کے تحت بلعمومیت اغواء کی سزاموت تھی۔یوسف پراس جرم کاالزام لگا،لیکن فرعون نے اس کوانتقام کی بجائے سیاسی قیدیوں کے لئے قید خانے میں حکم دیا۔

- یوسف کو قید خانے میں زنجیر میں رکھا گیا۔لیکن خدانے ان زنجیروں سے اس کو نجات دی اوراسے بڑی ذمہ داری کی مقام میں رکھا-گیروے کی پوری ذمہ داری۔اور جب فرعون کے کھانے والااور نان بنانے والا آئے،یوسف نے خودان کی خدمت کی۔

- یوسف نے فرعون کے خوابوں کی تشریح کرنے کے بعد،فرعون نے یوسف کو مصر میں دوسرابڑاعہدہ دیا۔فرعون نے اسے کہا،"صرف میری درجہ بندی تمہاری سے بالاہوگی"

پیدایش41باب40آیت(NLT)۔

یوسف کے مصائب کے حوالے سے یوسف کانقطہ نظر

فرعون نے یوسف کوایک بیوی بھی دی اور وہ مصر میں ایک خاندان بنا۔یوسف کے بچوں کے نام ہمیں واضح ادراک دیتے ہیں کہ یوسف نے خدا کی مدداور روزگار کے بارے میں کیا سوچا ہوا تھا جب وہ اپنی مشکلات کا سامنا کر رہا تھا۔

اور یُوسُفؔ نے پہلوٹھے کانام مَنسّیؔ یہ کہہ کرر کھاکہ خُدانے میری اور میرے باپ کے گھر کی سب مُشقت مُجھ سے بُھلادی۔

اور دُوسرے کانام اِفرائیِم یہ کہکرر کھاکہ خُدانے مجھے میری مُصیبت کے ملک میں پھلدار کیا

پیدایش41باب51سے52آیت

ہر بار جب یوسف اپنے بچوں کے نام بولتے تھے،وہ اعلان کرتے تھے کہ خدانے ان کوتکلیف بھرے یادوں کودور کر دیاہے اوراسے ایک زندگی دی ہے جو پہلے دردناک ملک میں رنج وغم کی جگہ میں بہتری کاموقع بن گئی ہے۔یوسف کوایسی پرامنی اور کامیابی حاصل ہوئی کہ جب اس کے بھائی مصر آکر کھانے

: کے لئے آئے، وہ انہیں یہ کہنے کے قابل تھے

اور اس بات سے کہ تم نے مجھے بیچ کر یہاں پہنچوایا نہ تو غمگیں ہو اور نہ اپنے اپنے دل میں پریشان ہو کیونکہ خُدا نے جانوں کو بچانے کے لئے مجھے تم سے آگے بھیجا۔

اِس لئے کہ اب دو برس سے ملک میں کال ہے اور ابھی پانچ برس اور ایسے ہیں جن میں نہ تو ہل چلیگا اور نہ فصل کٹیگی۔

اور خُدا نے مجھکو تمہارے آگے بھیجا تاکہ تُمہارا بقیہ زمین پر سلامت رکھے اور تُمکو بڑی رہائی کے وسیلہ سے زندہ رکھے۔

پیدائش 45 باب 5 سے 7 آیت

جب یوسف نے کہا کہ خدا نے اسے مصر بھیجا تھا، تو یہ نہیں مطلب تھا کہ خدا نے اس کی مصیبتوں کا سبب بنایا تھا۔ بلکہ وہ اس بات کو بیان کر رہا تھا کہ خدا اپنے کائنات اور انسانی اختیار پر کتنا قابض ہے۔ خدا نے اس کو کسی بھی امر کا سبب نہیں بنایا، لیکن اس نے اس کو استعمال کیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ خدا پہلے سے ہی جانتا تھا کہ یوسف کے بھائی اس پر کیا کارروائی کریں گے اور وہ ان کے اختیارات کو اپنے منصوبے میں شامل کرتا ہے۔ یوسف کے بھائیوں نے اس پر بڑا شرارتی حملہ کیا جب وہ اس کو غلامی میں بیچ دیا۔ لیکن خدا نے ان کے شریر اختیارات کو آخر کار یوسف کو مصر میں طاقتور مقام تک پہنچانے کے لئے استعمال کیا۔ اس کے نتیجے میں، بہت ساری جانیں بچائی گئیں اور ہزاروں لوگوں نے سچے خدا، یعنی واحد حقیقی خدا کے بارے میں سنا۔ یہی خدا کا منصوبہ تھا۔

اپنے تجربات کو یاد کرتے ہوئے، یوسف کو وضاحت سے دکھائی دیتا تھا کہ خدا بہت عظیم ہے، وہ شریر کارروائیوں کو جو اس کا کام نہیں تھیں بھی لے کر ان کو اپنے منصوبوں کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ ان سب کے بعد، یوسف اپنے بھائیوں کو بتا سکتا تھا :

تُم نے تو مُجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن خُدا نے اُسی سے نیکی کا قصد کیا تاکہ بہت سے لوگوں کی جان بچائے چنانچہ آج کے دِن اَیسا ہی ہو رہا ہے

پیدائش 50 باب 20 آیت

یوسف کی زندگی میں خدا نے کیا کیا؟ وہ پردے کے پیچھے کام کرتا رہا اور انسانوں کے اختیارات کو اپنے منصوبوں کے لئے استعمال کیا۔ خدا کا وقت بالکل مکمل تھا۔ وہ فوری طور پر برکت کو ملتا تاکہ دیر طویل نتائج کے لئے (فوری نجات) کو ترجیح دیں۔ خدا نے یوسف کو اس حد تک بچایا جب تک وہ اسے باہر نہیں

لے آیا اور یوسف کو بہت سخت حالات کے تحت ترقی کرانے کیلئے موقف بنایا۔ خدا نے حقیقی برائی سے حقیقی نیکی کو نکالا اور اپنی بے حد جلال کو بھی زیادہ کیا، اسی طرح بے شمار مرد و عورتوں کو نیکی دی جبکہ وہ اپنے دائمی نجات منصوبے کو عملی شکل دیتا تھا۔

یہی وہ جواب ہے جو یوسف کی کہانی میں "کیا" سوال کا جواب ہے

62

موسیٰ اور اسرائیل کی کہانی

موسیٰ اور بنی اسرائیل کی کہانی جو مصر سے نکل کر اپنے وطن کنعان کی طرف مسافرت کی گئی، ہمیں زندگی کی مشکلات میں خدا کی کام کرنے کی بہترین تشریح فراہم کرتی ہے۔ اس بیان میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے ان کے لئے وہی کام کیے جو انہوں نے یوسف کے لئے کیے تھے

کہانی شروع ہوتی ہے

یوسف کے دور میں، اسرائیل کا نئے تشکیل پانے والا قومیت، یعنی سولہ ساٹھ لوگ، بھوک سے نمٹنے کے لئے مصر چلی گئی۔ وہاں بسنے کے بعد وہاں انہیں کامیابی ملی۔ وقت گزرتے گیا، یوسف علیہ السلام اور ان کی نسل ختم ہوگئی، لیکن ان کے آفریدیوں کے بہت سارے بچے اور نواسے تھے۔ "حقیقت میں، وہ اتنی تیزی سے متفرق ہوئے کہ جلد ہی زمین بھر گئے" (خروج 1:7، NLT)۔

مصریوں نے اس تیزی سے ہونے والی تبدیلی کا خوف کیا۔ جب ایک نئے بادشاہ کی حکومت شروع ہوئی جو یوسف یا اس کے کاموں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا، وہ خبیثی سے عبرت ناک طور پر یہودیوں کو غلام بنا دیا۔

خدا کے لوگوں نے غلامی میں گر پڑے کیونکہ یہ زندہ جہاں میں رہائش ہے۔ گردہ ہوئے انسانوں کی کیفیت ہے کہ وہ دوسروں پر حکمرانی کریں۔ شیطان اس تحریک سے گزارش کرتا ہے اور لوگوں کو آزادی کے بجائے ایک دوسرے کو غلام بنانے کی اثرات اندرج کرتا ہے۔ اس خراب دنیا میں، شیطان کے زیر اثر ہونے والے گردہ ہوئے انسانوں کے آزادانہ انتخابات کے نتیجے میں تباہ کن نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہی واقعہ اسرائیل کے ساتھ ہوا۔

63

بہت سخت معیشتی حالات کے باوجود،اسرائیلیوں کی تعداد بڑھتی رہی۔تو فرعون نے یہودی مڈوائفزاور اپنے لوگوں سے حکم دیا کہ اسرائیلیوں کے نو پیدا ہونے والے لڑکوں کو نیست و نابود کر دیں۔"بلکہ مصریوں نے ان کو زیادہ تکلیف دینے کی وجہ سے یہودیوں نے اور بڑھ گئ خروج 1 باب 12 آیت،) ۔خدا اپنے لوگوں کو مشکلات کے دوران بھی کامیاب بنا سکتے ہیں(NLT

اس دوران، موسیٰ ایک عبرانی جوڑے کے پاس پیدا ہوا۔وہ اسے موت کے خطرے سے بچانے کے لئے تین ماہ تک چھپا رکھا۔جب اس کی والدین اسے مزید چھپانے نہیں سکے، تو وہ اپنے خدا پر بھروسہ رکھ کر اسے نیل کی دھاری پر چھوٹی سی پانی کی ٹوکری میں رکھ دیا۔فرعون کی بیٹی نیل کے کنارے سینچ کے بانسے کی بجتی ہوئی نازک پتوں کے درمیان موسیٰ کو پایا اور اسے اپنا بیٹا قبول کر لیا۔موسیٰ کی بہن مریم، جو دور سے ٹوکری کی نگرانی کر رہی تھی، مصری شہزادی کے پاس آئی اور اس کو پیٹ کے لئے ایک دودھ پلانے والی آیا تلاش کرنے کا پیشکش کیا۔شہزادی راضی ہو گئی اور مریم نے ننھا بچہ اپنی ماں کے پاس لے گئی۔موسیٰ کی ماں نے اپنے بیٹے کی دیکھ بھال کی جب تک وہ دودھ پینے کی عادت نہ بن جائے۔پھر اسے فرعون کی بیٹی کو سپرد کر دیا گیا۔

خدا نے اس مشکل اور خطرناک ماحول کے درمیان حقیقی برا کو حقیقی اچھا کیا۔رب نے وہی چیز جو یہودی بچوں کو تباہ کرنے کیلئے کام کر رہی تھی۔یعنی مصر۔ وہی آلہ بنا دیا جو اس نے موسیٰ کی جان بچانے کے لئے استعمال کیا۔جب فرعون کی بیٹی نے موسیٰ کو نیل کی دھاری سے نکالا، تو وہ مصر کا محفوظ شہزادہ بن گیا۔موسیٰ نہ صرف زندہ رہا ہی نہیں بلکہ اسے اپنی ماں کی خدا پرستانہ تاثر بھی بچپن میں ملا۔پھر جب وہ موسیٰ کو شہزادی کو واپس کر دیا گیا، جبکہ وہ شہزادی کا "بیٹا تھا، اسے ایک تربیت دی گئی جو اگر وہ یہودیوں کے درمیان بالگرامی کے طور پر بڑھتا تو نہ ملتی۔"

(اعمال 7 باب 22 آیت،)

64

جب موسیٰ بالغ ہوا، وہ اسرائیلیوں کی طرف کشیدگی محسوس کرتے تھے۔لیکن چالیس سال کی عمر میں، ایک مصری کو قتل کر دیا جو ایک یہودی غلام کو زیادتی کر رہا تھا۔موسیٰ نے مصر کو چھوڑ کر بھاگا اور چار دہائیوں کو عرب ملک میں واحد رہنے کے مدینہ میں گزارے۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو مجبور نہیں کیا تھا کہ وہ مصری کو قتل کرے اور مصر چھوڑ دے، لیکن وہ موسیٰ کے کاموں کو استعمال کیا اور انہیں اپنی کامیابی کے منصوبے میں شامل کیا۔

خدا نے موسیٰ کو چن لیا تھا کہ اسرائیلیوں کو اپنے وطن کی طرف لے جائے۔لیکن مصری کو قتل کرنے میں اس کی احساسیت نے ظاہر کیا کہ وہ ابھی تک

ایک بڑی سنگت کے مشکل مجموعے کو رہبری کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ موسیٰ کو ایک بڑے گروہ مشکل افراد کو خطرناک سفر پر لے جانے کیلئے طبعی خصوصیات کو ترقی دینے کے لئے وقت کی ضرورت تھی۔ یہ خصوصیات کی ترقی کا وقت مدینہ میں ہوا۔ وہیں پر موسیٰ نے، جو کہ ایک محل میں پرورش یافتہ تھا، صحرا میں رہنے کا طریقہ سیکھا۔ اسے وہ دقیق تربیت حاصل ہوئی جو خدا کے منصوبے کو پورا کرنے کے لئے ضروری تھی، یعنی اپنے قوم کو صحرائی جنگلوں سے گزار کر کنعان تک رہنمائی کرنا۔

سب سے بہترین طریقہ

جب موسیٰ اپنی قسمت پوری کرنے کے لئے مصر واپس آئے، تو اس کی عمر اٹھسٹھ سال تھی۔ وہ فرعون کے پاس گئے اور یہودیوں کو غلامی سے آزاد کرنے کا تقاضا کیا۔ فرعون نے انکار کیا۔ مصریوں کو نو ماہوں کے دوران ایک سلسلہ وار تباہیوں کا سامنا کرنا پڑا، تب فرعون نے اقرار کیا کہ وہ اسرائیلیوں کو آزاد کریں اور انہیں مصر چھوڑنے دیں۔ ان کی کنعان کی طرف روانگی شروع ہوگئی۔

خدا کو دو راستے تھے جن کے ذریعے اسرائیل کو اپنے گھر کی طرف راہ دکھا سکتے تھے - فلسطینیوں کی راہ اور سائنائی پیننسلا کے ذریعے برفانی راستہ (خروج 13 باب 17 سے 18 آیت -)۔ پہلے راستے پر فلسطینی قبیلے کے بلوا میں ایک لڑاکو قبیلہ بسا ہوا تھا جو بت پرستی کرتا تھا۔ دوسرا راستہ پہاڑی علاقہ تھا جو خشک اور پہاڑ دار تھا، جہاں قلندروں کی بلندیاں 7400 فٹ تک پہنچتی تھیں اور سالانہ کم سے کم 8 انچ بارش ہوتی تھی

دونوں راستوں پر سفر بہت مشکل تھا، چونکہ آدم کے پہلے گناہ کے اثرات کی بنا پر ہوتا تھا۔ آدم کی نافرمانی نے انسان میں ایک گناہی فطرت پیدا کی ہے جو دیگر لوگوں کو فتح کرنے پر مشتمل قبائل پیدا کرتی ہے - جیسا کہ فلسطینی راستے پر ایک قبیلہ تھا۔ بیابانی راستہ بیابان سے گزرتا تھا۔ بیابانی علاقوں اور ان کے خلافیتوں کا وجود آدم کے گناہ کے وقت زمین پر موت کے لعنت کی بنا پر تھا۔

خدا نے نہیں چاہا کہ دونوں راستوں پر مشکلات پیدا ہوں، لیکن انہوں نے جانا تھا کہ کونسا راستہ زیادہ نتائج پیدا کرے گا۔ وہ اسرائیل کے لئے بہترین طریقہ منتخب کرتے تھے - سیناء بیابان سے گزرنے والا راستہ - اور ان کا منصوبہ تھا کہ اس راستے کو استعمال کرکے اسرائیل کو بہترین نتائج پیدا کریں اور خود کو بڑی شان سے آلودہ کریں۔

مصر کی فوج طاقتور تھی اور مصر اور کنعان کے درمیان فاصلہ زیادہ دور نہیں تھا۔ جب اسرائیلیوں کو کنعان میں بست کر دیا گیا، مصری فوج ان کے لئے لاگو خطرے کا ایک مستقل ماحول بن جاتی تھی۔ خدا نے اس خوف کو ختم کرنے کا طریقہ دیکھا تھا۔ خدا جانتا تھا کہ فرعون اسرائیلیوں کو غلامی سے آزاد کرنے

کے بارے میں اپنے راہ بدلے گا۔ فرعون نے اپنی سپاہیوں کو نئے آزاد شدہ غلاموں کے پیچھے بھیجا، یقین کرتے ہوئے کہ انہیں بیابان کے کنارے پانی کے کنارے پھنسا ہوا ہو گا۔ جبکہ مصری اپنے پیچھے اسرائیلیوں کو پیچھے دوڑتے ہوئے، خدا نے سمندر کی موجوں کو جھٹکے دیئے اور اسرائیل کو خشکی زمین پر چلنے دیا۔ جب مصری سپاہی ان کے پیچھے آنے کی کوشش کیں، پانی ان پر چڑھ گیا اور وہ تباہ ہو گئے۔

اس واقعے سے بہترین نتائج پیدا ہوئے۔ خدا نے نہ صرف اسرائیل کے لئے ایک حقیقی خطرے کو ختم کیا، بلکہ سمندر کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے عمل نے اسرائیلیوں پر بہت زوردار اثر ڈالا

<u>اور اسرائیلیوں نے وہ بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دِیکھی اور وہ لوگ خداوند سے ڈرے اور خداوند پر اور اُسکے بندہ موسیٰ پر ایمان لائے</u>

خروج 14 باب 31 آیت

صحرا میں فراہمی

سیناء بیابانی راستہ خطرناک اور مشکلات بھرا تھا۔ اسرائیل صحرائی علاقے سے گزرتے ہوئے بہت سارے مشکلات کا سامنا کرتے رہے، جن میں غذا اور پانی کی کمی، سانپ، بچھو، گرمی، گندگی اور تھکاوٹ شامل تھی۔ لیکن خدا اپنے قوم کی فکر کیا، حتیٰ کہ ان کے وسط میں موجود مشکلات کے درمیان۔

<u>انہوں نے ان کو صحرا میں لے جایا اور انہیں بیرون تک پہنچایا۔</u>

<u>اور اِسرائیل کو چاندی اور سونے کے ساتھ نکال لایا۔ اور اُسکے قبیلوں میں ایک بھی کمزور آدمی نہ تھا۔</u>

<u>اُنکے چلے جانے سے مصرؔ خوش ہو گیا۔ کیونکہ اُنکا خُوف مصریوں پر چھا گیا تھا۔</u>

<u>اُس نے بادل کو سایبان ہونے کے لئے پھیلادیا اور رات کو روشنی کے لئے آگ دی۔</u>

<u>اُنکے مانگنے پر اُس نے بٹیریں بھیجیں۔ اور اُنکو آسمانی روٹی سے سیر کیا۔</u>

اُس نے چٹان کو چیرا اور پانی پھوٹ نکلا اور خُشک زمین پر ندی کی طرح بہنے لگا

زبور 105 اسکی 37 سے 41 آیت

اور بیابان میں بھی تُو نے یہی دیکھا کہ جس طرح انسان اپنے بیٹے کو اُٹھائے ہوئے چلتا ہے اُسی طرح خداوند تیرا خدا تیرے اِس جگہ پہنچنے تک سارے راستے جہاں جہاں تُم گئے تمکو اُٹھائے رہا

استثنا 1 باب 31 آیت

خدا کا مکمل وقتبندی

مصر سے اسرائیل کے وطن تک کا سفر گیارہ دن کا تھا۔ مگر اسرائیل کو کنعان تک پہنچنے میں دو سال لگے۔

67

دو ہفتوں کے سفر کے لئے دو سال کا معلوم ہو سکتا ہے، لیکن خدا کا وقتبندی بالکل درست ہوتا ہے۔ وہ اسرائیل کے انتظار کے دوران کام کر رہا تھا۔ بہت سی اچھائیاں ہوئیں۔

کوہِ شعیر کی راہ سے حورب سے قادس برنیع تک گیارہ دن کی منزل ہے

استثنا 1 باب 2 آیت

گنتی 10 باب 11 سے 13 آیت

خدانے موسی کے ساتھ سیناء پہاڑ پر مل کر اس کو قانون دیا، جس پر اسرائیل کو عمل کرنے کا حکم تھا، جب وہ خدا کی قسم کی گئی زمین تک پہنچیں۔ موسی نے تبتیخ خانے بنانے کی ہدایتیں بھی حاصل کیں اور اسی کا استعمال کرتے ہوئے وہ مقدس روایات کا نظام انجام دیتے جو کنعان میں ان کی روحانی زندگی کے لئے ضروری تھا۔

دو سال کا تاخیر مصر کی فوج کے خلاف اسرائیل کے خدا کے ہاتھوں کی شکست کی خبر کو کنعان تک پھیلا دینے کا وقت دیتا ہے۔ جب اسرائیل اپنے وطن تک پہنچے، وہاں رہنے والی قبائل ان سے ڈر گئیں۔ یہ اسرائیل کو ایک عظیم راہبری استراتیجک فائدہ فراہم کرتا ہے۔

یریکو وہ پہلا شہر تھا جس سے ہبری لوگوں نے اپنے وطن میں داخل ہوتے ہوئے سامنا کیا۔ شہر پر حملے سے پہلے دو جاسوسوں کو جرقی کی دیواروں کے اندر کا مطالعہ کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ جب جرقی کا بادشاہ حصار میں ان کی موجودگی کا پتہ لگایا، ایک بادنام عورت رحاب نے ان لوگوں کو چھپادیا اور ان کو بچایا۔ وہ ان سے اپنے مدد کرنے کی وجہ بتائیں

اور اُن سے یُوں کہنے لگی کہ مجھے یقین ہے کہ خداوند نے یہ ملک تمکو دیا ہے اور تمہارا رُعب ہم لوگوں پر چھا گیا ہے اور اس ملک کے سب باشندے تمہارے آگے گُھلے جا رہے ہیں۔

کیونکہ ہم نے سن لیا ہے کہ جب تم مصر سے نکلے تو خُداوند نے تمہارے آگے بحر قلزم کے پانی کو سکھا دیا اور تم نے اموریوں کے دونوں بادشاہوں سیحون اور عوج سے جو یردن کے اُس پار تھے اور جنکو تم نے بالکل ہلاک کر ڈالا۔

یہ سب کچھ سنتے ہی ہمارے دل پگھل گئے اور تمہارے باعث پھر کسی شخص میں جان باقی نہ رہی کیونکہ خُداوند تمہارا خُدا ہی اُوپر آسمان کا اور نیچے زمین کا خُدا ہے۔

یشوع 2 باب 9 سے 11 آیت

نہ صرف اسرائیل کی تاخیر نے مقامی رہائشیوں کے درمیان خوف وہراس کو پیدا کرنے کا وقت دیا ہی تھا، بلکہ یہ خلودی نتائج بھی پیدا کرتی ہے۔ رحاب، ایک بت پرست عابدہ، نے محسوس کیا کہ یہودی

68

خدا سچا خدا تھا۔ وہ اسے قادر معبود تسلیم کرتی تھی اور اس کے نتیجے میں وہ جاسوسوں کی مدد کرنے کو رضامند تھی۔ آج رحاب آسمان میں ہیں کیونکہ اسرائیل کی زمین پر آمد دو سال تاخیر ہوئی تھی۔ رحاب کی نجات بے شک انتظاری کے لائق تھی۔ کتنے لوگوں نے کنعان میں رحاب کی طرح یہ سمجھا کہ انہوں نے اپنے بتوں کو چھوڑ کر صرف ایک سچے خدا کی عبادت کی؟ صرف خدا کے بارے میں علم دینے والی بے پایاں وقت ہی بتا سکتی ہے

خدا زندگی کی چیلنجز کا استعمال کرتا ہے

چونکہ خدا غالب ہے، یعنی سب سے زیادہ طاقتور ہے، لہذا وہ ایسی صورتحال کو استعمال کر سکتا ہے جو اس نے نہیں بنائی ہوں اور انہیں اپنے قوم کے بھلے کے لئے کام کروا سکتا ہے۔ کنعان کی سفر کی تذکرہ ہمیں یہ دکھاتا ہے کہ خدا ایسا کیسے کرتا ہے۔ ان تین نقطوں کو غور سے سمجھیں۔

مشکلات میں ایمان کو مضبوط کیا جا سکتا ہے

جب اسرائیل سمندر سے گزر گئے، تین دن صحرا میں سفر کیا اور پانی نہیں مل سکا۔ آخر کار وہ پانی پہنچے جہاں پر مارا کے نام سے جانا جاتا ہے، لیکن وہ پانی پیاسا نہیں کیا جا سکا۔ موسیٰ نے پانی کے لئے خدا سے مدد مانگی اور خدا نے اسے ہدایات دیں کہ وہ ایک درخت کاٹ کر تلاب کے اندر ڈالے۔ اس نے اطاعت کی اور پانی پیاسے کے لئے میٹھا بنا دیا گیا (خروج 15 باب 22 سے 26 آیت

خدا نے اس صورتحال کو نہیں پیدا کیا تھا۔ بہت واضح ہے کہ خدا چاہتا تھا کہ اسرائیل کو پیاسے کے پانی ہوں کیونکہ موسیٰ نے اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پانی کو صاف کر دیا تھا۔ مراہ کا پانی کیوں پینے کے قبل نہ تھا؟ یہ بس ایک اور نمونہ ہے کہ آدم کی گناہ نے ایک لعنت لا کر زندگی کو فساد میں لے آئی ہے۔

خدا اپنے قوم کے پہنچنے سے پہلے ہی پانی کو تبدیل کر سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ دیکھتا تھا کہ اسرائیل کے لئے یہ صورتحال فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ دیواروں سے گھرا ہوا شہر اور مشکلات پہلے سے ہی انتظار میں تھے

مارا کے کڑوے پانی نے یہودیوں کو مومنیت کو استعمال کرنے اور مضبوط کرنے کا موقع دیا۔ انہیں ایک موقع ملا کہ وہ اپنی صحتیابی کے لئے مومنیت کو بڑھائیں۔ ان کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملا کہ وہ نظر کی بجائے ایمان کے ساتھ چل سکیں اور پوری یقین سے کہہ سکیں: "ہمیں پانی کی ضرورت ہے اور ہم نہیں جانتے کہ ہم اسے کیسے حاصل کریں گے۔ لیکن ہم پریشان نہیں ہیں۔ خدا رب ہمیں فراہم کرے گا!"

آزمائشوں کے دوران صبر کو مضبوط کیا جا سکتا ہے

گناہوں سے لبریز زمین میں زندگی کی طبیعت کے باعث، ہم ہمیشہ نہیں دیکھتے کہ زندگی کے مشکلات سے فوری رہائی حاصل ہوتی ہے۔ لہذا ہمیں کامیابی تک ہمہ وقت استوار رہنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ یہی صبر کا مقصد ہے - حالات کی نظر میں کچھ بھی ہو، استوار رہنا۔

کچھ غلط فہمیوں کے مطابق، مصائب ہمیں صابر بناتی ہیں۔ ہاں، پریشانیاں ہمیں صبر کرنے کی صلاحیت دینے کا ذریعہ نہیں بناتی ہیں بلکہ جیسے ورزش کسی بھی طرح کی پٹھوں کو پیدا نہیں کرتی، مصائب بھی ہمیں صبر کرنے کی صلاحیت دینے سے زیادہ نہیں پیدا کرتی۔ بلکہ زندگی کے مشکلات ہمیں اپنی قوت کو استعمال کرنے کا موقع دیتی ہیں، جو خدا کی طاقت کے ذریعے ہم میں موجود ہوتی ہے، اور اس طرح ہمارا صبر یا برداشت مضبوط ہوتا ہے۔ یہی طریقہ ہے جس کو خدا اس زندگی کے کٹھن وقتوں میں استعمال کرتا ہے۔

<u>تو اِس کو یہ جان کر کمال خُوشی کی بات سَمَجھنا کہ تُمہارے اِیمان کی آزمایش صبر پَیدا کرتی ہے۔</u>

یعقوب 1 باب 3 آیت

جب آپ مصیبت کے سامنے ایمان اور صبر کا اظہار کرتے ہیں اور خدا کے کلام پر ٹھہرتے ہیں، تو خدا کی طاقت آپ کو مضبوط بناتی ہے تاکہ آپ اس کے راستے پر چلتے رہیں اور اس کی رحمت اور نجات تک پہنچیں۔ ایک خانے میں کامیابی سے اپنی جگہ برقرار رکھنے سے آپ کو یقین ہوتا ہے کہ خدا کی مدد سے آپ زندگی کے اگلے مشکل کا سامنا بھی کر سکتے ہیں۔

آپ نہیں جانتے کہ آپ کی زندگی میں آئندہ کیا ہوگا۔ آپ کے موجودہ حالات میں ایمان اور صبر سے چلنے کا عمل، آپ کو آئندہ بڑی مشکل سے نمٹنے کے لئے بالکل وہی مہارت فراہم کر سکتا ہے جو آپ کو ضرورت ہوتی ہے۔ یہی ان کے لئے بھی صورت حال تھی۔

مشکلات کے دوران خامیاں نمایاں ہوسکتی ہیں

اسرائیل نے مراہ میں اپنی ایمان اور صبر کی مشق کا موقع نہیں استعمال کیا۔ بلکہ، وہ پینے کے قابل پانی کی کمی پر شکایت کرتے رہے۔ "تو لوگ موسی کے خلاف شکوہ کر رہے تھے، کہنے لگے، ہم کیا پئیں گے؟"

۔(خروج 15 باب 24 آیت)

مصائب عموماً ہم میں کھلے طور پر کرداری نقائص کو ظاہر کرتی ہیں، بالکل ایسا ہی جس طرح مراہ کے کڑوے پانی نے اسرائیل کے لئے کیا۔ جب ان کی نقائص ظاہر ہو جاتی ہیں تو ان کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی خدا کی طرف سے تکالیف کا استعمال کرنے کا ایک طریقہ ہے جسے وہ منصوبہ بندی نہیں کرتا ہے۔ مراہ میں واقعہ خدا کے لوگوں کے لئے ان کی شکایت کو پہچاننے اور سمجھنے کا ایک مکمل موقع ہوتا۔ بد قسمتی سے، اسرائیل نے اپنی گناہ کو تسلیم نہیں کیا اور اس کا سامنا نہ کیا۔ وہ شکایت کرنے کے عادی رہے جب تک کہ وہ کنعان تک نہ پہنچ گئے۔

شکایت ایک سنگین عیب ہے کیونکہ یہ ناامیدی کی آواز ہے۔ شکایت صرف اس بات پر بات کرتی ہے جو دیکھتی اور محسوس کرتی ہے۔ یہ خدا کی گذشتہ مدد، حالیہ فراہمی اور مستقبل کے وعدوں کو نظر انداز کرتی ہے۔ اسرائیل کی مستمر شکایت نے ان کی ایمان کو مستقبل کی بجائے اپنی آنکھوں کو ماننے میں مزید مضبوط کیا۔ جب اسرائیل کنعان تک پہنچ گئے تو انہوں نے خدا کے کلمے کو کم قیمت سمجھنے اور اپنی صورتحال کو صرف اس حد تک تشریف رکھتے ہوئے تشریف رکھنے کا عادی کر لیا۔ یقین کے اس عادت نے انہیں وعدہ شدہ زمین سے محروم کر دیا۔

جب اسرائیلیوں نے کنعان کی حد تک پہنچا تو موسی نے بارہ جاسوسوں کو ملک کا معائنہ کرنے کے لئے بھیجا۔ لیکن دو عدد کے علاوہ سب نے عظیم دیواروں اور بڑے لڑاکوں کے بارے میں ڈراونی خبر واپس لائی

اس نتیجے میں، اسرائیل کی پوری قوم نے مخالفت کی اور سرحد کو عبور کرنے سے انکار کیا، حتیٰ کہ خدا نے انہیں دشمنوں پر فتح کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے اس

زمین کو کھو دیا جو خدا چاہتا تھا کہ وہ انہیں دے

شاید آپ سوچ رہے ہوں کہ ہم ان لوگوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں خدا کی مرضی کو پورا نہ دیکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کی غلطیوں سے سیکھ سکتے ہیں۔ خدا نے انسانوں کو اسرائیل کی سفر کا حساب رکھنے کو ہدایت کی تھی، تاکہ ہم ایسی ہی غلطیاں نہ کریں

یہ باتیں اُن پر عبرت کے لئےِ واقع ہُوئیں اور ہم آخری زمانہ ولوں کی نصِیحت کے واسطے لِکھی گئیں

1 کرنتھیوں 10 باب 11 آیت

اگلے حصے میں، ہم بحث کریں گے کہ ہم کیسے اسرائیل کی ناکامیوں سے بچ سکتے ہیں اور کس طرح ہم مشکلات کا سامنا کرتے ہیں جو خدا کی مدد کے دروازے کو کھولتا ہے جب وہ اس گناہ کے لئے دنیا میں کام کرتا ہے۔

حصہ دوم

ہمیں کیا اور کیوں کرنا چاہیے؟

مناسب جواب

ہم نے خدا کے بارے میں سوالات "کیوں "اور"کیا" کے سوالوں کا موفقیت سے جواب دیا ہے۔اب ہمیں اپنے آپ سے متعلق ان سوالات کا جواب دینا ہو گا۔گناہ کی وجہ سے نقصان دیدہ دنیا میں زندگی کے چیلنجوں کی روشنی میں، ہم کیا کرنا چاہیں گے اور اس کی وجہ کیا ہو گی؟

جیسا کہ ہم نے پچھلے حصے میں بحث کی، خدا چاہتا ہے کہ وہ خود کو انتہائی عزت دلوائے اور جتنی زیادہ لوگوں کو اچھائی پہنچائے جبکہ وہ اپنی خاندان کو ہمیشہ کے لئے جمع کر رہا ہے۔ہم یہ سیکھ سکتے ہیں کہ زندگی کی مشکلات کا سامنا خدا کے ساتھ مل کر کیسے کیا جا سکتا ہے جب وہ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کام کرتا ہے

خوشی کے ساتھ جواب دیں

بائبل میں بہت مخصوص ہدایات شامل ہیں کہ ہمیں مصیبت کے سامنے کیا کرنا چاہئے۔یعقوب 1 باب 2 آیت میں یہ کہا گیا ہے "میرے بھائیو! جب بھی تم کسی قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرو یا مختلف آزمائشوں میں پڑو، اپنی پوری خوشی سمجھو"۔جب زندگی کی پریشانیاں ہمارے سامنے آتی ہیں، خدا کا کلام ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ ہم انہیں خوشی کی موقع تصور کریں۔خوشی کا مطلب ہے خدا کی تسبیح کرنا

کسی کی تعریف کرنا مطلب ہے ان کی فضائل اور کارناموں کا اعلان کرنا۔میں نے بہت سال تک ہائی سکول کی تاریخ سکھائی۔وقت کے ساتھ ساتھ، کبھی کبھار کوئی طالب علم ایسے خصوصیات اور تعلیمی کارنامے ظاہر کرتا تھا جن کے لئے میرے پاس تعریف کا کلام ہونا چاہئے تھا۔میری تعریف کا کچھ لینا دینا نہیں تھا کہ میں کیسا محسوس کر رہا ہوں، کیا میر مزاج اچھا ہے یا برا ہے، یا میری زندگی ٹھیک ہے یا نہیں۔میں طالب علم کی تعریف اس لئے کرتا تھا کیونکہ یہ مناسب تھا۔اسی طرح، خدا کی تعریف کرنا ہمیشہ مناسب ہوتا ہے کیونکہ وہ کون ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں۔

خدا کی تعریف ایک جذباتی ردِ عمل نہیں ہے زندگی کے سختیوں کے سامنے۔دیکھیں کہ اوپر نقل کی گئی آیت میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ہمیں خوش ہونے کی ضرورت ہے۔کسی برا شخص سے ملاقات کرنے پر اچھا محسوس کرنا انسانی طور پر ممکن نہیں ہے۔لیکن آپ جب چاہیں، خوش ہو سکتے ہیں حتیٰ کہ جب آپ

خوش نہیں محسوس کر رہے ہو۔ پولس نے اپنی زندگی میں اُٹھائے جانے والے کئی آزمائشوں اور پرکھوں کے سیاق وسباق میں "غمگیں، پھر بھی مسرور" کے بارے میں بات کی (2 کرنتھیوں 6 باب 10 آیت)۔

لوگ کبھی کبھار کسی کے سامنے خوش ہونے پر ردعمل کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا ردِ عمل غیر معمولی ہے یا حتیٰ مضحک۔ لیکن خوش ہونا ہمیشہ درست کام ہونا چاہئے کیونکہ قادر مطلق خدا ہمیں تعریف کے ساتھ ردِ عمل کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ اگر ہم تعریف کے مقصد اور قوت کو سمجھیں، تو یہ ناصرانی کا عمل نہیں ہی، بلکہ اسے کرنا سمجھ میں آتا ہے

تعریف راہ تیار کرتی ہے

خدا کی روح نے تسلیت دینے والے داود کو ان دلچسپ الفاظ کو لکھنے کے لئے متحرک کیا: "تو نے دشمنوں کے باعث چھوٹے بچوں کے منہ سے قوت کو تشریع کیا ہے، تاکہ تو دشمن اور انتقام لینے والے کو خاموش کر سکے" (زبور 8 باب 2 آیت) اس آیت کے مطابق، ایک قوت ہے جو ایک مخالف کو روک سکتی ہے۔ چھوٹے بچے اور دودھ پلانے والے نوزائیدہ بچے بھی اس قوت کو ظاہر کر سکتے ہیں۔

76

یسوع نے اس قوت کو خدا کی تعریف کے طور پر تشخیص دیا۔ اسے اپنے صلیب پر لٹکائے جانے سے کچھ دن پہلے، یروشلم کی ہیکل میں، وہ بہت سارے اندھے اور لنگڑے لوگوں کو شفاء دیتے رہے۔ کچھ بچے ان شفاءوں کا گواہ بنے اور "داؤد کے بیٹے کو ہوشیعا" کہنے لگے (متی 21 باب 9 آیت)۔ ہوشیعا "اے بچانا آفرین" کا مطلب ہے۔ یہ تعریف اور تعظیم کا اظہار تھا۔ یہ نوجوان خدا کو اس دن جب یسوع کے ذریعے اس کے عجیب کارنامے ظاہر ہو رہے تھے، خدا کی تعریف کر رہے تھے۔

"موسی کے شریعت کے اماموں اور معلموں کو بہت ناراضگی ہوئی اور انہوں نے یسوع سے سوال کیا، "تم کوئی ہوشیعا بچوں کی باتیں نہیں سنتے؟ یسوع نے داؤد کی باتوں کو استشھاد کرتے ہوئے ان کا جواب دیا: "کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ بچوں کے منہ سے قوت کو تم NIV متی 21 باب a16) ۔ توجہ دیں کہ یسوع نے داؤد کی مزمور میں قوت کی جگہ تعریف استعمال کی۔ اپنے مخالفوں کے ردِ(متی 21 باب 16 آیت "نے تکمیل کیا ہے؟

عمل کے ذریعے، یسوع نے واضح کیا کہ خدا کی تعریف کرنا دشمن کو روکنے اور انتقام لینے والے کو خاموش کرنے کی قوت ہے۔

اور وہ راستہ تیار کرتا ہے تاکہ (KJV زبور 50 اسکی 23،) :ایک دوسرے مزمور میں لکھا گیا ہے،"جو تعریف پیش کرتا ہے، مجھے جلالت عطا کرتا ہے۔جب آپ مشکلات کے سامنے میں خدا کی تعریف کرتے ہیں۔اس کے ذریعے اس (NIV زبور 50 اسکی 23) "میں اسے خدا کی نجات ظاہر کروں کی بات کرکے جو وہ ہیں اور جو کچھ وہ کر چکے ہیں، کر رہے ہیں اور کریں گے۔تو آپ خدا کی تعریف کرکے اس کو جلال عطا کر رہے ہیں اور اپنی صورتحال میں اس کی قوت کو ظاہر کرنے کے لئے راستہ کھول رہے ہیں۔

تعریف خدا کو جلال دیتی ہے کیونکہ یہ اس کی تعظیم ہوتی ہے۔تعریف خدا کی قوت کو کھولتی ہے کیونکہ آپ اس کے مدد اور فراہمی کو دیکھنے سے پہلے اس کی شکر گزاری اور تسلیم کرتے ہوئے ایمان کا اظہار کر رہے ہیں۔اور خدا ہماری زندگیوں میں اپنے فضل کے ذریعے ہمارے ایمان کے ذریعے کام کرتا ہے

انجیل مقدس میں اندراجات ہیں جو لوگوں کے بارے میں ریکارڈ کرتے ہیں جنہوں نے اس وقت خدا کی تعریف کی جب کوئی ظاہری وجہ نہیں تھی۔
چلیں دو ایسے واقعات کی جائزہ لیتے ہیں-ایک میں پولوس رسول شامل ہے اور دوسرا بادشاہ یہوشافاط کا ہے

پولوس اور سلاس کا واقعہ: تعریف کے ذریعے نجات ملی

پولس اور ان کے ساتھی سلاس مقدونی شہر فلپائی میں مسیح میں ایمان کی صلاحیت کی اچھی خبر سنا رہے تھے۔جب وہ ایک غلام لڑکی کو ملے جو شیطان کے طاقت میں مبتلا تھی، تو پولس نے اسے آزاد کیا جب کہ اس شیطانی روح کو حکم دیا کہ وہ چلی جائے۔لڑکی کے مالکان ناراض تھے کیونکہ وہ اس کی شیطانی توانائی سے پیسے کماتے تھے جو انہیں مدد کرتی تھی۔لوگوں نے شکایت کی اور شہر کے حکام نے پولس اور سلاس کو گرفتار کیا، مارا اور فلپائی کی جیل کے خانے میں بند کر دیا۔بائبل یہ ریکارڈ کرتی ہے:"نصف رات کو پولس اور سلاس خدا کی طرف دعا کرتے اور تعریفیں گاتے تھے:اور قیدی انہیں سنتے تھے" (اعمال 16 باب 25 آیت)۔

اچانک ایک بڑا زلزلہ ہوا۔ جیل کے دروازے کھل گئے اور سب کے بندھن کھول دیئے گئے۔ یہ واقعہ جیل کے قیدیوں کو اتنا متاثر کرتا کہ جیلر کا دل توجہ پولس اور سلاس سے بڑھ گیا اور وہ متوجہ ہونے لگے کہ وہ کیا کرنے کیلئے مسیح کی خطاطی سے نجات حاصل کریں۔ پولس نے اسے بتایا اور یہ آدمی اسکے پورے گھرانے کو یسوع نے نجات دی اور رب تسلیم کیا۔ روایت ہمیں بتاتی ہے کہ یہ قیدی مقامی کلیسیا کا پاسٹر بن گیا۔

یہاں دیکھیں کہ کیا ہوا۔ پولس اور سلاس خطبہ کر رہے تھے - خدا کا کام کر رہے تھے - جب وہ ایک لڑکی کو شیطان کے زیرِ حکمی سے آزاد کرتے ہیں۔ اس خدائی عمل کے بدلے میں، انہیں سخت مارا گیا اور قید کر دیا گیا۔ حالانکہ، وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ خدا کی تعریف کر کے خوشی منائیں۔ کیوں؟ کیونکہ ان کو ایسا لگ رہا تھا؟

یہ بہت محتمل نہیں ہے۔ وہ خدا کی تعریف اسلئے کرتے تھے کیونکہ انہوں نے کتاب مقدس سے یہ جانا تھا کہ خدا کی تعریف کرنا ہمیشہ درست ہوتا ہے

<u>میں ہر وقت خُداوند کو مُبارک کہونگا۔ اُس کی ستایش ہمیشہ میری زبان پر رہیگی۔</u>

زبور 34 اسکی 1 آیت

<u>! کاشکہ لوگ خُداوند کی شفقت کی خاطر اور بنی آدم کے لئے اُسکے عجائب کی خاطر اُسکی ستایش کرتے</u>

زبور 107 اسکی 15 آیت

<u>آفتاب کے طلوع سے غُروب تک خداوند کے نام کی ستائش ہو! یہ میری آرزو ہے</u>

زبور 113 اسکی 3 آیت

<u>تیری صداقت کے لئے میں آدھی رات کو تیرا شُکر کرنے کو اُٹھونگا۔</u>

زبور 119 اسکی 62 آیت

ان کی تعریف کا نتیجہ کیا تھا؟ خدا نے عزت حاصل کی اور پولس اور سلاس نے اسکے لئے ایک راستہ تیار کیا کہ خدا اپنی نجات انہیں دکھائے۔ اصل برا۔ غیر انصافی سے قید کرنا۔ اصل اچھا بن گیا۔ ایماندار رسول اور ان کے ساتھی جیل سے رہا ہو گئے اور جیل کا نگران کلیسیا کا نگران بن گیا۔

جھوشافاط اور یہوداہ: تعریف کے ذریعے فتح کی حاصلی

جھوشافاط، یہودا کے بادشاہ، جو ڈا اسرائیل کا جنوبی راجھستان تھا، کے خلاف تین دشمن فوجیں آئیں۔ جھوشافاط اور اسکے لوگ بہت کم تعداد میں تھے۔ انہیں نہیں پتہ تھا کہ کیا کریں، تو انہوں نے خدا کی مدد طلب کی۔ خدا نے اپنے نبی کے ذریعے ان سے بات کی اور انہیں مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ اگلے دن،

جب وہ جنگ کے لئے تیار ہو رہے تھے، جھوشافاط نے اپنے لوگوں کو مشورت دی کہ وہ خدا کی باتوں پر ایمان رکھیں اور مستحکم قائم رہیں۔

اور جب اُس نے قوم سے مشورہ کر لیا تو اُن لوگوں کو مقرر کیا جو لشکر کے آگے آگے چلتے ہوئے خُداوند کے لیئے گائیں اور حُسن تقدس کے ساتھ اُسکی حمد کریں اور کہیں کہ خُداوند کی شکر گزاری کرو کیونکہ اُس کی رحمت ابد تک ہے۔

2 تواریخ 20 باب 21 آیت

کیا یہ لوگ خدا کی تعریف کرنے کی خواہش رکھتے تھے؟ شاید نہیں۔ انہوں نے جو دیکھا، وہاں سے وہ محکوم تھے - کہ انہیں ایک زیادہ بڑی قوت کے زیرِ حکم لے لیا جائے گا۔ یقیناً وہ وہی خوف محسوس کرتے تھے جو ہم محسوس کرتے ہیں جب ہم ایک قابل ترسی خلافت سے مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن، انہوں نے خوش ہونے کا انتخاب کیا اور ان کی عمل کی بنا پر انہیں نجات ملی

جب وہ گانے اور حمد کرنے لگے تو خُداوند نے بنی عمون اور موآب اور کوہِ شعیر کے باشندوں پر جو یہوداہ پر چڑھے آ رہے تھے کمین والوں کو بیٹھا دیا۔ سو وہ مارے گئے۔

کیونکہ بنی عمون اور موآب اور کوہِ شعیر کے باشندوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے کہ اُن کو بالکل تہِ تیغ اور ہلاک کریں اور جب وہ شعیر کے باشندوں کا

خاتمہ کر چکے تو آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگے۔

اور جب یہوداہ نے دیدبانوں کے بُرج پر جو بیابان میں تھا پُہنچکر اُس انبوہ پر نظر کی تو کیا دیکھا کہ اُن کی لاشیں زمین پر پڑی ہیں اور کوئی نہ بچا۔

2تواریخ20باب22سے24آیت

اس واقعے میں کیا ہوا، اسے دیکھیں۔ جہوشافاط اور یہوداہ کے پاس مکمل طور پر کم لوگ تھے، لیکن وہ خدا کے وعدے پر یقین رکھتے تھے کہ انہیں مدد ملے گی۔ جب وہ جنگ کے لئے نکلے، تو انہوں نے اپنی ایمان کی مضبوطی ظاہر کی اراکین کو فوج کے آگے بھیج کر خدا کی نیکیوں اور کارناموں کا اعلان کرنے کے ذریعے۔ نتیجتاً کیا ہوا؟ یہوداہ نے اس دن شاندار فتح حاصل کی۔ ان کی طاقتور فتح تعریف کی بدلے میں آئی، نہ کہ فوجی طاقت کی بدلے میں۔ کتاب مقدس کہتی ہے، "کیونکہ خدا نے انہیں دشمنوں کی خوشی منائی تھی" (2تواریخ20باب27آیت)۔ وہ تعریف کرتے ہوئے اپنے دشمنوں کو شکست دیں۔

تعریف نے راستہ تیار کیا کہ خدا اپنی نجات دکھائے۔ تعریف نے دشمن کو روکا اور انتقام لینے والے کو چپ کرایا۔ اور جب چاروں طرف کے راجہستان سنا کہ خدا نے اسرائیل کے لئے کیا کیا تو خدا کی خوف و حیرت میں جگہ پائی اور خدا کی تعریف ہوئی

شکایت کا حل

شکریہ کرنا خدا کو جلال دیتا ہے اور اس کی قدرت کے دروازے کھولتا ہے، یہ شکایت کرنے کی تباہ کن عادت کا علاج ہے۔ شکایت ادائیگی کرتی ہے۔ یہ شکر گزاری کے بالکل الٹ ہے۔ جب ہم زندگی کی پریشانیوں کا سامنا کرتے ہیں، تو بہت سے لوگوں میں سے کچھ ہماری حالت کے بارے میں کمی کی بات کرتے ہیں اور جو چیزیں ٹھیک نہیں ہو رہی ہیں اس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ پھر ہم دعا میں اپنی صورتحال کے بارے میں شکایتوں کی لمبی فہرست لے کر خدا کی طرف منہ پھیرتے ہیں اور اختتام میں "میری مدد کریں" کے کہنے کے ساتھ۔ لیکن شکایت کرنے سے ہم آسمانی زبان نہیں بول رہے ہوتے ہیں۔ شکر گزاری آسمان میں بولی جانے والی صرف ایک زبان ہے۔

شکایت کرنے سے حقیقت میں اور مشکلات بڑھتی ہیں۔ کیا آپ مصر سے کنعان کی طرف جانے والے بنی اسرائیل کو یاد رکھتے ہیں؟ وہ ان سب مشکلات کے بارے میں گرج رہے تھے اور انہوں نے خود کو تباہی کی جانب لے گئے (گنتی21باب4سے6آیت)۔ بائبل ہمیں اسی غلطی کو نہ کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ "تو ناراضی سے شکایت نہ کرو، جیسا کچھ کچھ لوگ کرتے ہیں اور پوری طرح زندگی سے نیست ہو جاتے ہیں [موت] کی واسطے 1(کرنتھیوں

(10Amp باب10آیت)

خدا کی تعریف شکایت کے خلاف دوا ہے۔ ہر صورت میں شکر گزار ہونے کے لئے ہمیشہ کچھ ہوتا ہے، جس میں ہم دیکھتے ہیں اور جسے ابھی تک نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ مصری غلامی سے طاقتور نجات پر وہ خدا کا شکر ادا کر سکتے تھے۔ وہ خدا کا شکر گزار ہو سکتے تھے اُس عظیم زمین کے لئے جس کی طرف وہ انہیں لے جا رہا تھا۔ وہ خوشی کر سکتے تھے اُن کھانے، پانی، ہدایت اور حفاظت پر جو خدا نے صحرائے بیابان میں چلتے ہوئے دی۔ لیکن بجائے اس کے، وہ شکایت کرتے رہے۔

81

ہمارے لئے بھی بے شک کچھ ہوتا ہے جس کے لئے ہم شکر گزار ہو سکتے ہیں، چاہے ہم کسی بھی مشکل کا سامنا کر رہے ہوں۔ ہم خدا کا شکر گزار ہو سکتے ہیں کہ وہ ہمیں تاریکی کے بادشاہت سے نجات دیتا ہے اور ہمیں مسیح میں اپنے بیٹے یا بیٹی بناتا ہے۔ ہم اس کا شکر گزار ہو سکتے ہیں کہ ہمیں آسمان میں ایک خوبصورت گھر میں رہنے کا انتظار ہے۔ ہم خوشی مناسبت کر سکتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے لئے ہے اور وہ ہمیں یہاں سے نکالنے تک ہمارے ساتھ ہو گا، بس وہی کام کرے گا جس طرح اس نے اسرائیل کے ساتھ کیا۔

کیا اور کیوں

جب مصیبت ہماری طرف آئے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمیں اسے خوشی سمجھنا چاہیے یا اسے ایک موقع سمجھنا چاہیے کہ ہم خدا کی طرف سے شکر و تسبیح کے ساتھ رد عمل کریں. ہمیں ایسا کیوں کرنا چاہیے؟

- ہماری زندگی میں جو بھی ہو رہا ہو، ہمیشہ خدا کی تعریف کرنا مناسب ہوتا ہے۔
- تعریف خدا کو جلال و عزت دیتی ہے۔
- تعریف دشمن کو روکتی ہے اور بدلہ لینے والے کو خاموش کرتی ہے۔
- تعریف خدا کا راستہ تیار کرتی ہے تاکہ وہ ہمیں اپنی نجات دکھا سکے۔

مشکلات کے سامنے اور دکھوں کے سامنے خدا کی نیکیوں اور انسانوں کیلیئے اس کے عملوں کا بہت بہادرانہ اعلان کر سکتے ہیں۔ ہم خدا کے ان کاموں کے لئے شکر گزار ہو سکتے ہیں جو اس نے پہلے سے کیا ہے، کر رہا ہے اور کرے گا۔ ہر صورت میں، شکایت کے بجائے، ہم ایک انتخاب کر سکتے ہیں کہ خوشی منائیں۔

مشکلات پر صحیح نقطہ نظر

بہت اہم ہے کہ ہم عمر بھر کے مشکلات کو ابدانی نقطہ نظر سے دیکھنا سیکھیں۔ ابدانی نقطہ نظر میں ہر صورت میں خوشی منانا آسان بناتا ہے۔ ہمیشہ کی تفکر کے مقابلے میں، حتیٰ جب کہیں سالوں کی مصیبت بہت ہی چھوٹی ہوتی ہے۔ آسمان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو زمین پر اپنے وقت میں کچھ بھی ہوا ہو، اس کیلیئے رو رہا ہو۔

میں لوگوں کے حقیقی درد اور تکلیفوں کو کم نہیں کر رہا ہوں۔ میں صرف مشکلات کو نقطہ نظر سے دور کر کے زندگی کی تنگ دستیوں کو ہلکا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اس باب میں، ہم پولس، یوسف اور موسی کے نقطہ نظر کو مدِ نظر رکھنا چاہتے ہیں۔ جبکہ انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، ان کی نقطہ نظر نے ان کو خدا کی تعریف کرنے میں مدد کی۔ اور ہر شخص نے خدا کو اپنی حالتوں میں زبردست کام کرتے دیکھا جب اس نے ان کی مشکلات کو ان کی فتح میں تبدیل کیا۔

پولس کا نقطہ نظر

رسول پولس نے اپنی زندگی کو ابدانی نقطہ نظر سے دیکھا، جس کی وجہ سے وہ قید خانے میں بھی خوشی منا سکتے تھے۔ وہ مندرجہ ذیل الفاظ لکھتے تھے:

کیُونکہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مُصیبت ہمارے لئے ازحدّ بھاری اور ابدی جلال پَیدا کرتی جاتی ہے۔

جِس حال میں کہ ہم دیکھی ہُوئی چِیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چِیزوں پر نظر کرتے ہیں کیُونکہ دیکھی ہُوئی چِیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چِیزیں ابدی ہیں۔

2 کرنتھیوں 4 باب 17 سے 18 آیت

پولس کے نقطہ نظر نے انہیں اجازت دی کہ وہ اپنے سب سے زیادہ مشکلات، تشدد اور تکلیفوں کو "لمحاتی" اور "ہلکی" قرار دیں۔ یہ نہیں کہ پولس کو یہ مشکلات پسند تھی یا انہیں لطف اٹھانے میں مزیداری محسوس ہوتی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ان مشکلات میں بوجھ محسوس نہیں کیا کیونکہ ان مشکلات کافی طور پر ابدانیت کے مقابلے میں چھوٹی تھیں۔ پولس کو یقین تھا کہ اس کی زندگی زمین پر اس کے وجود کا بہت چھوٹا حصہ تھا اور اس کی مشکلات ہمیشہ تک برقرار نہیں رہیں گی۔ یہ دیکھنے کا نقطہ مدِ نظر انہیں زندگی کے فیصلوں کو صحیح طور پر کرنے میں مدد کرتا تھا۔

پولس نے کہا کہ وہ اپنے توجہ کو اپنی حالتوں کے بجائے دیکھ نہیں رہا تھا۔ اس نے یہ اس طریقے سے کیا کہ وہ خدا کی خوبصورتی اور کاموں کے بارے میں تحریر سے یاد کرتے رہتا تھا۔ پولس جانتا تھا کہ غیر مرئی خدا کا بادشاہتی سلطنت، جس کا مکمل طاقت اور فراہمی ہوتی ہے، وہ دیکھنے اور آخر کار تبدیل کرنے والا ہے جو وہ دیکھتا ہے۔ لہذا، اس نے اپنی زندگی کے نقطہ نظر کو اس بڑی حقیقت پر بنایا۔

پولس اب آسمان میں خدا کی برکتوں کا لطف اٹھا رہا ہے۔ وہ اپنی زندگی میں آنے والی سب مشکلات کو بھول گیا ہے۔ ایسا دن آرہا ہے جب آپ اور میں بھی ایسے دن کا لطف اٹھائیں گے -ایک دن جب ہمارے تجربات کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔ ہمارے سامنے منتظر جو یاں زندگی کے دکھوں کو دور کر دیں گی۔ ابدانیت کی روشنی میں ہماری بدقسمتیوں کو دیکھنے سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ خدا کی تعریف کریں، بہاؤ کو چاہے ہم کچھ بھی دیکھیں یا محسوس کریں۔

پولس کو بھی یہ معلوم تھا کہ وہ مبشری کے ذریعے جو کچھ تکلیفیں اُٹھائی گئیں ہیں، ابدی نتائج پیدا کر رہی ہیں۔

بہت سے لوگوں نے اس کی خدمت کے ذریعے مسیح میں ایمان لایا۔ یہ آگاہی اس کو اس کے مشکلات کے بارے میں صحیح نقطہ نظر بنائے رکھنے میں مدد کی۔ نتائج کی بنا پر تکلیفیں محنت کے لائق تھیں۔ یہ علم پولس کو بہت مشکل حالات میں بھی خوش ہونے میں مدد دیتا تھا۔

آپ شاید سمجھیں کہ پولس کی زندگی کا ابدی اثر صرف اس لئے تھا کیونکہ وہ ایک بڑے رسول تھے، لیکن آپ کی زندگی کبھی بھی اس سے موازی نہیں ہوسکتی۔ خدا آپ سے پولس کی زندگی کی تقلید کرنے کی امید نہیں رکھتا۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی دی گئی زندگی جئیے۔ بائبل میں عام لوگوں کے مثالیں بھی شامل ہیں جو زندگی کے عادی اور مشکل کاموں کو انجام دیتے رہے۔ یہ سب دورانیہ میں خدا نے ابدی نتائج پیدا کرنے کے لئے پیچھے سے کام کیا۔ ایک

مثال کو سمجھیں

یونتن کی کمان

داود نے اپنے مشہور جنگ میں جاتی جولیت کو مارنے کے بعد، بادشاہ ساؤل نے داود کو اپنے گھر میں رہنے کے لئے بلایا۔ لیکن ساؤل، جو داود کی کامیابی اور عوامی پسندی کے بڑھتے جلسوں سے حسد محسوس کرتا تھا، اس کے قتل کرنے کا ارادہ کرنے لگے۔ داود نے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگنا شروع کر دیا۔ ساؤل کے بیٹے یونتن نے داود کو ڈھونڈ کر اسے بتایا کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے باپ کا داود کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔ دونوں مردوں نے ایک منصوبہ بنایا کہ بادشاہ کی حقیقی نیتوں کو جاننے کیلئے سوچا جائے گا۔ یونتن نے تصور کیا کہ وہ ساؤل کے ساتھ معاملہ پر بات چیت کرے گا اور اپنے تجربات کو داود کو بتائے گا۔

داود کو ساؤل کی جان سے خطرہ ہو سکتا تھا، اس لئے وہ اور یونتن نے تصور کیا کہ ساؤل کی نیتوں کو ایک غیر معمولی طریقے سے ظاہر کیا جائے۔ مقررہ وقت پر، یونتن نزدیکی میدان میں جائے گا جہاں داود چھپا ہوا تھا اور کچھ تیر چلائے گا۔ اگر یونتن نے تیریں ایک طرف کی طرف رکھیں، تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ ساؤل داود کے لئے خطرہ نہیں ہے۔ اگر تیریں کسی دوسری جگہ چلیں، تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ داود کو فرار کرنے کی ضرورت ہے۔

یونتن نے سمجھا کہ ساؤل کا ارادہ داود کو قتل کرنا تھا، لہٰذا اس نے اپنے تیر کو اس رخ بھیجا جو یہ پیغام دیتا تھا۔ ہمارے مطالعے کے لحاظ سے اس نقطے کا ذکر کریں۔ یونتن نے اپنے نوجوان خدمتگار کو ساتھ لے کر تیریں اٹھانے کے لئے جا رہا تھا۔

اور اُس نے اپنے چھوکرے کو حکم کیا کہ دَوڑ اور یہ تَیر جو میں چلاتا ہُوں ڈُھونڈ لا اور جب وہ لڑکا چَوڑا جا رہا تھا تو اپس نے ا۔ یسا تِیر لگایا جو اُس سے آگے گیا۔

اور جب وہ چھوکرا اُس تِیر کی جگہ پُہنچا جِسے یُونتؔن نے چلایا تھا تو یُونتؔن نے چھوکرے کے پیچھے پُکار کر کہا کیا وہ تیر تیرِی اپس طرف نہیں ؟۔

اور یُونتؔن اُس چھوکرے کے پیچھے چلایا۔ تیز جا! جلدی کر ٹھہر مت! سو یُونتؔن کے چھوکرے نے تِیروں کو جمع کیا اور اپنے آقا کے پاس لوٹا۔

<u>پر اُس چھوکرے کو کچھ معلوم نہ ہُؤا۔ فقط داؔؤد اور یُونتؔن ہی اِسکا بھید جانتے تھے۔</u>

<u>پھر یُونتؔن نے اپنے ہتھیار اس چھوکرے کو دیئے اور اپس سے کہا اِنکو شہر کو لے جا۔</u>

1 سیموئیل 20 باب 36 سے 40 آیت

کیاایک بظاہر بے قدر کام تھا- گرمیوں میں تیر لگانے والے ایک امیر شہزادے کی تیریں اُٹھانے کے لئے دوڑ رہے ہوتے ہوئے۔ تیروں کو واپس لے آنے والے تیر کاریوں کو یہ خبر نہیں تھی کہ جو تیریں وہ واپس لے رہے ہیں، وہ ایک اہم پیغام دیتی ہیں داود کو یا کہ ان کا حصہ ایک ہمیشہ رہنے والے نتائج والے واقعے میں شامل ہیں۔ اس بات کی خبر انہیں نہیں تھی کہ وہ بغیر جانے داود کی جان بچانے میں مدد کر رہے ہیں تا کہ وہ اسرائیل کا بادشاہ بن سکے، حضرت سلیمان کے باپ بن سکے، اور یسوع مسیح بچانے والے کے ذریعے آنے والے خاندانی سلسلہ جاری رکھ سکے۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ جب آپ اور میں جنت میں پہنچیں گے، وہاں ہم لوگوں سے ملیں گے جن کے ابدی مقصد کو ہمارے روز مرہ کے کاموں میں ہمارے رد عمل کا اثر پڑا۔ بالکل یونتن کے تیر کاری کی طرح، ہماری روز مرہ کی سرگرمیاں بے معنی اور عادی معمول کی نظر آسکتی ہیں۔ تاہم، اگر ہم یہ جانتے کہ خدا ہمارے کاموں کے پیچھے منظم کام کر رہا ہے جب وہ اپنے خاندان کو اکٹھا کر رہا ہوتا ہے، تو یہ ہمارے مشکلات کو ہلکا کرنے اور دباؤ کو کم کرنے میں مدد کرے گا

یہ نقطہ نظر ہمیں ہمیشہ خوش رہنے میں مدد کرے گا- چاہے ہم کچھ بھی دیکھ رہے ہوں، بس یہی وجہ تھی کہ پولس کو مدد ملی تھی

یوسف کا نقطہ نظر

پولس کی طرح، یوسف نے بھی اپنی زندگی کے تمام مشکلات کا جواب دیا، خدا کی تعریف کے ذریعے۔ جب یوسف مصر میں ایک غلام کی حیثیت سے پہنچے، تو پوتیفر نے انہیں خرید لیا اور جلد ہی دیکھا کہ خدا نے یوسف کو ترقی دی۔ جب یوسف بلعتازاری کی جرم میں جیل میں چلا گیا، تو جیلر نے بھی دیکھا کہ خدا نے یوسف کی مدد کی (پیدائش 1:39-4؛21-23)۔

ان دونوں مردوں کو خدا کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا تھا، لیکن وہ جانتے تھے کہ خدا نے یوسف کی مدد کی تھی۔ کیسے؟ یوسف نے خدا کو ظاہری

طور پر تسلیم کیا ہو گا۔ خدا کو تسلیم کرنا مطلب ہے کہ اس کی تعریف کرتے ہوئے بات کریں کہ وہ کون ہے اور وہ کیا کرتا ہے، کر رہا ہے اور کرے گا۔

بے شک، یوسف نے پوتیفر اور جیلر کے سامنے خدا کی تعریف کی۔

پیدایش 39 باب 1 سے 4 آیت 21 باب 23 آیت

میری ہڈیاں واپس لے لو

یوسف کو بھی ایک دوامی نقطہ نظر تھا۔ وہ مانتا تھا کہ زندگی میں صرف یہ زندگی نہیں ہوتی ہے۔ یہ علم اسے ان تمام مصائب کا سامنا کرنے میں مدد کی۔

خدا نے یوسف کو اپنی مصیبتوں سے پہلے دو وعدے کیے تھے۔ خدا نے اسے عظمت کا وعدہ دیا اور اس نے وعدہ کیا کہ اس کو کنعان میں ایک وطن دے گا (پیدایش 37 باب 5 سے 8 آیت؛ پیدایش 35 باب 9 سے 12 آیت)۔ خدا نے یوسف کو اپنی زندگی میں عظمت کی پکار پوری کی، لیکن یوسف کبھی بھی اپنے گھر میں واپس نہیں گیا۔ وہ مصر میں مر گیا۔ اپنی موت کے قریبی دور میں، یوسف نے اپنے خاندان کو کہا کہ جب وہ اپنے ملک میں واپس آئیں گے تو انہیں اپنی ہڈیوں کو کنعان لے جانے کا حکم دیں، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایک دن یہی ہو گا

اور یُوسفؔ نے اپنے بھائیوں سے کہا مَیں مرتا ہوں اور خُدا یقیناً تُمکو یاد کریگا اور تُمکو اس ملک سے نکال کر اُس ملک میں پہنچائیگا جسکے دینے کی قسم اُس نے ابرہامؔ اور اِضحاقؔ اور یعقوبؔ سے کھائی تھی۔

اور یُوسفؔ نے بنی اِسرائیلؔ سے قسم لیکر کہا خُدا یقیناً تُمکو یاد کریگا۔ سو تُم ضرور ہی میری ہڈیوں کو یہاں سے لیجانا۔

اور یُوسفؔ نے ایک سو دس برس کا ہو کر وفات پائی اور اُنہوں نے اُسکی لاش میں خُوشبو بھری اور اُسے مصرؔ ہی میں تابوت میں رکھا۔

پیدایش 50 باب 24 سے 26 آیت

بلکہ خُدا اِنکو چکّر کھلا کر بحرِ قلزم کے بیابان کے راستہ سے لے گیا اور بنی اِسرائیل ملکِ مصر سے مسلح نکلے تھے۔

چار سو سال بعد، جب یوسف کے خاندان نے آخر کار مصر چھوڑا تو اس نے ان کی ہڈیاں بھی اپنے ساتھ لے لیں، جیسا کہ انہوں نے ہدایت کی تھی۔ موسی نے اس کا خیال رکھا۔

<u>اور موسیٰ یُوسُف کی ہڈیوں کو ساتھ لیتا گیا کیونکہ اُس نے بنی اِسرائیل سے کہکر کہ خُدا ضرور تُمہاری خبر لیگا اِس بات کی سخت قسم لے لی تھی کہ تُم یہاں سے میری ہڈیاں اپنے ساتھ لیتے جانا۔</u>

خروج 13 باب 18 سے 19 آیت

یوسف کو یہ معلوم ہوا کہ اس کا مقصد اس کی موت کے بعد ختم نہیں ہوتا۔ اس کو یقین تھا کہ ایک دن آنے والا ہے جب وہ دوبارہ اپنے پیدائش کی زمین میں رہیں گے۔ یوسف ابھی آسمان میں ہیں اور یسوع کے دوسرے آمد کے ساتھ زمین پر واپس آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس وقت، یوسف کی ہڈیوں کو جگا دیا جائے گا اور اس کو زندگی سے بحال کیا جائے گا اور وہ مردے کی بعثت کے وقت اپنے جسم سے جڑ کر دوبارہ ملاقات کریں گے۔ پہلی جگہ جہاں ان کے پاؤں کھڑے ہوں گے وہاں ہو گیا کہیں گے، یوسف کیسے خدا کا دوسرا وعدہ پورا کرے گا۔

ہم اپنی بے تکلیفیوں اور تکمیل نہ ہونے والے خوابوں کے دباؤ سے آرام حاصل کر سکتے ہیں جب ہم یہ جانتے ہیں کہ زندگی کے علاوہ مزید کچھ اور بھی ہے۔ سب کچھ آنے والی زندگی میں درست ہو جائے گا۔ یہ منظرہ دباؤ کم کرتا ہے

اور ہمیں آسانی سے اپنی پریشانیوں کے درمیان خدا کی تعریف کرنے کو متحمل کرتا ہے۔ یہ یوسف کے لئے کیا اور ہمارے لئے بھی یہی کرے گا

موسی کا نقطہ نظر

بے شک، موسی تعریف کے لئے آدمی تھے۔ سمندر سے گزرنے کے بعد، وہ اور اسرائیل کی باقی قوم نے صرف حقیر مقتدر خدا کی تعریف کی۔

<u>اور یُوں کہنے لگے: میں خداوند کی ثنا گاؤنگا کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتحمند ہوا۔ اُس نے گھوڑے کو سوار سمت سمندر میں ڈال دیا خداوند میرا زور اور راگ ہے۔ وہی میری نجات بھی ٹھہرا۔</u> "

وہ میرا خُدا ہے میں اُسکی بڑائی کرونگا وہ میرے باپ کا خُدا ہے۔ میں اُسکی بُزرگی کرونگا۔

(خروج 15 باب 1 سے 2 آیت)

موسی نے صرف خداوند کو دیکھنے کے بعد خوشی نہیں کی۔ وہ خدا کی عظمت کا اعلان کیا۔ بائبل کے مطابق، موسی نے وعدہ شہر کے کنارے والے مقام پر دیواروں والے شہروں اور عظیم لوگوں کے سامنے خدا کو تسلیم کیا۔ موسی نے خدا کی گذشتہ مدد، حالیہ فراہمی اور آئندہ وعدوں کا اعلان کیا۔ دوسرے "الفاظ میں، اُس نے خدا کی تعریف کی۔

تب میں نے تُمکو کہا کہ خوفزدہ مت ہو اور نہ اُن سے ڈرو۔

خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے وہی تمہاری طرف سے جنگ کرے گا جیسے اُس نے تمہاری خاطر مصر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے سب کچھ کیا۔

اور بیابان میں بھی تُونے یہی دیکھا کہ جس طرح انسان اپنے بیٹے کو اُٹھائے ہوئے چلتا ہے اُسی طرح خداوند تیرا خدا تیرے اِس جگہ پہنچنے تک سارے راستے جہاں جہاں تُم گئے تمکو اُٹھائے رہا

استثنا 1 باب 29 سے 31 آیت

موسیٰ نے بھی کئی گیت بھی لکھے جو کلام مقدس میں درج کئے گئے تھے،

جن میں سے زبور 91 اور موسیٰ کا گیت (استثنا 32) شامل تھے۔

یہ ہمیں موسیٰ کے زندگی کے بارے میں نظریہ فراہم کرتے ہیں۔ موسیٰ کو سمجھتے تھے

91

: خدا کون ہے اور وہ کیا کرتا ہے کا اعلان کرنے کا اہمیت بہت زیادہ ہے، چاہے چیزوں کی حقیقت کیسی بھی لگے. موسیٰ نے لکھا

جو حق تعالٰی کے پردہ میں رہتا ہے۔ وہ قادرِ مُطلق کے سایہ میں سکونت کریگا۔

میَں خُداوند کے بارے میں کہونگا وہی میری پناہ اور میرا گڑھ ہے۔ وہ میرا خُدا ہے جِس پر میرا توکل ہے۔

زبور 91 اسکی 1 سے 2 آیت

کیونکہ میں خداوند کے نام کا اشتہار دونگا۔ تُم ہمارے خدا کی تعظیم کرو۔

وہ وہی چٹان ہے۔ اُسکی صنعت کامل ہے کیونکہ اُسکی سب راہیں انصاف کی ہیں وہ وفادار خدا اور بدی سے مبرا ہے۔ وہ منصف اور برحق ہے

استثنا 32 باب 3 سے 4 آیت

موسیٰ صرف مسیح کے آدمی نہیں تھے، بلکہ وہ ایک آدمی تھے جو ہمیشہ قیامت کی فکر کے ساتھ رہتا تھا۔ موسیٰ مصر کے شہزادے کی حیثیت سے بڑھتے رہے۔ لیکن جب وہ بالغ ہوا، اپنے عہدے کی امتیازات اور طاقت کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے لوگوں کے ساتھ تکلیف بھری زندگی پسند کی۔ موسیٰ کو یقین ہوا کہ فرعون کی دارالحکومت میں زندگی کے لذتیں کچھ دور تک محدود ہوتی ہیں، لیکن خدمت مسیح کے لئے اٹھائے گئے مشکلات اسے بے انتہا فوائد حاصل کریں گی

اِیمان ہی سے موسیٰ نے بڑے ہو کر فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے اِنکار کیا۔

اِس لئے کہ اُس نے گناہ کا چند روزہ لُطف اُٹھانے کی نِسبت خُدا کی اُمّت کے ساتھ بد سُلوکی برداشت کرنا زِیادہ پسند کیا۔

اور مسیح کے لئے لعن طعن اُٹھانے کو مصر کے خزانوں سے بڑی دَولت جانا کیُونکہ اُس کی نِگاہ اجر پانے پر تھی۔

عبرانیوں 11 باب 24 سے 26 آیت

موسیٰ نے مصر کی دولتوں اور اقتدار کو رد کرنے کی طاقت یہاں سے حاصل کی کہ وہ اپنے ماحول میں دیکھنے والے چیزوں کے عبور کرتے ہوئے غیر مرئی خدا اور اس کے بادشاہت کی طرف دیکھا۔

اِیمان ہی سے اُس نے بادشاہ کے غُصّہ کے خَوف نہ کر کے مصر کو چھوڑ دِیا۔ اِس لئے کہ وہ اندیکھے کو گویا دیکھ کر ثابِت قدم رہا۔

عبرانیوں 11 باب 27 آیت

موسیٰ کو یہ سمجھنے کا علم تھا کہ اس زندگی کی تکلیفیں اور نقصانات آگے آنے والی خوشیوں اور تلافی کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ پولس اور یوسف کی طرح، وہ دیکھتا تھا جو دیکھا نہیں جا سکتا، طاقتور خدا کی طرف جو اس کے ساتھ تھا اور اس کے حق میں تھا۔ موسیٰ کی نگرانی کی بنا پر وہ خدا کی تسبیح کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا، چاہے وہ کچھ بھی ہو جائے۔

اس وقتی لمحے سے زندگی میں زیادہ کچھ ہے۔ زندگی میں صرف یہی زندگی نہیں ہوتی۔ جب آپ زندگی کی مشکلات کو ہمیشگی کی روشنی میں دیکھنا سیکھتے ہیں، تو یہ بوجھ کم کرتا ہے۔ جب آپ اپنی مشکلات کو ابد تک کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں، تو خدا کا شکر کرنا اور اس کی تسبیح کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس سے، آپ کو خدا کی نجات کو دیکھانے کا راستہ بنتا ہے، یہ زندگی میں بھی اور آنے والی زندگی میں بھی۔

جواب دیں، رد عمل نہ دیں

اگر ہم زندگی کی چیلنجز کا نظام اپنائیں جو خدا کی تعریف کو بڑھاتا ہے اور ہمیں فائدہ پہنچاتا ہے، تو ہمیں زندگی کی مشکلات کے سامنے رد عمل کرنے کی بجائے "اس پر استجابت کرنا سیکھنا ہوگا۔ آپ شاید سوچیں، "اس میں کیا فرق ہے؟

فرض کریں آپ ایک ہال میں چل رہے ہیں اور میں ایک دروازے کے پیچھے سے نکلتا ہوں اور "بو!" کہہ کر آپ کو چوٹ پہنچاؤں۔ زیادہ تر ممکن ہے کہ آپ یہ دیکھ کر پیچھے کھڑے ہو جائیں اور چیخنے لگیں۔ اس لمحے میں، میرا یہ چھوٹا سا سرپرائز آپ کے رویے کو متاثر کرتا ہے۔ جب آپ کسی چیز کے رد عمل کرتے ہیں، تو واقعہ آپ کے اعمال کو حکم کرتا ہے۔

رد عمل کرنے کے بجائے، استجابت کرنا مختلف ہوتا ہے۔ استجابت کرنا یعنی "جواب دینا۔" جب آپ کسی واقعے کا جواب دیتے ہیں، آپ اس کا جواب خدا کی کلمے سے دیتے ہیں۔ آپ خدا کے بارے میں بات کرنا شروع کرتے ہیں کہ وہ کون ہیں اور وہ کیا کر چکے ہیں، کر رہے ہیں اور کریں گے۔ صورتحال آپ کے رویے کو نہیں حکم کرتی۔ خدا کی کلمہ آپ کے اعمال کو حکم کرتی ہے جب آپ اس کی تسبیح کرتے ہوئے اس کو تسلیم کرتے ہیں۔

اس کا کیا فرق پڑتا ہے؟

رد عمل کرنا اور استجابت کرنا بھی مختلف نتائج پیدا کرتے ہیں۔ آئیں کچھ مثالوں پر غور کریں کہ استجابت کرنے اور رد عمل کرنے کے نتائج کیا ہو سکتے ہیں۔

یعقوب کا رد عمل

ہم نے باب 7 میں یوسف کی کہانی کا جائزہ لیا۔ یہ خدا کے کام کی بہترین مثال ہے کہ وہ مشکلات میں بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے کام کرتا ہے۔ ہم نے یہ سیکھا ہے کہ یوسف ایک آدمی تھا جو اپنی مصیبت کو برداشت کرتے ہوئے خدا کو تسلیم کرتا تھا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اس کی تربیت کے باعث وہ اپنے مشکلات کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن یوسف کی کہانی میں ہم ایک اور آدمی بھی پائے ہیں جو مصیبت کے سامنے رد عمل ظاہر کرتا ہے—
.یعقوب، یوسف کے والد

یعقوب کو اپنے پسندیدہ بیٹے یوسف کو کھری بیچنے پر اس نے کچھ سال بعد میں خوارج بیچ دیا تھا، ہار گئے۔ بہت سالوں بعد، ایک بڑی قحط کے دوران، یعقوب نے باقی بچے (بینجامن، سب سے چھوٹے بچے کو چھوڑ کر) کو ہیں بھی خوراک خریدنے کے لئے مصر بھیجا۔ مصر میں پہنچنے پر بھائیوں نے خوراک تقسیم کرنے والے شخص کے سامنے آ گئے۔ وہ یوسف تھے۔ وہ اپنے بھائیوں کو پہچانتے تھے، لیکن وہ انہیں پہچان نہیں سکے۔ یوسف نے انہیں ان کی درخواست کے مطابق سامان دیا لیکن ان مردوں کو اپنے خصوصیتوں کو بدلے ہوئے دیکھنے کیلئے امتحان کے زیر اعمال سے گزارا۔ ان آزمائشوں میں سے ایک میں، یوسف نے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں بینجامن کو لائیں۔ یوسف کا منصوبہ تھا کہ اس کے حکم کی پابندی کرنے اور بینجامن کو اپنے پاس لانے تک ایک اور بھائی، شمعون، کو مصر کی قید خانے میں رکھا جائے گا۔

یعقوب کے بیٹے کنعان میں خوراک کے بہت ساری مقدار کے ساتھ مصر واپس آئے، لیکن شمعون کے بغیر۔ انہوں نے اپنے والد کو بتادیا کہ کیا ہوا تھا اور

یعقوب نے ان کی خبر کے سامنے اپنے رد عمل ظاہر کیا۔ وہ اپنی حالات کو اپنے رویہ کا تعین کرنے دیتے ہیں

96

اور اُنکے باپ یعؔقوب نے اُن سے کہا تُم نے مجھے بے اَولاد کر دیا۔ یُوسف نہیں رہا اور شمعؔون بھی نہیں ہے اور بنیمیؔن کو بھی لیجانا چاہتے ہو۔ یہ سب باتیں میرے خِلاف ہیں۔

پیدایش 42 باب 36 آیت

یعقوب کا رد عمل اس کے دیکھے گئے حقائق کے مطابق مکمل طور پر مناسب تھا۔ سب کچھ تباہ ہونے کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ لیکن ہر صورت میں دیکھائی گئی چیزوں کے پاس سب کچھ نہیں ہوتا۔ اس میں یہ واقعیت بھی شامل ہے کہ خدا خلفِ سینہ کام کر رہا تھا۔ سب چیزیں یعقوب کے خلاف نہیں تھیں۔ واقعات جو واقع ہوئے واقعی یعقوب اور اس کے خاندان کے لئے بہت بڑی برکتوں کی طرف ہی جا رہے تھے۔ یعقوب بینجامن یا شمعون کو نہیں کھوئے گا۔ وہ اپنے گمشدہ بیٹے یوسف کے ساتھ دوبارہ ملنے والے تھے۔ اور وہ اور اس کے خاندان کو مصر میں رہنے کا ایک مقام حاصل ہو گا جس میں قحط کے باقی سالوں تک خوراک کی پوری فراہمی شامل ہو گی۔

یعقوب کے رد عمل کا کیا اثر ہوا؟ اگرچہ یہ خدا کے منصوبے کو یعقوب اور شمعون سے دوبارہ ملانے یا خاندان کو مصر منتقل کرنے سے روک نہیں سکتا تھا، لیکن یعقوب کے دوست کا بیان اس کے خود کی جذباتی درد کو بڑھا دیا۔ اس کے رد عملی الفاظ نے ہر کسی کے لئے مشکل پیش آمد کو زیادہ تنگ کر دیا۔

یعقوب کو کیا کرنا چاہیئے تھا؟ وہ اپنے بیٹوں کی خبر کے جواب میں خدا کی مدد کی یاد دلانے اور حاضر اور مستقبلی فراہمی کی اقرار کرنے کا اعلان کرتے۔ ایسا رد عمل یعقوب اور اس کے خاندان کو امید دیتا اور مصر میں واقعات کی وجہ سے پیدا ہونے والے رنج کو کم کرتا۔

اسرائیل کا رد عمل

پہلے، ہم نے کنعان کی سرحد پر اسرائیل کا حوالہ دیا تھا۔ آپ یاد رکھ سکتے ہیں کہ بارہ جاسوسوں کو ملک کی جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ وہ اسرائیلیوں کے پاس واپس آئے اور دیواروں سے گھرے ہوئے شہروں اور مقابلہ کرنے کے لئے بہت بڑے دشمنوں کی مخبر رپورٹ لے کر آئے

لیکن جو اور آدمی اُس کے ساتھ گئے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم اِس لائق نہیں ہیں کہ اُن لوگوں پر حملہ کریں کیونکہ وہ ہم سے زِیادہ زورآور ہیں۔

اِن آدمیوں نے بنی اِسرائیل کو اُس ملک کی جِسے وہ دیکھنے گئے تھے بُری خبر دی اور یہ کہا کہ وہ ملک جِس کا حال دریافت کرنے کو ہم اُس میں سے گُذرے ایک اَیسا ملک ہے جو اپنے باشندوں کو کھاجاتا ہے اور وہاں جِتنے آدمی ہم نے دیکھے وہ سب بڑے قدآور ہیں۔ اور ہم نے وہاں بنی عَناق کو بھی دیکھا جو جبّار ہیں اور جبّاروں کی نسل سے ہیں اور ہم تو اپنی ہی نِگاہ میں اَیسے تھے جَیسے ٹِڈّے ہوتے ہیں اور اَیسے ہی اُن کی نِگاہ میں تھے۔

گنتی 13 باب 31 سے 33 آیت

اسرائیل نے جاسوسوں کی رپورٹ کو معیار بنا کر اپنے رویے کو تعین کرنے کے طور پر رد عمل دیا۔ نتیجتاً، وہ کنعان میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اس صورت میں، رد عمل کرنے سے زیادہ ہوا ہیبریوز کو مزید جذباتی دباؤ کے علاوہ خدا کے ارادہ سے بھی نقصان پہنچایا۔ پوری نسل (صرف دو آدمیوں کی استثناء کے ساتھ) نے کبھی بھی خدا کی طرف سے ان کے لئے منصوبہ بنائے گئے ملک کا مالک نہ بن سکی۔

جاسوسوں میں سے دو نے جواب دیا بلکہ رد عمل نہیں کیا جو اپنی جاسوسی مشن پر پتہ چلانے کے دوران دریافت کیا۔ یشوع اور کالب دس جاسوسوں کی ماننے والوں کی طرح ہی تھے جنہوں نے مسائل دیکھا، لیکن انہوں نے اپنی حالات کو خدا کے کہے کے مطابق مضبوط رکھا۔ انہوں نے ملک میں روک توڑ سے خدا کا وعدہ کرتے ہوئے تشدد کا سامنا کیا۔

تب کالب نے کے یشوع سامنے لوگوں کو چپ کرایا اور کہا کہ چلو ہم ایک دم جا کر اس پر قبضہ کریں کیونکہ ہم اس قابل ہیں کہ اس پر تصرف کر لیں

گنتی 13 باب 30 آیت

فقط اتنا ہو کہ تم خداوند سے بغاوت نہ کرو اور نہ اس ملک کے لوگوں سے ڈرو وہ تو ہماری خوراک ہیں ان کی پناہ ان کے سر پر سے جاتی رہی ہے اور ہمارے ساتھ خدا ہے سو انکا خوف نہ کرو

گنتی 14 باب 9 آیت

یشوع اور کالب کا جواب انہیں حوصلہ افزائی کی توجیہ کرتا ہے کہ وہ کنعان میں داخل ہوں، اپنے دشمنوں کو فتح کریں، اور وہ سب کچھ قبضہ کریں جو خدا نے

انہیں وعدہ کیا تھا۔ ہمیں کتاب مقدس کے ان مثالوں کو توجہ سے سننا چاہئے اور ہمیں رد عمل کرنے کی بجائے جواب دینے کی صلاحیت کو ترقی دینی چاہئے۔

98

کیسے جواب دیں؟

ہم نے باب 9 میں نوٹ کیا تھا کہ کتاب مقدس ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ ہم پر کششتا کے موقع کے طور پر ہماری نظر میں تجربات کو دیکھیں (جیمز 1:2)۔ یہ کہنے کا ایک دوسرا طریقہ ہے کہ دشواری کا جواب دیں۔ تاہم، یہ بلا کمک جانے بغیر انجیل مقدس کی سہی معلومات کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے وقت لیا ہے کہ اس کتاب میں بیان شدہ مختلف مسائل کو آپ کے سامنے لائیں۔

ہم نے مقدس کتاب کے کئی حسابات کو مد نظر رکھا ہے جو ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا زندگی کی چیلنجز کے درمیان کیسے کام کرتا ہے اور وہ کیا کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ہم نے ایسے مواقع پر نظر ڈالی ہے جہاں خدا نے انسانی انتخاب اور اس کے نتائج کو استعمال کیا۔ حتیٰ کہ وہ ان کو مسترد نہ کرتے تھے۔ اور انہیں اپنے منصوبوں کے لئے استعمال کیا۔ ہم نے واقعی برائی کو بھی دیکھا ہے جہاں خدا نے اصلی اچھائی کو لیا اور اس سے اصلی نیکی کو باہر لائی۔ یہ قصّے ہماری مدد کرنے کے لئے درج کیے گئے تھے۔

<u>کیُونکہ جِتنی باتیں پہلے لِکھی گئِیں وہ ہماری تعلیم کے لئے لِکھی گئِیں تاکہ صبر سے اور کتاب مقدّس کی تسلّی سے اُمید رکھیں۔</u>

رومیوں 15 باب 4 آیت

انجیل مقدس کی روشنی میں حاصل کی گئی معلومات کے ساتھ، اب ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کیسے جواب دینا ہے۔ جب مصیبتیں آپ کے راستے آئیں، خدا کو تسلیم کریں۔ خدا کے بارے میں بات کریں اور وہ کیا کر رہا ہے، کیا کیا ہے اور کیا کرے گا۔ پچھلے وقتوں میں جب خدا نے آپ کی مدد کی تھی اسے یاد کریں اور اس کے وعدے کو یاد رکھیں کہ وہ حاضر و مستقبل کی فراہمی کرنے والا ہے۔ خود کو دیکھنے اور محسوس کرنے کی بجائے، اپنی پر کششتا کے جواب میں اپنے مسائل کے بارے میں خدا کے کلام کا اظہار کریں

یہ صورتِ حال خدا سے بڑی نہیں ہے اور یہ اسے حیرانی میں نہیں ڈال سکتی۔ اس کے پاس پہلے سے ایک منصوبہ ہے۔

99

اس کے سامنے نمٹنے کے لئے۔ میں اس کی مدد کے لئے خدا کو ستایش کروں گا اور اس کا شکر کروں گا پہلے ہی جب میں اسے دیکھوں۔

- خدا اس حالت میں پشت پر کام کر رہا ہے تاکہ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ عظمت پیدا کر سکے اور مجھے اور جتنے لوگوں کو ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ نیکی بخش سکے۔

- خدا اس کو اپنے منصوبوں کے لئے استعمال کرے گا جبکہ اسے اصلی برائی سے اصلی نیکی پیدا ہو گی۔

- میرے آسمانی باپ باتوں کو مناسب وقت پر کرتے ہیں، اور مناسب وقت پر میں نتائج دیکھوں گا۔ اگر کسی مختصر مدتی برکت کو دیر کرنا ہوتا کہ بہتری کے لئے طویل مدتی ابدی نیکی ہو سکے، تو میں اس سے راضی ہوں۔ میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہ اس مقام میں بہترین کاروائی کریں گے۔

- خدا مجھے اس مشکل کے دوران نکالے گا تاکہ وہ مجھے برآمد کر سکے۔ وہ مجھے اس پر کشمکش کے درمیان کامیاب بنا سکتے ہیں۔

ایسے جواب دینے پر، آپ خدا کے مطابق چیزوں کا اعلان کر رہے ہیں، بجائے وہ کچھ دیکھنے کے لحاظ سے۔ پھر، جیسے یشوع اور کالب، آپ میں جرات پائیں گے کہ خدا کے ساتھ متفق کرنے کی کارروائی کریں۔

صورتِ حال کا جواب دینا یہ نہیں مطلب ہے کہ آپ مصیبت کو انکار کرتے ہیں۔ بلکہ، آپ باب کی مدد سے اسے پشت سے دیکھتے ہیں۔ خدا کی بات آپ کو یقین دلاتی ہے کہ حالت میں جو آپ دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں، سے زیادہ کچھ ہے۔ اس کی بات آپ کو بتاتی ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہے اور اس کی موجودگی آپ کو مدد کرتی ہے۔ جتنی بھی خطرناک مصیبت ہوں، یاد رکھیں کہ یہ عارضی ہے اور خدا کی قدرت کے ذریعے تبدیل ہو سکتی ہے

خُدا ہماری پناہ اور قوت ہے۔ مُصیبت میں مُستعِد مدد گار۔

زبور 46 اسکی 1 آیت

اَے میری جان! تو کیوں گری جاتی ہے ؟ تو اندر ہی اندر بے چین ہے ؟ خُدا سے اُمید رکھ کیونکہ اُسکے نجات بخش دِیدار کی خاطر مَیں پھر اُس کی ستائش کروں گا۔

زبور 42 اسکی 5 آیت

پھر بھی، میں خوشی مناؤں گا۔

جب آپ مصیبت ناک صورتِ حال سے موازنہ کرتے ہیں، تو آپ کو خوشی منانے کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ مشکل ہو سکتا ہے جب آپ کو دیکھنے اور محسوس کرنے والی ہر چیز آپ کو کہتی ہے "ٹوٹ جاؤ" اور "ہار مان لو"۔ لیکن ردِ عمل کرنے کی بجائے جواب دینے کی کوشش کرنے واقعی لائق ہوتی ہے۔

حبقوق نبی ایسی ہی پیچیدگی کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ وہ اسرائیل کے جنوبی بادشاہت یعنی یہودا میں خدمت کرتے تھے، جب اس کی قومی وجود کے آخری دن تھے۔ ناکارہ پرستی کی بار بار تکراری بدلہ گیری کی وجہ سے، بابل کی سلطنت تک قوم کو دبا دے گا، یروشلم زمین سے یونانی کر دی جائے گی، اور لوگوں کو بیگانہ ملک میں مبعوث کر دیا جائے گا۔ کتاب مقدس میں حبقوق کا آنے والے مصیبت کے سامنے ردِ عمل درج ہوتا ہے

اگرچہ انجیر کا درخت نہ پھولے اور تاک میں پھل نہ لگے اور زیتون کا حاصل ضائع ہو جائے اور کھیتوں میں کچھ پیداوار نہ ہو اور بھیڑ خانہ سے بھیڑیں جاتی رہیں اور طویلوں میں مویشی نہ ہوں۔

تو بھی میں خُداوند سے خوش رہوں گا اور اپنے نجات بخش خُدا سے خوش وقت ہُوں گا۔

خُداوند خُدا میری توانائی ہے۔ وہ میرے پاؤں ہرنی کے سے بنا دیتا ہے اور مجھے میری اُونچی جگہوں میں چلاتا ہے۔ (میر مُغنی کے لے میرے تار دار سازوں کے ساتھ)

حبقوق 3 باب 17 سے 19 آیت

دیکھیں کہ حبقوق نے خوشی کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ وہ اپنے ارادہ کی بات کرتے ہیں اور ایسا جواب دینے کا فیصلہ کرتے ہیں جو حالت میں مناسب ہو۔ وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے ؟ وہ جانتے تھے کہ ان کی حالتیں سیادت مند خدا سے بڑی نہیں تھیں۔ انہیں یقین تھا کہ خدا ان کی طاقت ہوں گے اور جو بھی آگے ہے وہ انہیں محفوظ طریقے سے لے جائیں گے۔ یہ معلومات

101

بوجھ کم کر دیااور راہ تیار کر دیا، تاکہ خدا حبقوق کو اپنی نجات کا ظہور دکھا سکیں۔

بائبل سے درست علم کے ساتھ جب ہمیں خدا کے بارے میں جاننے اور ہماری زندگیوں میں اس کا کام کیسے ہوتا ہے، تو ہم واقعی خدا کی تعریف کر سکتے ہیں اس کی نیکی اور بھلا کاریوں کے لئے جو انسانوں کو ملتی ہیں۔ چاہے ہمارے آس پاس جو کچھ ہو رہا ہو، ہم غیر مرئی خدا اور اس کی مدد کو تسلی بخش کر سکتے ہیں، یقین کے ساتھ کہ مناسب وقت پر ہم نتائج دیکھیں گے۔ جب ہم سیکھتے ہیں کہ زندگی کی چیلنجز کا جواب خدا کی کلمے سے دینا ہے، تو ہم ہر قسم کے مشکل مصیبتوں میں بھی قابو پا سکتے ہیں۔

نتیجہ

102

اس گرفتار دنیا میں زندگی کا کوئی بھی مسئلہ آزاد نہیں ہوتا۔ ہم سب کو چھوٹی سے چھوٹی تکالیف سے لے کر بڑی مصیبتوں تک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زندگی کی پریشانیوں سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا، لہذا ہمیں دو بڑے سوالوں کے جوابوں کا حوالہ ہونا ضروری ہے: یہ کیوں ہوا؟ خدا کیا کر رہا ہے؟ اس کتاب کا سوالوں کا جواب دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اب بائبل کی روشنی میں ان کا جواب دینے کا طریقہ جانتے ہیں۔ کیا مقصد یہی تھا اور کیوں

- مسائل یہاں کیوں ہیں؟ یہ زندگی میں ایک گناہ کی دنیا کا حصہ ہیں، جو آدم سے ہی شروع ہو کر منڈی گئی ہے۔

- خدا کیا کر رہا ہے؟ اگرچہ خدا کبھی بھی زندگی کی مصیبتوں کا مبدا نہیں ہوتا، لیکن وہ انہیں اپنی مراد کے لئے استعمال کر سکتا ہے اور حقیقی برائی سے بھلا خیر ہنہ کرتا ہے۔ حاصل کر سکتا ہے، جبکہ وہ اپنے خاندان کو یقینی طور پر بر

ہم نے بائبل میں حقیقی لوگوں کی حقیقی مشکلات کی کئی واقعات پر نظر ڈالی ہیں جنھوں نے خدا کی مدد سے حقیقی مدد حاصل کی۔ یہ نمونے ہمیں دکھاتے ہیں کہ خدا زندگی کی مشکلات کو اپنے جلال کے لئے اور اپنے لوگوں کے بھلا کے لئے استعمال کرتا ہے۔ امید ہے کہ آپ ان کی کہانیوں سے حوصلہ افزائی حاصل کرتے رہے ہوں گے۔

سوالوں کی بھی بحث کی ہے۔ کیا اور کیوں ہم نے خود کے ساتھ متعلق

- جب مصیبتیں ہمارے راستے میں آتی ہیں، کیا کرنا چاہیے؟ خوشی کے لئے ایک انتخاب کریں۔ خدا کا اقرار کریں۔ خدا کی تعریف کرتے ہوئے اسے موقع

سمجھیں کہ خدا کون ہے اور وہ کیا کر چکا ہے، کر رہا ہے اور کرے گا۔

103

ہم کیوں خوش ہونا چاہیے؟ کیونکہ خدا کی نیکیوں اور بچوں کی خوبصورت کاموں کے لئے ہمیشہ خدا کی تعریف کرنا مناسب ہوتا ہے۔

جو کچھ بھی زندگی آپ کے سامنے لاتی ہے، آپ اس کے ساتھ بھرپور یقین کے ساتھ سامنا کر سکتے ہیں کہ آپ کی مشکلات خدا سے نہیں آئیں۔ آپ یقین کر سکتے ہیں کہ آپ کی تکلیفیں اس کو حیرت میں نہیں ڈال سکتیں۔ خدا نے زمین کی تشکیل سے پہلے ہی آپ کے حالات کے بارے میں جان لی تھی اور اس کے پاس اس کا حل تیار کرنے کا ایک منصوبہ ہے۔ مسئلہ کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو، خدا سے بڑا نہیں ہوتا ہے۔ وہ آپ کو اس مشکل سے نکالے گا جب تک کہ آپ کو مشکل سے بہیر نہ کرلے۔ لہذا، آپ اپنی چیلنج کا جواب خدا کی کلمے سے دے سکتے ہیں اور اپنی تیاری کر سکتے ہیں کہ آپ خدا کو اپنی نجات کا راستہ دکھائیں۔

جب آپ اس موجودہ مصیبت سے گزر جائیں گے، آپ واضحیت کے ساتھ واپس مرحلے کو دیکھ پائیں گے کہ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے لئے زیادہ سے زیادہ جلال لایا اور اس طرح کاروبار اپنی فیملی کے لئے منظوری کے لئے اور آپ جیسے بہت سے لوگوں کے لئے بہت زیادہ بھلا کام کیا

104